دہلی کے

اردو مخطوطات

کی

وضاحتی فہرست

دہلی کے

اُردو مخطوطات

کی

وضاحتی فہرست

پروجیکٹ ڈائرکٹر

ایچ۔ کے۔ کول

مرتبہ

ڈاکٹر صلاح الدّین

انجمن ترقّی اُردو (ہند) — دلّی

سلسلۂ مطبوعاتِ انجمن ترقّی اردو ہند ـــــــ ۴۶۶

اشاعت : ستمبر ۱۹۷۵ء

طباعت : کوہِ نور پرنٹنگ پریس۔ دلّی

قیمت :

عام ایڈیشن بارہ روپے

ڈی لکس ایڈیشن پچیس روپے

سرورق : انوار انجم

فہرست موضوعات

ابتدائیہ

اُردو میں حوالے کی کتابوں کی شدید کمی ہے۔ اس سے زیادہ کمی مطبوعہ کتابوں اور مخطوطات کی فہرستوں کی ہے جس کی وجہ سے اُردو اسکالروں کو اپنے موضوع پر کام کرتے ہوئے بے شمار پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُردو میں ابھی کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جس کی مدد سے اپنے موضوع سے متعلق تمام مطبوعہ کتابوں، مخطوطوں اور رسالوں میں شائع شدہ مقالوں وغیرہ کا علم ہو سکے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بیشتر تحقیقی اور تنقیدی مقالوں میں موضوع سے متعلق دستیاب مآخذ سے استفادہ نہیں کیا جا سکا۔

انیسویں صدی میں سپرنگر نے اودھ اور ٹیپو سلطان کے کتب خانوں کی فہرست مرتب کی تھی۔ یہ کتب خانے تو دست بردِ زمانہ کی نذر ہو گئے لیکن فہرستیں محفوظ ہیں۔

بیسویں صدی میں ڈاکٹر قادری محی الدین زور، نصیر الدین ہاشمی صاحب مرحوم، پروفیسر نجیب اشرف وغیرہ نے فہرستیں مرتب کیں جن کا تفصیلی ذکر ڈاکٹر صلاح الدین نے "حرفِ آغاز" میں کیا ہے۔

انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نے وزارتِ تعلیم و سماجی بہبود حکومتِ ہند کے تعاون سے دہلی کی لائبریریوں میں محفوظ مخطوطوں کی فہرست ڈاکٹر صلاح الدین سے مرتب کرائی تھی۔ ڈاکٹر صلاح الدین نے بڑی محنت اور دیدہ ریزی سے اور بہت سائنٹفک انداز پر انگریزی میں یہ فہرست مرتب کی۔ چونکہ یہ اُردو اسکالروں کی دلچسپی کی چیز تھی اس لیے میں نے ڈاکٹر صلاح الدین سے درخواست کی کہ وہ اُردو میں بھی اس کا

ترجمہ کر دیں۔ مجھے خوشی ہے کہ جس محنت سے انھوں نے فہرست مرتب کی تھی اسی محنت سے یہ ترجمہ بھی کیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر صلاح الدین کی مرتب کردہ یہ فہرست دوسرے فہرست سازوں کے لیے مشعل راہ بنے گی۔

خلیق انجم

دیباچہ

انیسویں صدی کو اُردو ادب کی ترقی و ترویج میں بہت اہم مقام حاصل رہا ہے۔ اس صدی کے آغاز میں فورٹ ولیم کالج کی بنیاد رکھی گئی جہاں اُردو ذریعہ تعلیم قرار دی گئی اور اس کے بعد یہ سلسلہ تیز رفتاری سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ایک صدی کے اندر ہی اُردو کا سرمایہ خاصا وسیع ہو گیا۔

اسی صدی میں اُردو کتب کی اشاعت کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ اردو پریس بھی قائم ہوئے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ مخطوطہ نویسی کی روایت بھی جاری رہی۔ یہی وجہ ہے کہ آج قدیم اُردو ادب اور عہدِ وسطیٰ کے اُردو ادب کا بہت بڑا ذخیرہ ہم تک اِن ہی مخطوطات کی وساطت سے پہنچا ہے۔

اس بات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستان میں اُردو مخطوطات کا کس قدر وسیع ذخیرہ موجود ہے۔ اس ضرورت کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے کہ ان مخطوطات کی وضاحتی فہرستیں تیار کی جائیں تاکہ ان کی مدد سے اُردو اسکالر اور محققین پورا پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔

اسی مقصد کے تحت انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نے دہلی کے اُردو مخطوطات کی فہرست تیار کرنے کا ایک جامع منصوبہ تیار کر کے فروری ۱۹۷۲ء میں مرکزی وزارتِ تعلیم کی منظوری کے لیے بھیجا۔ وزارتِ تعلیم نے اس منصوبہ کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے فروری ۱۹۷۳ء میں دس ہزار روپے کی رقم منظور کر دی۔

اس کے بعد ایک مشاورتی کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے اس منصوبے کو پورا کرنے کے لیے بہت سے اہم مشورے دیئے۔ جن کی بنیاد پر ایک سوال نامہ ترتیب دیا گیا جو حسبِ ذیل ہے۔

کتب خانے کا نام۔ وہاں موجود مخطوطے کا نمبر۔ مخطوطے کا نام (مع ذیلی اور ضمنی

عنوانات کے)۔ مصنف/مؤلف۔ شارح/مترجم۔ کالم۔ سائز۔ ضخامت (اوراق/ صفحات) تقطیع۔ سطریں۔ حواشی (مع کیفیت)۔ نفس موضوع۔ ابواب۔ آغاز (شروع کی چند سطریں)، اختتام (آخر کی چند سطریں)۔ سیاہی۔ نشان ہائے ملکیت (مہر اور دستخط وغیرہ)۔ زبانیں (اُردو کے علاوہ) کیفیت مخطوط (خوبیاں اور خامیاں) ترقیمہ/ترقیمے۔

اس فہرست میں مختلف موضوعات سے متعلق مخطوطے شامل ہیں جیسے مویشی پالن۔ علمِ ہیئت۔ طریقہ تعلیم۔ اخلاقیات۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ خطوط نویسی۔ ادبی تنقید۔ اسلامی فرقے۔ سوانح۔ سماجیات۔ مذہبیات اور کھیل کود وغیرہ۔

فہرست میں شامل چند اہم مخطوطات یہ ہیں:

شورشِ عشق (اصغر علی اکبر آبادی) خندۂ غدر (واحد علی خاں) آرائشِ محفل (افسوس) فرہنگِ غالب (امتیاز علی خاں عرشی) نوطرزِ مرصع (تحسین) قصہ چہار درویش (میر امن)۔ دیوانِ الم۔ دیوانِ آتش۔ دیوان سودا۔ دیوان خواجہ میر درد۔ دیوان میر جعفر زٹلی۔ مثنوی لعل و گوہر (اعجاز) مثنوی سحرالبیان (میر حسن) مثنوی دریائے عشق (میر تقی میر) بدبادت (جائسی) فیض نقشبندیہ (صورتی) لایتہٗ (حضرت نظام الدین اولیا) رسالہ ترغیب الجہاد۔ دردنامہ (محبوب عالم) مثنوی جلوۂ طور (عبداللطیف خاں) فرس نامہ (سعادت یار خاں رنگین) موازنۂ انیس و دبیر (شبلی) تحریر الشہادتین (شاہ اسمٰعیل شہید) رامائن۔ گیتا وغیرہ۔

اس کیٹیلاگ کی تیاری کے دوران عربی۔ فارسی اور ہندوستانی مخطوطات کے دوسرے شائع شدہ کیٹیلاگوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

ہم اُن تمام لائبریرین حضرات کے شکر گزار ہیں جنھوں نے اس فہرست کی تیاری کے لیے متعلقہ مواد کی فراہمی میں ہمارے ساتھ پورا تعاون کیا۔ ان حضرات کے تعاون کے بغیر یہ کام ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو جاتا۔

ہر مخطوطے کی علاحدہ علاحدہ تشریح کی گئی ہے۔ نیز کیٹیلاگ کے آخر میں اشاریہ بھی دیا گیا ہے۔

کشمیر یونیورسٹی کے لائبریرین جے۔ اے۔ واجد صاحب نے اس منصوبے کا

خاکہ تیار کرنے اور اس کو علمی جامہ پہنانے میں ہمیں اپنا بھرپور تعاون دیا۔ اس کیٹیلاگ کو مرتب کرنے کی ذمے داری ڈاکٹر صلاح الدین کو سونپی گئی جنھوں نے دہلی کے کتب خانوں میں جاکر بڑی محنت اور جاں فشانی سے متعلقہ مواد حاصل کیا اور اس کی بنیاد پر اس فہرست کو مرتب کیا۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ کیٹیلاگ اُردو ادب کا ذوق وشوق رکھنے والوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا اور تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے مددگار ثابت ہوسکے گا۔

ایچ۔ کے۔ کول
پروجیکٹ ڈائرکٹر

حرفِ آغاز

اُردو کے تحقیقاتی کام کے ضمن میں ان قلمی کتب کی وضاحتی فہرستوں کی جس قدر ضرورت ہوتی ہے وہ ایک ایسی مسلّم حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ بقول سید نجیب اشرف ندوی "کسی زبان کی تاریخ کا اصولی حیثیت سے مطالعہ کرنے کے لیے ضرورت ہے کہ سارا ادب پیشِ نظر رہے لیکن اُردو ادب سارے ملک میں پھیلا ہوا ہے اور اس پر دسترس مشکل ہے اس لیے زبان اور ادب کی خدمت کے لیے یہ ضروری ہے کہ مفصل اور مکمل وضاحتی فہرستیں مرتب کر کے شائع کی جائیں۔ یہ چیزیں یورپ میں ایک سائنس کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔"

انیسویں صدی عیسوی میں ہی فارسی اور عربی کے ساتھ اُردو قلمی کتابوں کی فہرستیں مرتب کرنے کا بھی آغاز ہوا اور اس کام کا سہرا انگریزوں کے سر ہے۔ میجر اسٹوارٹ اور ڈاکٹر اسپرنگر نے ٹیپو سلطان اور شاہانِ اودھ کے ذخیرۂ کتب کی فہرستیں مرتب کیں۔ اس کے بعد بیسویں صدی عیسوی میں ڈاکٹر بلوم ہارٹ نے انڈیا آفس کے مخطوطات کی فہرست مرتب کی۔ ۱۹۲۵ء میں پروفیسر عبدالقادر سروری نے جامعہ عثمانیہ کے (۶۷) اُردو مخطوطات کی فہرست شائع کی۔ اس کے بعد نصیر الدین ہاشمی کی کتاب "یورپ میں دکنی مخطوطات" شائع ہوئی جس میں (۱۵۹) مخطوطات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ پھر ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ نے اُردو مخطوطات کی فہرستیں شائع کیں جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ پروفیسر سید نجیب اشرف صاحب ندوی نے بھی کتب خانہ جامع مسجد بمبئی کے اُردو مخطوطات کی فہرست شائع کی ہے۔ ان فہرستوں کے علاوہ نصیر الدین صاحب ہاشمی نے حیدرآباد کے مشہور کتب خانوں کے اُردو مخطوطات کی فہرستیں بھی تیار کیں۔ لیکن دہلی کے کتب خانوں میں موجود اُردو مخطوطات کی فہرست تیار کرنے کا خیال سب سے پہلے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر نئی دہلی کو آیا۔

لیکن اس فہرست کو صرف انگریزی ہی میں مرتب کیا ہے جس میں مخطوطے کا نام۔ مصنف یا مترجم کا نام اور کاتب کا نام۔ اُردو اور انگریزی دونوں میں تحریر کیا گیا ہے لیکن آغاز اور اختتام کی عبارت اور ترقیمہ بجنسہ اُردو ہی میں تحریر کیا گیا ہے۔ بقیہ ساری معلومات انگریزی ہی میں لکھی گئی ہیں۔ اس کام کو پورا کرنے کی ذمہ داری خاکسار کو سونپی گئی اور اس طرح اس کا باقاعدہ آغاز یکم دسمبر ۷۳ء سے ہوا جو کہ جولائی ۱۹۷۴ء میں اختتام پذیر ہوگیا۔ مگر ابھی اس انگریزی فہرست کی اشاعت کا کام گذشتہ ایک سال سے طوالت میں پڑا ہوا ہے۔ اس لیے اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ اس کو اُردو میں منتقل کر کے فوراً شائع کرایا جائے تاکہ اس کا حقیقی مقصد پورا ہو سکے اور اُردو اسکالر اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اِسی ضرورت کے پیشِ نظر اس فہرست کو انگریزی سے اُردو میں منتقل کیا گیا اور اس کام کو انجام دینے کی ذمے داری بھی انجمن ترقی اُردو ہند نے مجھے سونپی۔

کچھ اپنے اور فہرست سے متعلق

اس فہرست میں ہر کتب خانے کی الگ الگ فہرست تیار کرنے کے بجائے اس کو مختلف موضوعات میں تقسیم کر کے مرتب کیا گیا ہے۔ فہرست ہٰذا میں دو سو دس (۲۱۰) مخطوطے شامل ہیں جو سولہ (۱۶) موضوعات میں منقسم ہیں ان میں کچھ موضوعات کے ذیلی عنوانات بھی قائم کیے گئے ہیں۔ نیز اس فہرست میں صرف وہی مخطوطے شامل ہیں جو ۳۱ مئی ۷۴ء تک ان کتب خانوں میں مہیا ہوئے جن کی فہرست شروع ہی میں دی جا چکی ہے۔ اس کام کے سلسلے میں تقریباً دو سو سرکاری اور نیم سرکاری کتب خانوں کا سروے کیا گیا جن میں سے صرف گیارہ (۱۱) کتب خانے ایسے تھے جہاں اُردو مخطوطات مل سکے۔ نجی یا ذاتی کتب خانوں کو اس فہرست میں اس اندیشے کی وجہ سے شامل نہیں کیا گیا کہ ایسے کتب خانے ایک مقام سے دوسرے مقام یا ایک فرد سے دوسرے فرد کے پاس منتقل ہوتے رہتے ہیں نیز ان مخطوطات کو فروخت بھی کیا جا سکتا ہے یا وہ ضائع بھی ہو سکتے ہیں۔

"انجمن ترقی اُردو ہند" کا ذخیرۂ مخطوطات چونکہ بعد میں علی گڑھ سے دہلی میں منتقل

ہوا تھا۔ اس لیے ان کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا جا سکا۔

اس فہرست کو مرتب کرتے وقت زیادہ توجہ مخطوطوں کی صراحت ہی کی طرف دی گئی ہے۔ موضوع یا نفسِ متن پر تحقیقی یا تنقیدی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالنے کے بجائے محض بنیادی معلومات کی حد تک اختصار سے لکھ دیا گیا ہے۔ کہیں کہیں مصنف یا شاعر کے حالات کو بھی اشارتاً قلمبند کر دیا گیا ہے۔

آغاز و اختتام کی نمونۂ عبارت اور ترقیمہ کو رقم کرتے وقت اس بات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ جس املا میں وہ عبارت، مخطوطے میں درج ہے، بجنسہ اس کو اس فہرست میں بھی درج کر دیا جائے۔ اگر کہیں عبارت غلط ہے تو اس کی تصحیح نہیں کی گئی ہے۔ اکثر مصرعوں اور شعروں میں بھی غلطیاں ملیں گی۔ ان کو قصداً رکھا گیا ہے تاکہ اصل مخطوطے میں وہ جس طرح لکھا ہے کلیتہً ویسا ہی پیشِ نظر ہو جائے۔

اس فہرست میں جن معلومات کو قوسین یا بریکٹ میں تحریر کیا گیا ہے اس سے یہ مراد لی گئی ہے کہ وہ بات مذکورہ مخطوطے میں تحریر نہیں ہے بلکہ اُس کا اضافہ اپنی طرف سے کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر کسی مخطوطے میں اگر اوراق یا صفحات تحریر نہیں تھے تو اُن کو خود شمار کر کے بریکٹ میں رقم کر دیا گیا ہے۔

اس فہرست کی ترتیب کے دوران اس حقیقت کا انکشاف بھی ہوا کہ دہلی یونیورسٹی لائبریری اور نیشنل آرکائیز کو چھوڑ کر باقی ساری لائبریریوں اور کتب خانوں میں بیشتر اُردو مخطوطات کی حالت خستہ اور ناقص ہے۔ مالی نقدان، احتیاطی تدابیر کی کمی اور عدم توجہ اس کی بڑی وجوہات ہیں۔ دہلی یونیورسٹی لائبریری اور نیشنل آرکائیز اس معاملے میں قابلِ تحسین ہیں کیونکہ یہاں کے اربابِ حل و عقد نے ایسے تمام مخطوطات کی جو کرم خوردہ یا خستہ حالت میں تھے، کثیر رقم خرچ کر کے عمدہ جلد سازی اور ورق سازی کرا دی ہے جس کی وجہ سے ان مخطوطات کی عمر میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔

کچھ دوسروں سے متعلق

احسان فراموشی ہوگی اگر اس موقع پر انڈیا انٹرنیشنل سینٹر کے لائبریرین جناب ایچ۔ کے۔ کول صاحب کا ذکر

نہ کیا جائے۔ دراصل یہ کول صاحب ہی کی شخصیت تھی جن کی غیر معمولی دلچسپی اور انہماک کی وجہ سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ کیونکہ اسی دوران جے۔ اے۔ واجد صاحب کا جنھوں نے اس پروجیکٹ کا منصوبہ تیار کیا تھا، کشمیر یونیورسٹی میں لائبریرین کی حیثیت سے تقرر ہوگیا لیکن اس موقع پر کول صاحب نے اُردو دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے اس منصوبے کو پورا کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور بالآخر ان کی نیک نیتی اور ایماندارانہ کوششوں کی بدولت اُن کی زیرِ نگرانی یہ کام انجام پذیر ہوا۔ اگر اس فہرست میں کچھ خوبیاں ہیں تو ان کا سہرا کول صاحب ہی کے سر ہے۔

میں یہاں متعلقہ کتب خانوں کے ناظم الامور یا لائبریرین حضرات کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کے تعاون کے بغیر یہ کام پورا ہونا ناممکن تھا۔

ناشکرگذاری ہوگی اگر میں ڈاکٹر خلیق انجم (سکریٹری انجمن ترقی اُردو ہند) کا شکرگذار نہ ہوں۔ یہ ڈاکٹر خلیق انجم ہی کی کوششیں ہیں جنھوں نے اس فہرست کو اُردو میں منتقل کرانے اور منظرِ عام پر لانے میں میری دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر ممکن طریقے سے مدد کی۔ میں اُن کا نہایت ممنون ہوں۔

دہلی

۹ر جولائی ۱۹۷۵ء

صلاح الدین

کتب خانے

جن کے اردو مخطوطات کی فہرست مرتب کی گئی

	تعداد مخطوطات
۱- دلّی پبلک لائبریری ایس۔ پی مکھرجی مارگ۔ دہلی ۶	۲۰
۲- غالب اکیڈمی بستی نظام الدین۔ نئی دہلی ۱۳	۴
۳- ہارڈنگ پبلک لائبریری فاؤنٹین - دہلی ۶	۲۱
۴- انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشن۔ آزاد بھون اندرا پرستھ اسٹیٹ۔ نئی دہلی ۱	۱
۵- انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز خان پور۔ دہلی	۲۳
۶- جامعہ ملّیہ اسلامیہ لائبریری جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵	۲۲
۷- نیشنل آرکائیز۔ آف انڈیا جن پتھ - نئی دہلی ۱	۱۱
۸- نیشنل میوزیم جن پتھ - نئی دہلی ۱	۶۸

نیشنل میوزیم ۱۸۰۵/ ۵۵۰۷۳

۱

فرس نامہ

سعادت یار خاں رنگین

۷۳ صفحات ، ۲ کالم ، ۲۲ س م ، ۱۸ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کاتب کا نام موجود نہیں

دیباچہ فارسی میں

یہ مخطوطہ منظوم ہے اور اس کا موضوع گھوڑوں کی مختلف بیماریوں اور علاجوں سے تعلق رکھتا ہے ۔ نیز ان بیماریوں سے متعلق مختلف نسخے بھی تجویز ہیں ۔

کتابت : ۲۹ محرم الحرام ۱۲۳۴ ہجری مطابق ۱۸۰۵ جلوس اکبر شاہ

آغاز : توسن غیر رفتار قلم در میدان حمد داوری کوم جولانِ گرست .....

اختتام : ...... ہیں اسکی شعر نو سو ساٹھہ بہای
تجھی گنتی ہی میں نے کہہ سنائی

کرم خوردہ لیکن خوبصورت جلد

مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۲۶ تھا جو اس کے سرورق پر موجود ہے ۔

ترقیمہ : تمام شد نسخہ نورتن رنگین یعنی فرس نامہ تصنیف سعادت یار خاں رنگین ولد محکم الدولہ طہماس بیگخاں بہادر اعتقاد جنگ بتاریخ نوازدہم شہر محرم الحرام ۱۲۳۴ ہجری روز پنجشنبہ جلوس محمد اکبر شاہ ۱۸۰۵ سنہ

نیشنل میوزیم ۱۸۷۶- ۵۵۰۷۳

۲

رسالہ علاج البہائم

نامعلوم

۸۶ اوراق - ۲۷ س م ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : سراج الدین احمد

متذکرہ مخطوطہ سات ابواب میں منقسم ہے اور اس میں جانوروں کی مختلف بیماریاں بیان کی گئی ہیں۔ نیز اِن بیماریوں کی تفصیلی فہرست بھی پیش کی گئی ہے اور ساتھ ہی ان کے طریقۂ علاج بھی تجویز کیے گئے ہیں۔

کتابت : ۸ر شوال ۱۲۹۰ ہجری

آغاز : جن مویشیوں کے حفاظت اور کہلانی پلانی کے خبرداری کے جاتی ہی کمتر بیمار پڑتی ہیں .....

اختتام : ..... دوا پلانی کے واسطے دہاتی بوتل بشکل عام بوتل کے ہونی چاہئی اور یہ اگر دستیاب نہ ہو تو عام بوتل سے کام نکالیں مگر احتیاط رہی کے ٹوٹنے نپاوے۔

کرم خوردہ حالت - ذیلی عنوانات اور اطرافی حواشی سرخ، خوبصورت سرورق - یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۳۶ تھا۔

ترقیمہ : الحمد اللہ و المنت اللہ کہ کتاب علاج البہائم بتاریخ ہشتم ماہ شوال ۱۲۹۰ ہجری قدسی باختتام رسید مرقوم قلم سراج الدین احمد برادر لااسلام محمد آباد عرف ٹونک۔

(۲) علم ہیئت

نیشنل میوزیم - ۱۲۰۹/ ۷۳/ ۵۵

۳

آسٹرونامی یا رسالۂ علم ہیئت
پنک صاحب
مترجم: میل صاحب

۵۶ اوراق - ۲۴ س م - ۱۴ سطور
نستعلیق - سیاہ اور لال روشنائی
کاتب: شیخ عطا اللہ ہندی

یہ مخطوطہ بالخصوص علم ہیئت کے طالب علموں کے لیے لکھا گیا۔ اس میں سیتالیس ابواب ہیں اور اس کی اشاعت پہلی بار نصیر الدین حیدر شاہ کے دورِ حکومت میں لکھنؤ سے ابو نصر قطب الدین سلیمان جاہ کے حکم سے عمل میں آئی۔

کتابت: ۲۶ر صفر ۱۲۵۳ ہجری

آغاز: یہ ایک رسالہ ہی مختصر فن اسٹرانمی میں جسکو علم ہیئت کہتے ہیں۔ اصل اسکی کتاب ہی کہ بطور سوا الجواب واسطی .....

اختتام: ..... بس عالم بسیط کی نوادرات کا کیا ذکر اس راز میں بشر کے عقل کوتاہ اور پراگندہ ہوتی ہی۔

ناقص جلد - اطرافی حواشی سنہری اور سیاہ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا وہاں اس کا نمبر شمار ۹ تھا۔

ترقیمہ : تمام ہوا یہہ رسالہ علم ہیئت میں بتاریخ ۲۹ صفر ۱۲۵۳ ہجری بخط شیخ عطا اللہ ہندی تحریر یافت۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۲۳۴

۴
مجموعۂ شمسی
کوپرنیکس

۹۲ صفحات۔ ۱۸۰۵ س م۔ ۱۰ سطور

اس میں چاند سورج اور ستاروں کے خاکے دیئے گئے ہیں۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب : مقبول حسین

یہ مخطوطہ آگرہ بک اسکول کے لیے فارسی سے ترجمہ کیا گیا۔ اس میں علم ہیئت سے متعلق کوپرنیکس کے مختلف تصورات و نظریات سے بحث کی گئی ہے۔

کتابت : ۱۸۶۰ عیسوی

آغاز : پہلی فصل زمین کی گولائی ثابت کرتی ہے۔ اگلی حکماؤں میں سی کیتی ایک اس بات پر متفق ہیں کہ ....

اختتام : .... محض مہارت اور کمال کی حصول کی لئی پیدا ہوئی۔ جو چاہتا ہی سو کرتا ہی اور جو ارادہ کرتا ہی سو فرماتا ہی۔ فقط

اشاعتِ اوّل : ۱۸۴۳ عیسوی۔ کرم خوردہ۔

بیشتر یہ مخطوطہ شیخ محمد نظیر حسین کی ملکیت تھا۔

ترقیمہ : تمام شد کتاب مجموعہ شمسی حسب الارشاد جناب منشی شیخ غلام نبی صاحب سپرنٹنڈنٹ سڑک ضلع ایٹہ بخط بی ربط بندہ مقبول حسین ساکن قصبہ چاندپور ضلع بجنور صورت تحریر یافت بتاریخ یازدہم ۱۸۶۰ء تمام شد۔

سوانح

دہلی یونی ورسٹی ۰۱۶۸ - ۶M۲۰ x MS - M۹ - ۱۶۳۲۷

۵

ڈائری

جارج شپہر شور

۱۱۵ صفحات - ۳ ک - ۲۵۰۵ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

خود نوشت

یہ مخطوطہ مصنف کے روزمرہ کے سفر سے متعلق ہے جو ۲ر جنوری ۱۸۹۰ء سے شروع ہو کر ۳۱ ر دسمبر ۱۸۹۰ء پر ختم ہوتا ہے۔ آخیر میں ۱۸۸۹ء یعنی گذشتہ سال کے کچھ اہم واقعات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

آغاز : آں شاہ کہ خویش را ہلاکو میگفت

ورما را سخن بخشم و آبرو میگفت ......

اختتام : ...... خاں محبوب بخش - دہلی بازار جتلی قبر - حویلی اعظم خاں -

ترقیمہ : مرقوم نہیں -

دہلی یونی ورسٹی ۰۱۶۸ - ۶ MJAW MS/MA/۱۶۳۲۶

۶

ڈائری جیمس

جیمس

۲۰۶ صفحات - ۲ ک - ۲۴.۵ س م - ۱۶ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں مصنف نے اپنے ۱۸۷۹ء میں درپیش شدہ روزمرہ کے حالات و واقعات کو قلمبند کیا ہے۔

اختتامیہ تاریخ ۱۸۷۹ عیسوی

آغاز : شکر بدرگاہ جناب مسیح کہ آج یہ نوروزِ سعید .....

اختتام : ..... برخوردار ولیم ۴ بجے اتوار کو روانہ ہوا۔

مخطوطے کے سرورق کے پیچھے کچھ اشعار بھی مندرج ہیں اور ایک شائع شدہ جنتری بھی اس مخطوطے کے ساتھ مجلّد ہے۔

ترقیمہ : مرقوم نہیں۔

۷

ڈائری تھامس حیدر علی

تھامس حیدر علی

۲۲ صفحات - ۲۸ س م - ۱۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں مصنف نے ۱۸۴۲ سے ۱۸۵۳ تک کے پیش آنے والے روزانہ کے حالات و واقعات کو مندرج کیا ہے۔ تھامس کی تاریخ پیدائش ۲۷ جولائی ۱۸۲۶ء مندرج ہے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مصنف نواب قیصر علی خاں کے دربار سے وابستہ تھا

آغاز: مسٹر طامس حیدر علی صاحب بتاریخ بست و ہفتم جولائی ۱۸۲۶ کو پیدا ہوئے....

اختتام: ...... اب ... ملتوی ہو گیا سب زمیندار آگئے ...... کی حویلی پر اشتہار چسپاں کیا۔

ناقص اور خستہ حالت۔ مختلف صفحات پر چیپیاں لگی ہوئیں اطرافی حواشی سیاہ

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

غالب اکیڈمی ۵۲۵

۸

غالب کی قیام گاہِ رام پور کی یادگار تقریب

مولانا امتیاز علی خاں عرشی

۴ اوراق - ۲ ک - ۲۴×۵ س م - ۲۷ سطور

نستعلیق - نیلی روشنائی -

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مختصر مخطوطہ اس تقریب سے متعلق ہے جو نواب رام پور سید رضا علی خاں نے ۱۹۴۴ میں اس مکان کو جس میں غالب ۱۸۶۰ میں رام پور کے اندر قیام پذیر ہوئے تھے خرید کر "یادگارِ غالب" کو منسوب کیا تھا اور بعد ازاں اعلان کیا تھا کہ غالب پر تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے یہاں پر غالب سے متعلق مواد اکٹھا کیا جائے گا۔

تاریخ کتابت: ۲۸ر فروری ۱۹۴۴ء بروز اتوار

آغاز: ہندوستان میں اکابر رجال کی یادگاروں کی طرف سے جو بے توجہی برتی جاتی ہے اور غالب جیسے شاعر اور ادیب کی قبر تک جس کس مپرسی کی حالت میں پڑی ہوئی ہے......

اختتام: ...... امید ہے کہ اعلیحضرت کی توجہ سے یہ یادگار ادارہ ہندوستان میں

ایک نمونہ کا ادارہ بن جائے گا اور دوسرے حلقے بھی اس سے متاثر ہو کر اس کی تقلید کریں گے۔

یہ مخطوطہ اکبر علی خاں صاحبزادہ امتیاز علی خاں عرشی نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو تحفۃً غالب اکیڈمی کو پیش کیا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل آرکائیوز آف انڈیا۔ ۲۲۳۔ ۳۰ر جولائی ۱۹۵۷ء

۹

گلدستۂ شجاعت

بیگم تھامس

مترجم: محمد خاں

۷۴ صفحات۔ ۲۷ س م۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

یہ مخطوطہ محمد خاں کی اُردو تلخیص ہے جو انھوں نے انگریزی سے ترجمہ کی ہے۔ یہ دراصل جان ٹبٹ کی سوانح پر مشتمل ہے اور چھبیس ابواب میں منقسم ہے۔ اس کے مصنف کا پورا نام تھامس انجگلس ہے۔

آغاز: اگر شروع انیسویں صدی سیی تا زمانِ حال صفحۂ وقایع یادگار سازران بیکار منسلکان سررشتۂ سرکار .....

اختتام: ..... اور تامدت عملداری مکاناتِ مقبوضہ داخل ہوئے اور چشم فیض سرکار دالابنادِ موصوف مبذول رکھیں۔

ترقیمہ: خلاصہ نسخہ گلدستۂ شجاعت من التصنیف مسز تھامس انیگلس۔

نیشنل میوزیم ۲۰۴۹-۳-۷۳-۵۵/۳۱۲۲

۱۰

(مثنوی) مظہر الانوار
محمد رحیم اللہ

۱۷ صفحات - ۲ک - ۲۱ س م - ۱۰ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

ذیلی عنوانات فارسی میں مرقوم۔

یہ مخطوطہ نواب امیر خاں اور ان کی حویلی کی تعریف میں لکھا گیا ہے۔

تاریخِ تصنیف: ۱۲۳۶ ہجری

تاریخ کتابت: ۱۲۳۸ ہجری

آغاز: حمد خدای جہان آفرین پیدا کنندہ زمان و زمین صانع شمس و القمر خالق
جن و البشر و آتشِ بی مثل......

اختتام: .... اسی جو پڑھ کہ ہووی خرم و شاد
دعائے خیر سی یارب کری یاد

ناقص جلد - عنوانات سرخ روشنائی سے تحریر - شروع کے کچھ اوراق بھی نیلی - سنہری اور سرخ روشنائی سے منقش ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ اس پر وہاں کی مرقومہ تاریخ ۲۷ صفر ۱۲۴۳ ہجری ہے۔

ترقیمہ: تمام شد مثنوی مظہر الانوار بدستخط عاصی پُر معاصی محمد رحیم اللہ ۱۲۳۸ ہجری۔

نیشنل میوزیم - ۱۶۴۸/۷۳ - ۵۵

۱۱

مونس الارواح بمعروف ہدیۂ ابراہیم

سلطان جہاں آراء بیگم

مترجم : ابو سراج

۱۸۷ صفحات - ۲۷ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ اور سرخ روشنائی

کاتب : عبد الملک

پہلے دو اوراق عربی میں مرقوم -

یہ مخطوطہ شاہ جہاں کی بیٹی سلطان جہاں آراء بیگم کی تصنیف مونس الارواح کا اُردو ترجمہ ہے - اس تصنیف میں ہندوستان کے مشہور صوفیا و اولیاء حضرات اور دیگر علماء دین کا تذکرہ سوانحی نہج پر کیا گیا ہے - خصوصاً حضرت خواجہ نظام الدین چشتی کی حیات اور معجزات کا تذکرہ ہے - یہ ترجمہ محمد رحیم اللہ خاں کی فرمائش پر کیا گیا -

تاریخ تصنیف : ۲۸ رمضان ۱۰۴۹ ہجری

تاریخ کتابت : ۱۲۹۵ ہجری

آغاز : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ....

اختتام : .... بموجب اعتقاد اس ضعیف کے جو کچھ کہ اس رسالہ میں لکھا ہی صحت تمام رکھتا ہی - امید کہ پڑھنے والوں کو فیض اور بہرہ تمام اوس سے حاصل ہو -

خوبصورت جلد - سرخ اطرافی حواشی - مخطوطہ نواب ٹونک کے ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۳۰ ہے -

ترقیمہ : ترجمہ مونس الارواح کا یعنی عندکہ الحمد للہ والمنہ علے رسولہ سیدنا و سید العالمین

الوف الصوة وضوف السلام و التحیہ کہ اوسکے عنایت بے غایت سے یہ ترجمہ کہ اسکا آغاز اور اتمام شہر صفر المظفر سن بارہ سو پچانویں ہجریمیں ہوا اختتام کو پہنچا اور حلیہ انجام سے آراستہ ہوا۔ خداوند کریم اسکو ہمارا وسیلۂ نجات دوجہاں اور سبب آسایش جاودانکا ٗ وھادی واللہ المستعان وعلیہ التکلان وصلی اللہ تعالیٰ علےٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ اصحابہ واتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین۔ ثم آمین۔ ثم آمین۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۲۳۳

۱۲

نظم الجواہر مسمیٰ بہ مکتوبات مظہریہ
سید مظہر حسین

جلد ۲- ۳۳۳ اوراق - ۲۳ س م - ۱۶ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

یہ مخطوطہ ان خطوط کا مجموعہ ہے جو مصنف نے وقتاً فوقتاً اپنے عزیزوں اور دوستوں کو لکھے تھے۔ مصنف کا وطنِ مالوف سنبھل تھا۔

آغاز: بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ اوستادی مولانا و مرشدنا سید مظہر حسین صاحب سنبھلی دامت فیوضہم کے جو مکتوبات ......

اختتام: ...... بعد طبع ایک کتاب اونکی پاس بھی بھیجونگا انشاء اللہ کاتب الحروف کو دعا فقط راقم محمد مظہر حسین - ۲۵ جون ۱۹۰۵ء

کرم خوردہ - خستہ حالت۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۲۳۳۶/۷۳ - ۵۵

۱۳
رسالہ مہملہ موسومہ سلک گوہر
سید محمد عبدالقادر سیفی
۷۶ صفحات - ۱۸×۱۱ س م - ۱۶ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی
خود نوشتہ

یہ مخطوطہ ان اکتالیس خطوط کا مجموعہ ہے جو مصنّف نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو لکھے تھے۔ اس مخطوطے کے آخر میں اُن مشکل الفاظ کے معنی بھی لکھے ہیں جو مصنف نے اِن خطوط میں استعمال کیے تھے۔

کتابت: ۱۷ر جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ مطابق ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۷ء بروز منگل

آغاز: معمورۂ عالم کے ریگستانِ السنیہ میں تعمق کی نظر سے اگر مطالعہ کیا جائے تو بہت کم زبانیں ایسی ملیں گی .....

اختتام: .... ہر گاہ ہمکو کام کا صلہ عطا ہوگا۔ گل کا گل ارسال ہوگا۔ مقبول اللہ علمدار کا محکوم احمد کو سلام والسلام الحمد اللہ آوارہ دل عادل۔

ترقیمہ: الحمد اللہ کہ رسالہ مہملہ موسومہ سلک گہر کی تصنیف ۱۴ دسمبر روز چہار شنبہ ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ انجام کو پہنچی۔ خادم ابو محمد سید عبدالقادر سیفی ہیڈ عربک برسٹین مولوی اسٹیٹ ہائے اسکول راجند گاؤں۔ سی۔ پی۔

غالب اکیڈمی — ۲۶ / ۷۷

۱۴
سیرِ غالب
حکیم ابوالحسنات ایوب حسن بیدل فاروقی

۴۳۵ اوراق - ۵ء۱۹ س م - ۱۱ سطور
سرورق پر مصنف کا ایک فوٹو بھی چسپاں ہے۔
شکستہ - سبز اور سرخ روشنائی
خودنوشتہ

یہ مخطوطہ غالب کی سوانح حیات اور اُردو ادب میں اُن کی خدمات و تخلیقات پر ایک مکمل کتاب ہے اور یہ آٹھ ابواب میں منقسم ہے۔

آغاز: نہایت مسرت کا مقام ہے کہ ہم اپنے اس ادبی شہکارِ فن "سیر غالب" کو پورے ادب و احترام کے ساتھ ......

اختتام: ...... یہ سرمایۂ اُردو ادب، ہمارا مشترکہ خزینۂ تمدن ہے جسکی نگہبانی ہم پر لازمی ہے۔ والسلام۔

خوبصورت جلد۔ عنوانات سُرخ روشنائی کے ساتھ مرقوم۔ یہ مخطوطہ مصنف نے بذاتِ خود "غالب صدی" کے موقع پر ۲۲ فروری ۱۹۶۹ء کو غالب اکیڈمی کی افتتاحیہ تقریب کے دوران غالب اکیڈمی کے صدر حکیم عبدالحمید صاحب کو پیش کیا۔

ترقیمہ: ازابوالحسنات حکیم ایوب حسن بیدل فاروقی صدر دار الحسنات نیر کوٹ۔ سہارنپور سابق صدر شعبۂ عربی و فارسی اُردو۔ محکمۂ تعلیمات۔ عظیم ترمیسور۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری ــــــ ۲۸۳۶۵۲

۱۵
شورشِ عشق
اصغر علی اکبرآبادی

۴۳۲ صفحات - ۱۴ س م - ۱۰ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی
کاتب: محمد عسکری

یہ مخطوطہ مصنف کی خود نوشت سوانح ہے۔ اس میں مصنف نے اپنے رومانی واقعات کا تفصیلی تذکرہ کیا ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۲۷۶ ہجری

کتابت : ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۰۶ ہجری

آغاز : قلم لکھنی کو بسم اللہ پہلی سر جھکاتا ہے
زباں پر حمد پھر اوس خالق کی لاتا ہے ......

اختتام : ...... تمام شہر میں عیش و نشاط کا بند و بست ہے کسیکو کو درد و الم سے مطلب نہیں ہر اک اپنی اپنی محبت میں مست ہی

کچھ اوراق کرم خوردہ ہیں۔ جو اشعار مثال کے لیے پیش کیے گئے ہیں وہ سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔ خوبصورت جلد۔

ترقیمہ : تمام شد کتاب ھذا بخط خام محمد عسکری بتاریخ ۱۰ ماہ ذوالحجہ ۱۳۰۶ ہجری۔

نیشنل میوزیم ۸ - ۶۹

۱۶

تاریخ تولد قاضی زین الدین بیجولی

شاہ ابوالحسن

(۱۶۴ صفحات)- ۱۹ س م - ۱۱ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مخطوطہ قاضی بیجولی کی مکمل سوانح پر مبنی ہے جو منظوم دکنی اُردو میں لکھا ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۰ ربیع الثانی بروز جمعہ مطابق ۱۰۴۵ ہجری

تاریخ کتابت : ۵ صفر بروز اتوار مطابق ۱۲۵۱ ہجری

آغاز : حمد بگویم ...... مر خالق جن و بشر
کردہ معلق آسمان ہم اختر و شمس و قمر ......

اختتام : .... شاہ بوالحسن کا بندۂ یلہ۔ کاتب بچار معتقد
امید دہر تحفہ لکھا۔ شافع ہو تم روز بر حشر
ذیلی عنوانات سرخ روشنائی سے مرقوم
یہ مخطوطہ راجہ رائے چور کی ملکیت رہ چکا ہے۔
ترقیمہ : ایں نسخہ ہذا در ملک غلام بندہ نواز قاضی ولد شیخ امام ساکن بچولی درمقام کیلی تحریر یافت بتاریخ پنجم بروز یکشنبہ ماہ صفر ۱۲۵۱ ہجری۔

۴۔ طرز تعلیم

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۱۲۷

۱۷

اشارات التعلیم
لالہ امراؤ سنگھ
۴۶ صفحات۔ ۵×۲۶ س م۔ ۲۰ سطر
شکستہ۔ سیاہ روشنائی
کتابت : یار محمد خاں

اس مخطوطہ میں طریقۂ تعلیم اور اس سے متعلق دوسرے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ جس میں طالب علموں کی نفسیات اور ان کے درمیان افہام و تفہیم پیدا کرنے کے طریقۂ کار پر بھی قلم اٹھایا گیا ہے۔

تاریخ کتابت : ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء

آغاز : فن تعلیم میں وہ کل مسائل شامل ہیں جن سے معلم اپنی جماعت کی توجہ قائم رکھتا ہے ....

اختتام : ...... جو جواب دیں انکو اچھی طرح سے اور اونکا تصفیہ اسطرح کری کہ طلباء کو کام کرنیکی ترغیب اور ہمت ہو۔

سرورق پر مرقوم ہے کہ چودھری یار محمد کی ملکیت میں یہ مخطوطہ رہ چکا ہے

ترقیمہ بھی سرورق پر مندرج ہے جو اس طرح سے ہے :

بمقبضہ و مملوکہ چوہدری یار محمد خاں گجراتی (ب) کلاس متعلم نورمل اسکول راولپنڈی

مکتوبہ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۲ء

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۲۶۵

۱۸

(اشارات التعلیم)

(لالہ امراؤ سنگھ)

جلد دوم (۲۰۴ صفحات) ۲۴۰۵ س م - ۱۷ سطور۔

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : یار محمد خاں

یہ مخطوطہ بھی گذشتہ سے پیوستہ ہے اور اس حصّے میں صرف قواعدِ تعلیم اور اصولِ تعلیم پر بحث کی گئی ہے۔

کتابت : ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء

آغاز : جو جواب غلط ہوں اونکی طرف سے یکبجہت منہ نہ پھیریں جس طالب علم کے جواب سے یہ معلوم ہو کہ وہ جواب کو نہیں سمجھتا تو معلم کو چاہیئے ......

اختتام : ...... اون خیالات کو جو کسی زبان میں پائے جاتے ہیں دوسری زبان میں لانا ...... ؟

ترقیمہ : فقط یار محمد نائب مدرس سکول کھاریان ۲۳ ستمبر ۱۸۹۲ء

(۵) اخلاقیات

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۱۹

جامع الاخلاق یا اخلاقِ جلالی

(جلال الدین افغانی)

مترجم: مولوی امانت اللہ

(۱۱۸ اوراق) ۲۸ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: عزیز

یہ مخطوطہ جلال الدین افغانی کی معرکۃ الآراء تصنیف "اخلاقِ جلالی" کا اُردو ترجمہ ہے جس کا موضوع اخلاقیات سے تعلق رکھتا ہے۔

تاریخ تصنیف: ۱۲۲۰ ہجری مطابق ۱۸۰۵ عیسوی

تاریخ کتابت: ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۱۸۵۰ عیسوی

آغاز: نام اس کتاب سعادت انتساب کا جامع الاخلاق ہیں اور یہ ترجمہ ہی لوامع الاشراق فی مکارم الاخلاق عرف اخلاقِ جلالی کا اُردو زبان میں ....

اختتام: .... ترجمہ سے میں جب ہوا فارغ
فکر تاریخ طبع پر ہے مشتاق

دور کر تیغ سے سر جہل   بولا ہاتف تمامی اخلاق
۱۲۲۰

بیشتر کرم خوردہ

ترقیمہ : بفضل اللہ تعالیٰ شانہ بتاریخ ۱۳ رمضان شریف ۱۲۶۵ ہجری مطابق ۲۳ جولائی ۱۸۵۰ عیسوی بروز سہ شنبہ بوقت یک گھڑی دوپہر کتاب ہذا بخط ناقص عزیز اتمام یافت۔

(۶) اخبارات و رسائل

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری - ۳۰ - ۱۵۲۹ - ۱۵۲۴

۲۰

جوہر

جلد دوم ۱۹۲۱ء

مرتبہ : مجلس جوہر

حصہ سیوم - ۲ک - ۳۴ س م - ۳۰ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

اس اخباری مخطوطہ میں نظمیں۔ مختصر کہانیاں۔ مختلف مضامین۔ سیاسی تبصرے اداریے اور دیگر موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے۔

اس اخبار کا اجرا پہلی مرتبہ ۱۹۲۱ء میں ہوا۔ اس کا مقصد اردو زبان و ادب کو ترقی دینا تھا۔ مذکورہ لائبریری میں اس اخبار کے ۱۹۲۲ء سے لے کر ۱۹۲۶ء تک کے سارے اجراء موجود ہیں۔

آغاز : ہماری گذارش پر ہمارے کرمفرما جناب یوسف صاحب نے یہ حالات عنایت

کئے ہیں۔ ناظرین بجائے عارضی انبساط وحظ.....

اختتام: .... اتحادی دکان نے ناشتہ کا بھی انتظام کر دیا ہے۔ ناشتہ کا سامان اچھا اور تازہ ہوتا ہے نیز یہ کہ وقت پر ملتا ہے۔

نذیریہ لائبریری ۲۶

۲۱

تاریخ تعریفات الفنون

محمد معین الدین

۵۳ صفحات۔ ۲۸ س م۔ ۱۸ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ۔ قرآنی اقتباسات بھی درج ہیں۔

اس مخطوطے میں مصنف نے قرآنِ پاک کی تعلیمات کی روشنی میں مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور ان موضوعات پر سائنٹفک نقطۂ نظر سے بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف فنون جیسے تاریخ جغرافیہ۔ ادب پر بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

یہ مخطوطہ ترپن (۵۳) ابواب پر مشتمل ہے۔

کتابت: ۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ ہجری

آغاز: خدائے قدوس کا یہ منشا ہے کہ بنی نوع انسان آپس میں مساویانہ حیثیت سے دنیا میں زندگی بسر کریں۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ......

اختتام: ..... ہم بھی اپنے مذاق کو ذیل کے نقشے میں ظاہر کرتے ہیں اور اس فن کو "اسما، الکتب والفنون" سے تعبیر کرتے ہیں۔

مولانا عبدالرؤف جو اس مخطوطے کے مالک تھے کی ذاتی مہر بھی ثبت ہے۔

ترقیمہ: تمام شد بقلم مضمون نگار بندہ مسکین محمد معین الدین ناظم کتابخانہ حبیب گنج ضلع علیگڈھ بتاریخ ۲ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ

۲۲

ترجمہ تاریخ عبد الفدا

عبد الفدا

مترجم: سیّد اشرف علی

۷۷۰ صفحات - ۲۸ س م - ۲۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی - ذیلی عنوانات سرخ۔

کاتب: امیر بخش

اس مخطوطے میں قدیم عہد سے لے کر ۹۳۵ ہجری تک کے تہذیبی ارتقاء کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ جائزہ تاریخی ارتقاء کی روشنی میں لیا ہے۔ اسی مخطوطے کے ایک باب میں مختلف بادشاہوں کا احوال بھی درج ہے اور کچھ ابواب میں ایران - ترکی اور مشرق وسطیٰ و مغربی ایشیاء کے ممالک کا بھی بیان کیا گیا ہے۔

کتابت: ۱۲۵۰ عیسوی

آغاز: بعد حمد اور صلواۃ کے کریم الدین جو کہ ایک ادنے خدام طلباء مدرسہ دہلی کا ہے سب ارباب ہنر ......

اختتام: ...... ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا۔ یہ زیچ چار جلد میں ہے کہتے ہیں کہ عزیز ابو الحاکم نے اوس کے بنانے کا حکم دیا تھا۔

سرورق پر لکھی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا تھا۔ مولانا عبد الرؤف نے جو اس کے پہلے مالک تھے کی مہر بھی اس پر موجود ہے۔ مخطوطہ کا زیادہ حصہ کرم خوردہ ہے۔

ترقیمہ: تمام ہوئی جلد تیسری عبد الفدا کی۔

۷۔ جغرافیہ

نیشنل میوزیم ۶۷۶

۲۳

مرتبہ الاقالیم

مصنف نامعلوم

(۶۵ اوراق) ۳۰ س م۔ ۱۵ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔ مومیایا مخطوطہ

کاتب: پنا لعل

اس مخطوطے میں دنیا کے کئی ممالک کے جغرافیائی حالات کا تذکرہ ہے۔ ان ممالک میں روس۔ انگلینڈ۔ امریکہ اور فرانس شامل ہیں۔ یہ گیارہ ابواب میں منقسم ہے اور اپنے وقت کی شائع شدہ مختلف کتب سے مواد حاصل کرکے اس کی ترتیب دی گئی ہے۔ سرورق پر ایک مہر بنام یمین الدولہ وزیر الملک محمد علی خاں صولت جنگ بہادر ہے۔ اس کے علاوہ دیباچے میں اس کی تاریخ تصنیف ۱۸۳۴ عیسوی بیان کی گئی ہے۔

تاریخ کتابت: ۲۱ شوال ۱۲۵۸ ہجری۔

آغاز: علم جغرافیہ میں سوال وجواب کی طور پر انگلینڈ کی معتبر ومروج انگریزی سی انتخاب کی گئی جسکی مطالعہ سی زمین کی خشکی وتری اور ......

اختتام: ...... ش اشارہ ہے طرف شمال کی اور ج طرف جنوب کے اور طول میں ش سے غرض شرق ہی اور غ سے غرب اور حروف طول وعرض کا حساب ابجد سی لیا جاتا ہے۔

مخطوطہ میں مذکور ہے کہ اس کی اشاعت پہلی بار ۱۸۳۴ عیسوی بمقام کلکتہ ہوئی۔ ابواب کے عنوانات سرخ ہیں۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۲۵۹ مندرج ہے۔

ترقیمہ: کتاب ہذہ بقلم پنا لعل ولد بخشی مہتاب رای بتاریخ بست ویکم شہر سوال ۱۲۵۸ ہجری صورت اختتام و زینت اتمام یافت۔

۸۔ ہندوستانی گائیڈ بک

(۱۔۸) کشمیر

نیشنل آرکاویز ۱۹۵۷ اجولائی ۱۸/ ۱۲۸

۲۴

گلزار کشمیر

کرپا رام

۵۱۲ صفحات۔ ۳۰ س م۔ ۱۵ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ کشمیر کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس میں منجملہ یہاں کے راجاؤں کے حالات یہاں کی آب و ہوا۔ جغرافیہ۔ کھیتی باڑی۔ باغات۔ معدنیات۔ چرند پرند۔ جانور۔ یہاں کی آبادی یہاں کی پیداوار اور لوگوں کے پیشوں کا تذکرہ بہت تفصیل سے کیا گیا ہے۔ یہ چھ ابواب

پر مشتمل ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۹۱۳ عیسوی۔

آغاز : گلزار زیبائش کے رنگ برنگ کلیاں ایسی باغبان کے چوکھٹ پر نثار ہیں جسکی چار چمن ......

اختتام : ...... الاچہ والاچہ دانہ ۔ لونگ ۔ سونف ۔ منہدے ۔ امبر ۔ انار دانہ ۔ مرس ۔ باروت ۔ چھوارا ۔

کچھ اوراق کرم خوردہ ہیں۔ عنوانات اور اطرافی حواشیے سرخ ہیں۔

ترقیمہ مندرج نہیں ہے۔

ٹونک (۲و۸)

نیشنل میوزیم ۹۶۹

۲۵

نجم سعادت

سعد اللہ خاں

۱۸۶ صفحات ۔ ۲۱ س م ۔ ۹ سطور

مخطوطے میں نواب امیر خاں ۔ نواب وزیر خاں ۔ نواب محمد علی خاں ۔ نواب محمد ابراہیم علی خاں اور نواب حافظ محمد سعادت علی خاں کے فوٹو موجود ہیں۔

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی ۔

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں ریاست ٹونک کے ضلع چھپترہ کے جغرافیائی حالات اور ریاست ٹونک کے نوابین کی تاریخ کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کے انتظامی حالات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

تاریخ کتابت : ۱۹۳۶ء

آغاز: ریاست ٹونک کا رقبہ مسلسل اور ملحق محدود نہیں ہے بلکہ اس کے چھ حصے جو پرگنات کے نام سے موسوم ہیں ......

اختتام: ...... یہ شعبہ ۱۹۰۹ء میں قائم ہوا ہے۔ تین مسلمان تین ہندو اس کے ممبر اور ناظم پرگنہ پریسیڈنٹ ہے اور دفتری کام کے لئے مہتمم کے لقب سے ایک اہلکار ہے۔

خوبصورت جلد۔ سرورق منقش۔

یہ مخطوطہ بھی نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۴۴۹ تھا۔ ترقیمہ مذکور نہیں۔

۹۔ تاریخ
افغانستان (۹۱)

نیشنل میوزیم ۷۵۸

۲۶

تاریخِ جنگِ کابل
سید فدا حسین مسمیٰ نبی بخش

۱۲۱ صفحات۔ ۲۰ س م۔ ۱۱ سطور
شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: سید عبدالغفور

اس مخطوطے میں ۱۹۴۰ء میں کابل کے نزدیک لڑی گئی اینگلو افغان جنگ کے چشم دید حالات

درج ہیں۔ مصنّف جو کہ خود بھی جنگ میں شریک تھا، نے یہ تاریخ اپنے بڑے بھائی کی فرمایش پر مذکور کی۔ جن کا نام حاجی حسین علی خان مندرج ہے۔

آغاز: حمد بیحد جناب پروردگار عالم کو واجب ہے کہ جس نے ہزار عالم کو اپنی قدرت کاملہ سے ایک حرف کُن کے ساتھہ پیدا کیا اور ......

اختتام: .... کہ ساٹھہ ہزار فوج تھی۔ تیس ہزار بنگالہ کی اور تیس ہزار بمبئی کی لڑائی پر گئی تھی سب مارے گئے کل سات ہزار آدمی وہاں سے بچکر زندہ آئے اور باقی وہیں مدفون ہوئے۔

مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرہ کتب سے خرید کیا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۳۹۰ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد کتاب تواریخ جنگ انگریزاں از کل تصنیف سید عبد الغفور شاہ جہان آبادی۔

(۹/۲) عرب

نیشنل آرکاویز آف انڈیا ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ - /۱۹۹۶

۲۷

تاریخ تمدنِ عرب

لی بون

مترجم: سیّد علی بلگرامی

جلد سوم - ۶۴ صفحات - ۳۳ س م - ۱۹ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ تاریخ تمدن عرب مصنف لی بون کے پہلے حصّے کا اُردو ترجمہ ہے اور اس حصّے میں عرب کی جغرافیائی تاریخ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

کتابت: ۹، رمضان ۱۳۱۵ ہجری

آغاز: عربستان ایک بہت بڑا ملک ہے جسکا رقبہ تقریباً فرانس سے دوگنا اور حال کی تحقیق کی رو سے ایک لاکھ چھبیس مربع فرسخ ہی ......

اختتام: .... دار الخلافہ کا خطاب جو قریب تھا کہ اُس سے چھین لیا جائے دوبارہ حاصل کر لیا تھا۔ عبد المطلب کی یہ خواہش تھی کہ کل خود مختار قبائل اس مرکز حکومت کے

باقی اگلے حصے میں

غیر مجلد، تمام اوراق پر چیپیاں چپیاں۔

ترقیمہ مذکور نہیں۔

نیشنل آرکائیز آف انڈیا ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ء/ ۱۹۹۵

۲۸

مقدمہ (تاریخ تمدن عرب)

لی. بون

سید علی بلگرامی

جلد سوم - ۲۷ صفحات - ۳۳ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ اُردو ترجمہ کی شائع شدہ تعارف کی نقل ہے۔ اس تعارف میں مصنف نے اس کتاب کے ترجمہ کا مقصد بیان کیا ہے اور ساتھ ہی اُن کتب کی فہرست بھی دی ہے جو اُس نے اس کتاب کی تالیف کے وقت مطالعہ کی تھیں یا جن سے اس کتاب کی ترتیب میں مدد حاصل کی تھی۔

آغاز: ہماری پہلی تصنیف کے پڑھنے والوں کو اس کتاب کی حقیقت اور اس کتاب

کی وجہ تصنیف بخوبی معلوم ہے ....

اختتام : .... اُس قوم کی حالت کو درست اور واضح طور پر کتاب کے ذہن نشین کر سکے تو سمجھیں گے کہ جس غرض سے ہم نے کتاب لکھی ہے وہ پوری ہو گئی۔

کچھ اوراق کے حواشیے پر کچھ الفاظ کے معنی بھی لکھے ہیں اور ان کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

سارے اوراق پر چیپیاں چپاں ہیں۔

ترقیمہ مرقوم نہیں ہے۔

نیشنل آرکائز آف انڈیا ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ / ۱۹۹۲

۲۹

دیباچہ مترجم (تاریخ تمدن عرب)

لی بون

مترجم : سید علی بلگرامی

جلد سوم (۱۲ اوراق) ۳۳ س م - ۲۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی -

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ تاریخ تمدن عرب کے دیباچے کا اُردو ترجمہ ہے۔

کتابت : ۹ رمضان ۱۳۱۵ ہجری مطابق ۲۳ جنوری ۱۸۹۹ عیسوی

آغاز : اس کتاب کے ضمیمہ درچہارم میں جو فہرست کتابوں کی دی گئی ہے اس کو بنظر سرسری دیکھنے سے بھی ثابت ہو جائیگا کہ ....

اختتام : .... لیکن اس کو دوبارہ اور سہ بارہ صاف کرانے کا پیاں لکھوانے اور انکی تصحیح اور چھپوانے اور تصویروں وغیرہ کے اہتمام میں اور بھی نو مہینے صرف ہوئے۔ والسلام

غیر مجلد - سارے اوراق پر چیپیاں چسپاں ہیں۔
ترقیمہ: حیدر آباد دکن ۹ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

۹،۳ ہندوستان
(ل) فرخ آباد

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۳۴۳

۳۰
جنگ نامہ دو جوڑہ
خلیفہ معظم عباسی

۵۶ اوراق - ۲ک - ۳۱ س م - ۱۳ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
کاتب: محمد مشتاق حسین خاں
ذیلی عنوانات فارسی میں درج ہیں۔

یہ منظوم مخطوطہ بنگش سلاطین کے سلسلے میں نواب محمد علی خاں صاحبزادہ نواب فیض اللہ خاں بنگش کے اہم واقعات زندگی سے متعلق ہے۔ اس میں مصنف نے جشنِ تاجپوشی کے ذکر کے علاوہ اس دور کے سیاسی حالات اور تاریخی واقعات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

کتابت: ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۲۴ ہجری مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ عیسوی۔

آغاز: پس از حمد ان قادر ذوالجلال۔ پس از نعت پیغمبرے باکمال۔ پس از مدح
اصحاب والاتبار۔ خصوصاً نبی کے تھی چار یار۔۔۔۔۔۔۔

اختتام: ۔۔۔۔ دعا میرے حق میں کرو زور تر / کہ رحمت سی ہو حق کی مجھ پر نظر
میرا خاتمہ خیر سے ہو تمام / بفضل محمد علیہ السلام

ترقیمہ: بقلم حقیر محمد مشتاق حسین عفے منہ نائب متولی مدرسہ عالیہ ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء
۳۰ ذالحجہ ۱۳۲۴ھ پنجشنبہ۔

نیشنل آرکائز آف انڈیا ۸ اگست ۱۹۵۷/۷۹

۳۱

خندۂ غدر یعنی تاریخ فرخ آباد

نواب محمد واحد خاں

۳۲۵ صفحات - ۳۰ س م - ۱۷ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: احمد علی خاں

مثالوں میں فارسی اشعار کا بھی استعمال ہے۔

اس مخطوطے میں ریاست فرخ آباد کے فرمانرواؤں کے ان تاریخی حالات و واقعات کا ذکر ہے جو ان کو انگریزوں کے خلاف مختلف اوقات میں ریاست کو آزاد کرانے کی خاطر در پیش آئے تھے۔

تاریخ تصنیف: ۱۸۶۳ عیسوی

کتابت: ۱۷ رمضان ۱۲۹۰ ہجری

آغاز: فتح ہے جب نام لکھا خالق الارواح کا - دین کا جھنڈا لئے آیا الف فتاح کا
حمد و ثنائے ناصر حقیقی شکر و پاس فتاح لاریبی۔۔۔۔۔۔۔

اختتام: ۔۔۔۔۔۔ اب تختہ تباہ ہے بس میرے عیبوں اور لغزشوں سے منہ پھرائیں

اپنا زور نہ دکھائیں راہ دین پناہ دیں۔

کل اوراق مومیائے ہوئے ہیں اور تقریباً آدھا مخطوطہ کی سنہرے اور دیگر مختلف رنگوں کے ذریعے زیبایش کی گئی ہے۔

ترقیمہ: تمام شد بتاریخ ہفدہم رمضان المبارک ۱۲۹۰ ہجریہ مقدسہ مع لوح و جدول بسرعت ہر چہ تمامتر از دست ضیعف البیان کثیر العصیان احقر الاشان خادم الطلبہ احمد علیخاں فرخ آبادی عفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن یقتید بہ بحرمۃ النبی صلعم و آلہ۔

جنرل

(ب)

دتی یونیورسٹی لائبریری / ۷۵۱۲۰/MS/۸ K-۱۲۸-K-۱-۷۲

۳۲

آرائش محفل
میر شیر علی افسوس

۵۸ صفحات۔ ۵۔۲۴ س م۔ ۱۷ سطور

کاتب کا نام مذکور نہیں۔

یہ مخطوطہ منشی سجان رائے کی فارسی تصنیف خلاصۃ التواریخ کا اُردو ترجمہ ہے۔ یہ اُردو ترجمہ بے۔ ایچ مورنگٹن کے حکم پر میر شیر علی افسوس نے کیا۔ افسوس فورٹ ولیم کالج میں منشی کے عہدہ پر فائز تھے۔ وہیں انھوں نے ڈاکٹر گلکرائسٹ کے کہنے سے گلستانِ سعدی کا بھی اُردو ترجمہ کیا۔

مذکورہ مخطوطہ ہندوستانی تاریخ پر مشتمل ہے۔

تاریخ تصنیف: ۱۲۱۹ ہجری - ۱۸۰۴ عیسوی۔

آغاز: حمد کرتا ہوں اُس خالق کی جس نے ماہتاب کو ......

اختتام: ...... ہماری دہاں کے جنس میوہ اکثر لاکر لشکر میں بیچ جاتے ہیں خصوصاً اخروٹ ہوتا ہے۔

اختتام کے بہت سے اوراق گم ہیں۔ ایک نامکمل فارسی مخطوطہ بھی اس کے ساتھ منسلک ہے۔ اس پر مندرج عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ کسی وقت میں یہ مخطوطہ نواب لطف اللہ کی ملکیت میں بھی رہ چکا ہے۔

آخری اوراق گم ہونے کی وجہ سے ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۳۳

انتخاب آرایش محفل

مصنف: میر شیر علی افسوس

مرتب: نامعلوم

(۱۰۶ اوراق) ۲۳ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب کا نام درج نہیں۔

یہ مخطوطہ بھی عہد قدیم اور عہد وسطیٰ کے ہندوستان کے مشہور شہروں کی تاریخ سے متعلق ہے جس میں ہندوستان کے جغرافیائی حالات کا بھی ذکر شامل ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی دریاؤں۔ فصلوں۔ زراعت اور پرانی عمارات کا بھی تذکرہ ہے۔

آغاز: یہہ انتخاب کیا گیا کتاب آرایش محفل میں سی جو اکثر مشتمل ہی مضمون خلاصۃ التواریخ سے صوبہ دار الخلافہ شاہ جہاں آباد ......

اختتام: ...... دوست ہمارا جوگرپال کا ملنا موقوف ..... سنتے ہی شاہ نے خوش ہو سب کی داد دی اور وسعت زبان کے معنی کی نہایت تعریف کی۔ فقط
جون پور مچھلی شہر کے محمد عمر جعفری کے نام کی ایک مہر سرورق پر موجود ہے۔
ناقص حالت اور کرم خوردہ۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم / ۱۶ جنوری ۱۹۵۹ / ۶۹۱

۳۴
انتخاب خلاصۃ التواریخ
مصنف: میر شیر علی افسوس
مرتب: نا معلوم
(۱۲۲ اوراق) ۲۴ س م - ۱۳ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی
کاتب: عالم خاں
تفصیل دیکھئے مخطوطہ ۳۳

آغاز: صوبہ دار الخلافہ شاہ جہاں آباد ہندی فارسی کی تواریخوں سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ شہر ہستنا پور گنگا کی کناری پر ......

اختتام: ...... سنہ بارہ سے بائیس ہجری میں اکبر بادشاہ ابن شاہ عالم کی بندگی کی جاتی ہے اور اطاعت سے ہاتھ نہیں اٹھاتی ہیں۔

ترقیمہ: کتاب انتخاب خلاصۃ التواریخ ہندوستان تمت شد ماہ شعبان بتاریخ ہفتم بدستخط حقیر فقیر عالم خاں باشندہ بلدہ بنارس نوشتہ ام۔

نیشنل میوزیم / ۶ جنوری ۱۹۵۸ / ۶۹۲

۳۵

انتخاب خلاصۃ التواریخ

(نامعلوم)

جلد اول۔ (۹۷ اوراق) ۲۹ س م۔ ۱۵ سطور

کاتب: مرزا عالم علی بیگ

تفصیل دیکھئے مخطوطہ ۳۳

آغاز: صوبہ دار لخلافہ شاہجہاناباد و ہندوی فاریسے کی تواریخوں سے یوں معلوم ہوتا ہی کہ ہنساپور گنگا کی کناری پر.....

اختتام: ..... چنانچہ اب بھی سنہ بارہ بائیس ہجری میں اکبر بادشاہ ابن شاہ عالم کی بندگی نبھاتی ہیں اور اطاعت سی ہاتھہ نہیں اٹھاتی۔

مخطوطہ پر ایک مہر محمد وزیر خاں وزیر الدولہ امیر الملک نصرت جنگ بہادر کے نام کی موجود ہے۔

ناقص جلد۔ ذیلی عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرہ کتب سے خریدا گیا۔

ترقیمہ: تمت تمام شد کار من نظام شد کتاب تواریخ ہندوستان بزبان اردو ہندی بدستخط حقیر فقیر مرزا عالم علی بیگ باشندہ بلدہ لکھنؤ بتاریخ بست و پنجم ماہ ذیقعد سنہ ۱۲۵۸ ہجری اتمام یافت۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۰۱۹۴۷ ء) ۲۲

۳۶

تاریخ ہند

مرزا حیرت دہلوی

جلد دوم - ۸۰۴ صفحات - ۲۸ س م - ۲۲ سطور
نستعلیق - نیلی روشنائی -
خود نوشتہ -

یہ مخطوطہ سات ابواب پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے عہدِ وسطیٰ اور عہدِ جدید کی تاریخ پر تحقیقی انداز سے روشنی ڈالی ہے - اس کے علاوہ انگریزی حکمرانوں اور کانگریس کی جدوجہد آزادی پر بھی بہت کچھ لکھا ہے -

کتابت : ۱۸۸۷ عیسوی

آغاز : تاریخ بھی عجیب چیز ہے کہ ہزاروں برس کے حالات اسطرح اظہار ہو جاتے ہیں جیسے ہمارے سامنے ہو رہے ہوں ....

اختتام : .... لیکن جبوقت پھریرہ اکبری اڑنے لگا تمام سلطنتیں یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی گئیں -

ناقص اور خستہ حالت - مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت میں بھی رہ چکا ہے -
ترقیمہ مرقوم نہیں -

رڑکی (۹۶۴)

۳۷

تاریخ روم
محمد اسمعیل شاہ خاں
(۳۵۴ اوراق) - ۳۱ س م - ۱۱ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : حافظ محمد نیاز علی خاں

ذیلی سرخیاں فارسی میں۔

اس مخطوطہ میں سلسلۂ عثمانیہ سے لے کر سلطان محمد عبد العزیز خاں کے دورِ حکومت تک ٹرکی کا سیاسی پس منظر۔ وہاں کی عمارات۔ باغات۔ آب وہوا۔ پیداوار اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۸۷۳ عیسوی

کتابت : ۲۹ ذیقعد ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۱۹ جنوری ۱۸۷۴ عیسوی

آغاز : حمد بیحد اوس خدائی پاک کو سزاوار ہی کہ جسنی انسان کو جوہر نطق عطا کیا اور جناب محمد مصطفیٰ صلی ع و آلہ واصحابہ وسلم کو واسطی ......

اختتام : ...... اور ہماری بادشاہ ملکہ معظمہ وکٹوریا جائنا فرمانروائی انگلستان اور ہندوستان کی صادق دوست ہیں۔

ترقیمہ : الحمد اللہ والمنہ کہ کتاب تاریخ روم جوکہ زبانِ اُردو میں نایاب اور بی نظیر ہے حسب الحکم نواب مستطاب معلیٰ القاب جناب محمد محمود علیخاں صاحب بتاریخ بست ونہم ماہِ ذیقعد ۱۲۹۰ ہجری مطابق نوازدہم ماہ جنوری ۱۸۷۴ عیسوی بقلم حافظ محمد نیاز علیخاں تمام ہوئی۔

۱۰۔ زبانیں

(۱۰ء۱) اُردو

(ا) لغت

غالب اکیڈیمی ۲۲ دسمبر ۱۹۶۸/ ۲۰/ ۵۴۶

۳۸

فرہنگ غالب

امتیاز علی خاں عرشی

۱۶۶- اوراق - ۲ک - ۲۵ س م - ۱۸ سطور
شکستہ - سیاہ اور نیلی روشنائی
خود نوشتہ -

یہ مخطوطہ فرہنگ ہے ان الفاظ کی جو غالب نے اپنی تحریروں میں جابجا استعمال کیے ہیں یہ الفاظ عربی - فارسی - ترکی - سنسکرت اور ہندی زبانوں کے ہیں۔ مصنف نے ان کے اُردو اور فارسی دونوں معنی کو پیش کیا ہے۔ مخطوطے کے چند اوراق ٹائپ شدہ بھی ہیں۔

کتابت : ۳۰ جون ۱۹۴۶ عیسوی۔

آغاز : یہ مسودہ میری عزیز ترین کتابوں میں سے ایک ہے اسلیئے کہ یہ تمام کا تمام یا ابا محترم نے خود ٹائپ کیا ہے یا اپنے قلم سے لکھا ہے لیکن چونکہ مجھے .....

اختتام : ...... فرہنگ سروری : ۷۹ ، ۹۲ ، فرہنگ قدسی : ۸۶ ، قادر نامہ ، ۳۲ قاطع برہان : ۱۵۹ ، ۱۶۱ ، ۱۸۰ : قاموس : ۱۶۵ قباد : ۱۰۳ ہوشنگ = ۱۰۱ ہندوستانیان -

کچھ اوراق سرخ روشنائی سے بھی مرقوم ہیں۔ جگہ جگہ چیپیاں چپاں ہیں۔ مصنف کے صاحبزادے اکبر علی خاں نے یہ مخطوطہ ۳۰ جنوری ۱۹۶۹ء کو غالب صدی کے موقع پر غالب اکیڈمی کو پیش کیا۔
ترقیمہ مرقوم نہیں -

۳۹

(انشاء یوسفی)

میر مقصود

(۱۰- اوراق) ۱۸ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ۔

یہ مخطوطہ بھی اُردو فرہنگ کا ہے جس میں مصنف نے فارسی الفاظ کے اُردو معنی پیش کیے ہیں۔

کتابت: ۷ ربیع الاول ۴۳ جلوس اورنگ زیب۔

آغاز: افراز، امان، احسان، اکارم، احکام، اقسام، انتباہ، اجلال، ایالت انق، آثار، انوار، ایام، اجابت، افلاک ......

اختتام: ...... ہور۔ ہوا۔ ہبوب۔ ہیبت۔ ہدف۔ ہدم۔ ہیون۔ ہنجار۔ ہمگی۔ ہستی۔ ہزک۔ یم۔ یورش۔ یوم۔ یعنی۔

کرم خوردہ۔ ناقص حالت۔

مذکورہ مخطوطہ ہارڈنگ لائبریری کو منشی رگھوناتھ سنگھ آجمہ دہلوی کا عطیہ ہے۔

ترقیمہ: فرہنگ انشا یوسفے بفرمودہ میر مقصود بتاریخ ہفتم شہر ربیع الاول ۴۳ سنہ جلوس اورنگ زیب اتمام یافت۔

دہلی یونی ورسٹی لائبریری ۱۹۴۵۵۹

۴۰

رسالہ تحقیق تنقیح

نصیر احمد خاں

(۶۴ اوراق) ۳۰ س م۔ ۱۸ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ۔

یہ مخطوطہ فارسی۔ عربی۔ ترکی کے دو سو دس مشکل الفاظ کی اُردو شرح ہے۔ مصنف نے لسانی نقطۂ نظر سے ان الفاظ کا مطالعہ کیا ہے اور ہند۔ یورپی زبانوں کی تاریخ

سامنے رکھ کر ان کی اصل کا پتہ لگانے کی سعی کی ہے۔

مصنف نصیر احمد خاں رام پور کا باشندہ تھا اور شاعری کا بھی ذوق رکھتا تھا وہی اس رسالے کا مرتب ہے۔

تاریخ تصنیف: ۱۲۹۵ ہجری

آغاز: حمد و شکر اوس عالم الغیوب کیلئے جسکے کتاب مبین حکمت سے علم آدم ء لاسماء کلہا ایک نقطہ ہی اور اوسکے دفترِ علم سے.......

اختتام:....... اب ای صبا رقم کر
تنقیح جلال کے ہے تردید

کچھ اوراق پر چیپیاں چسپاں ہیں۔ نیلے کاغذ کا استعمال کیا ہے اور حواشی پر سرخ روشنائی سے اصل الفاظ مرقوم ہیں۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

(ب) فنِ خطوط نویسی

جامعہ ملیہ اسلامیہ ۱۰

۱۴

آئینۂ نسواں
محمد متین خاں

۵۰ صفحات۔ ۲۷ س م۔ ۳۸ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی
کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مخطوطہ رسالہ فنِ خطوط نویسی پر مشتمل ہے اور اس ضمن میں مصنف نے اپنے ان خطوط سے جو اس نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کو تحریر کیے ہیں۔ متعدد اور

مختلف اقتباسات بطور مثال کے پیش کیے ہیں۔

آغاز: حمد اوس خداوند دوجہان آفریدگار عالم و عالمیان کو جسنیں کاف و نون کا طرف مضمون فرماکر ہژدہ ہزار ......

اختتام: ...... عبرت آثار فرزند علیخاں تھانہ دار خوش ہو۔ عرضی تمہاری مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۷۷ع کی سفارش ترقی مسمیٰ سانونت سنگہ چوکیدار قصبہ فریدپور کی بعوض خیرخواہی گرفتار کرنی مجرم اشتہاری کی ملاحظہ میں گزری۔

ترقیمہ آخری صفحہ موجود نہ ہونے کی صورت میں موجود نہیں ہے۔

(۱۱) قانونی دستاویزات

نیشنل آرکائز آف انڈیا۔ ۱۷ فروری ۱۹۵۸ /۱۰۱۲

۴۲

دیباچۂ ایکٹ مالگذاری

مترجم: محمد عبدالسلام

۴۲ صفحات۔ ۲۰ س م۔ ۱۵ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں پنجاب اور کچھ یورپین ممالک کے قانونِ مالگذاری اور قانونِ اراضی سے متعلق تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے جس میں مصنف نے دوسرے یورپی ممالک کے متعلقہ قوانین کی روشنی میں پنجاب کے قوانین کا جائزہ لیا ہے اور دونوں کے افادی اور غیر افادی پہلوؤں کی بھی نشاندہی کی ہے۔

آغاز: دیباچہ ایکٹ مالگذاری پنجاب ۱۸۷۱ء نوعیت حقیقت اراضی اور مالگذاری

کا مضمون ایسا ہی جو بڑی مشکل کے بعد قائم ہوا ہی ......

اختتام: .... دفعہ ۴۲ پیسفک ریلیف ایکٹ نی نالش رقم کو روک دیا ہے اور قرار پایا کہ نالش ٹھیک طور پر ڈکلریشن کے واسطے رجوع ہوئی تھی۔

سرورق پر محمد عبد السّلام کے نام کی ایک مہر بھی ثبت ہے۔

ترقیمہ: فقط محمد عبد السّلام ۱۸ جون سنہ ۱۹۰۰ء

نیشنل آرکائیز آف انڈیا۔ ۱۷ فروری ۱۹۵۸/۱۰۱۲

۴۳

ترجمہ بیڈن پول متعلقہ پنجاب

بیڈن ہنیری بڈن پول

مترجم: عبد السّلام

۱۳۱ صفحات - ۲۰.۷ س م - ۱۵ سطر

شکستہ۔ سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ

مذکورہ مخطوطہ لینڈ سسٹم آف برٹش انڈیا کی دوسری جلد کے چوتھے حصّے کا اُردو ترجمہ ہے۔ جس کا مصنف بی۔ ایچ بیڈن پول ہے۔ اس میں آراضی مالگذاری۔ آراضی قوانین اور جائداد کی حدِ ملکیت سے متعلق پنجاب کے مختلف شہروں اور قصبوں کے مختلف النوع قوانین کا ذکر ہے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "دیباچہ ایکٹ مالگذاری" کے ساتھ ہی منسلک ہے۔

آغاز: پنجاب کا انتظام بعد میں ہوا لہذا تجربہ کی خرابی اس نے برداشت نہیں کی قبل از اجرای ایکٹ سرکلرات پر عمل ہوتا تھا.......

اختتام: ...... درحالانکہ اوسکی خلاف کوئی شہادت نہیں صرف اس وجہ سی کہ

دیگر امور لحاظ کرنیسے اوسکی تائید ہوتی ہے۔

ناتمکل۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل آرکائز آف انڈیا - ۲ فروری ۱۹۵۸ / ۱۰۱۲

۴۴

شرح قوانین پنجاب

لالہ مدن گوپال

مترجم : محمد عبد السلام

۱۰۴ صفحات - ۲۰ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی -

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں پنجاب میں نافذ گزشتہ صدی کے اُن قوانین پر بحث کی گئی ہے جو زمین کی خرید و فروخت یا اس ضمن کے دوسرے شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں — یہ مخطوطہ بھی ایک دوسرے مخطوطے جس کا نام دیباچہ ایکٹ مالگذاری ہے کے ساتھ منسلک ہے۔

آغاز : اس دفعہ میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ رواج دہرم شاستر اور شرح محمدی میں تبدیلی و تغیر کرتا ہے مگر دراصل معاملہ ......

اختتام : .... لیکن حقوق ملکیت ...... کو قرار دیا گیا کہ حق اس صورت میں بھی ہے۔ انڈین لاریورٹ ۲ الہ آباد ص ۹۹

ناتمکل۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

دلّی پبلک لائبریری

۴۵

(وصیت نامہ)

نامعلوم

۲۳۰ صفحات - ۲۳ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں موروثی قوانین پر بحث کی گئی ہے اور اس سلسلے کی مثالیں پیش کرکے یہ بتایا گیا ہے کہ قانونی وُرثاد کے درمیان آراضی کی تقسیم کس طرح کی جائے۔

آغاز: بنا رضا شوہر کی عورت نہ گود لی اور نہ اپنا بیٹا بطور متبنی دی سکتی ہی اور یہ جائز نہیں ہوتا۔......

اختتام: .... جس صورت میں مقدمہ رجوع کیا جاوی پنچوں کو تو یہہ ضرور ہے کہ فیصلہ پنچوں کا بالاتفاق ہووی۔ فقط۔

غیر مجلد۔ بہت سے اوراق گم ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

(۱۲) کتب خانہ

نیشنل آرکائیوز آف انڈیا - ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹ / ۱۹۹۱

۴۶

کتب خانۂ اسکندریہ

دان لوڈف کریل

مترجم: مولوی سید علی بلگرامی

۲۸ صفحات - ۲۳ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کاتب کا نام مرقوم نہیں -

یہ مخطوطہ اُردو ترجمہ ہے اُس جرمن رسالے کا جو اسکندریہ لائبریری سے متعلق تحریر کیا گیا تھا - یہ رسالہ جرمنی اسکالر وان لوڈف کریل نے ۱۸۷۸ عیسوی میں تحریر کیا تھا - اس رسالے میں مصنّف نے اس الزام کی پُرزور الفاظ میں تردید کی ہے کہ اسکندریہ لائبریری کے قیمتی اور نایاب ذخیرۂ کتب کو عربوں نے جلادیا تھا -

تاریخ تصنیف : ۱۸۷۸ عیسوی

آغاز : ہمیشہ سے عربوں کے ذمے یہ شدید الزام لگایا گیا ہی کہ یہی تھے جنھوں نے ۶۴۴ ء میں اسکندریہ کو فتح کرنیکے وقت وہاں کا عجائب خانہ ....

اختتام : .... زمانۂ قدیم کو نیست و نابود کر دیا لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ میری رائے میں یہہ الزام اسکندریہ کے کتب خانے کا ان پر لگانا بالکل جھوٹ اور افترا ہے فقط -

- کچھ اوراق کے حواشی پر نیلی پنسل سے تصیح بھی موجود ہے -

غیر مجلد - عمدہ حالت - سرورق موجود نہیں -

ترقیمہ مرقوم نہیں -

(۱۳) ادبیات

(۱۳۱) جدید ہندوستانی زبانیں

(ا) اُردو

(۱) ناول افسانے اور داستانیں

۴۷

(داستان شہزادہ شمس الضحیٰ)

نامعلوم

(۱۳۵ اوراق) ۲۳ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مخطوطہ رومانی داستان پر مبنی ہے۔ اور اس میں شاہ پرستان کی بیٹی شہزادی انجم افروز اور شہزادہ شمس الضحیٰ کی داستانِ عشق رقم کی گئی ہے۔

کتابت: ۱۲ رمضان ۱۲۸۰ ہجری

آغاز: راویان فسانہای عرأب ناقلانِ حکایتِ عجائب تواریخ سلطان عظام میں اس داستانِ دلفریب کو زبانِ قلم افسوں رقم سی یوں بیان کرتے ہیں......

اختتام: ...... دونوں لونڈیاں، مسند بکیہ کوٹھریمیں بھجوادیا اور دروازے کے چلمن چھوڑ دیئے اودہر قاضی صاحب مسروف ہوئی یہہ ادھر اپنی پیار کے ساتھ۔

سرورق پر محمد عمر مچھلی شہری کی ایک مہر ثبت ہے۔

کرم خوردہ۔ ذیلی عنوانات سرخ روشنائی سے مندرج۔

ترقیمہ: رمضان المبارک سہ شنبہ تاریخ ۱۲ تمام شد فقط۔ ۱۲۸۰ سنہ ہجری۔

۴۸

(داستان زریں مہر)

نامعلوم

جلد سوم (۲۸۰ اوراق) ۲۸ س م - ۲۱ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی -
کاتب کا نام مرقوم نہیں -
یہ مخطوطہ بھی عشقیہ داستان پر مبنی ہے اور اس میں شہزادہ منوّر شاہ اور شہزادی زرّیں مہر کی داستانِ عشق تحریر کی گئی ہے -
آغاز : اب شہ داستان مسرت بیان زرّیں مہر سنا چاہی کہ جب منور شاہ عالیجاہ خاقان بہن سے رخصت ہو کر مع اپنے بہو یعنی ملکہ ....
اختتام : .... ہوا تیسرا جلد قصہ تمام ..... نہیں میں کیا بر کلام
مولوی محمد عمر کو سلام لکھا مختصر مولوی کو سلام
پہلے صفحے پر مولوی محمد عمر مچھلی شہر جون پوری کی ایک مہر موجود ہے -
ناقص جلد - سرورق موجود نہیں - ذیلی عنوانات سرخ روشنائی سے رقم ہیں -
ترقیمہ بھی رقم نہیں -

نذیریہ پبلک لائبریری ۲۴/۱۹۴۷

۴۹
فسانۂ عجائب
رجب علی بیگ سرور
۲۱۶ صفحات - ۲ ک - ۳۰ س م - ۱۷ سطور
کاتب کا نام رقم نہیں -
نستعلیق - سیاہ روشنائی
چند اقتباسات فارسی اور عربی کے بھی موجود ہیں -
اس مخطوطے میں شہزادہ جانِ عالم اور شہزادی ماہ طلعت کی عشقیہ داستان رقم ہے جس میں انسانی کرداروں کے علاوہ بندر اور طوطا بھی اس رومانی داستان کے دو بڑے

کردار ہیں۔ داستان مافوق الفطرت واقعات پر مبنی ہے اور مسجع و مرقع عبارت میں رقم کی گئی ہے۔

کتابت : ۱۲۳۹ ہجری

آغاز : سزاوارِ حمد و ثنا خالق ارض و سماجل و علے صانع بیچوں و چرا ہے۔ جسنے رنگ بے ثبات باین رنگا رنگیے تختہ چمن دنیا پر ....

اختتام : ...... ہمیشہ سے زمانیکا یہہ طور رہا ہے جسطرح جانعالم کے مطلب ملے اسطرح کل عالم کے مراد اور تمنائیں ملے۔ آمین۔

پہلے ورق پر رحیم اللہ بیگ سن ۱۲۶۸ ہجری کے نام کی مہر موجود ہے۔ ذیلی عنوانات اور اطرافی حواشی سرخ ہیں۔

کرم خوردہ۔

مولانا عبدالرؤف نے نذیریہ لائبریری کو بطور تحفہ پیش کیا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری — ۲۳۸

۵۰

فسانۂ عجائب

مرزا رجب علی بیگ سرور

۱۸۲ اوراق - ۲۳ س م - ۱۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب : شیخ کرامت علی اظہر

(تفصیل گذشتہ مخطوطے میں ملاحظہ کیجئے۔

کتابت : ۹ جمادی الثانی ۱۲۵۹ ہجری

آغاز : سزاوار حمد و ثنا خالق ارض و سماجل و علي صانع بیچون و چراهي جسني رنگِ

بے ثباتی سی باہیں رنگارنگی چمن دنیا ہزار لالہ وگل ......

اختتام : .... ایں کتاب جانعالم جوں حسن فرمود

طبع ، معنی نورا علی نور از وی آمد ظہور

خامۂ مظہر بی تاریخ وقت الطباع

.... رقم از طبع باشد جانِ عالم بر سرور

بوسیدہ اور کرم خوردہ - ذیلی عنوانات سرخ

سرورق موجود نہیں -

ترقیمہ : الحمد و المنہ نسخۂ عجیب و قصۂ غریبہ جانِ عالم شاہزادہ بزبان اُردو - از تصنیفات مرزا رجب علی بیگ سرور در ماہ جمادی الثانی روز شنبہ بتاریخ نہم سنہ ۱۲۵۹ ہجری تحریر یافت -

---

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۱۱۱

۵۱

نوطرزِ مرصّع

میر محمد عطا حسین خاں تحسین

۲۳۰ صفحات - ۲۳ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کاتب : کنہیا لال -

یہ مخطوطہ کسی فارسی داستان کا اُردو ترجمہ ہے جسے مصنفِ داستان نے مسجع و مقفع عبارت میں تحریر کیا ہے - اس قصے میں ایک بادشاہ اور چار فقرا ، کی داستان ہے جو اتفاق سے ایک جا پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ہر آدمی اپنی اپنی آپ بیتی ایک دوسرے کو سناتا ہے اور آخر کار اپنی اپنی منزل مراد پاتا ہے -

کتابت : ۴ رجب ۱۲۲۳ ہجری / مطابق ۱۸۱۸ عیسوی -

آغاز: دیباچۂ ثنائی خداوند ذوالجلال
ایسا نہیں کہ لکھہ سکے اوسکا کوئے مقال ......

اختتام: ..... جسطرح سے چہار درویش اور پانچواں بادشاہ مراد کو پہنچا الٰہی اسطرح
سے ہرایک کے دن پھریں۔

ذیلی عنوانات سُرخ۔ مولانا عبدالرؤف کا نذیریہ لائبریری کو تحفہ۔

ترقیمہ: تمت تمام شد نسخہ نوطرز مرصع من تصنیف حسین عطا خاں کتاب نوطرز مرصع بخطِ
کنہیا لعل قوم کائتہ ۱۰ دسم ماہ مئی مطابق ۱۸۱۸ و چہارم ماہ رجب ۱۲۲۳ھ
صورت اتمام یافت۔

۵۲

قصہ بہرام گور

مترجم: سیّد حیدر بخش حیدری

۵۷ اوراق - ۱۸ س م - ۱۳ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی
کاتب: واعظ علی و ٹیپو صاحب

اس مخطوطے میں ایک ایرانی بادشاہ کی داستانِ عشق بیان کی گئی ہے۔ یہ بادشاہ ایک روز شکار کرتے کرتے دوسرے ملک میں جا پہنچا جہاں اس کی نظر میں ایک حسین دوشیزہ پری بانو سے چار ہوگئیں اور شکاری بادشاہ خود تیر نظر کا شکار ہوگیا اور بالآخر بہت سی جد و جہد کے بعد اپنی منزل مراد کو حاصل کر لیا۔

یہ فارسی قصہ سید حیدر بخش حیدری نے ۱۸۰۲ عیسوی میں سید محمد حسن کی فرمائش پر اُردو میں کیا۔

کتابت: ۲۲ فروری ۱۸۶۲ عیسوی۔

آغاز : حمد کرتا ہوں اس کریم کارساز کی جو نا امیدی کی آرزو برلاتا ہی اور دریائے غم کی ڈوبے ہوئے کو ساحلِ مسرت دکھلاتا ہی ......

اختتام : ...... مقصد انھوں کے یا رب جسطرح سے برائے یوں ہی ہر ایک جہاں میں اپنی مراد پائے۔

کرم خوردہ۔ بچیپاں چپیاں۔ صفحۂ اول پر لکھی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ مخطوطہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۴ عیسوی تک سید مسعود حسن رضوی کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : خط خام واعظ علی و ٹیپو صاحب تمام شد ۱۸۶۲ء قصۂ بہرام گور بتاریخ ۲۲ر فروری۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۳

قصۂ چہار درویش

میر امّن

۱۱۰ صفحات۔ ۲۴ س م۔ ۱۸ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں بھی نوطرزِ مرصع کا ہی قصہ ہے لیکن اس میں اور نوطرزِ مرصع میں فرق صرف اتنا ہے کہ مذکور قصہ کو مصنّف نے آسان اور عام فہم اور دہلی کی بامحاورہ زبان میں رقم کیا ہے یعنی قصہ ایک ہی ہے فرق صرف اسلوب کا ہے جس کا اظہار مصنف نے کتاب کے دیباچے میں کیا ہے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے جس کا نام قصۂ ماہ منیر و خوب چہرہ ہے کے ساتھ مجلد ہے۔

تاریخ تصنیف : ۱۲۱۵ تا ۱۲۱۷ ہجری

آغاز : مقدور ہمیں کب ہے تیرے حمد و ثنا کا ؛ حقا کہ خداوند ہی تو حمد و ثنا کا ......

اختتام: ...... مگر اون صاحب نے منع نہ کیا اور اسے معاف فرمایا اور زنِ اول کو سنگسار کیا اور باقی عمر تعیش و کامرانی سے بسر کی۔

آغا
یہ قصہ انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہو کر شائع ہو چکا ہے اور اس کے انگریزی

اختا
مترجم کا نام لیوس اسمتھ ہے۔ یہ انگریزی اڈیشن آکسفورڈ اور آئی۔ پی۔ ایچ کمپنی کلکتہ سے ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا تھا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

ت

۵۴

(قصہ چہار درویش)

(میر امّن دہلوی)

(۱۵۴ اوراق)۔ ۲۰ س م۔ ۱۲ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب کا نام رقم نہیں۔

(تفصیل موضوع گذشتہ صفحہ پر دیکھیے)

تاریخ تصنیف: ۱۲۱۵ تا ۱۲۱۷ ہجری

کتابت: ماہ شوّال ۱۲۵۵ ہجری

آغاز: سبحان اللہ کیا صانع ہی کہ جسنے ایک مٹھی خاک سے کیا کیا صورتیں اور مٹی کی مورتیں پیدا کیں باوجود دو رنگ کی ایک گورا ایک کالا......

اختتام: ...... نہ پرسش کی سختی ہو مجھہ پر کبھو
نہ شب گور کی اور نہ روز شمار
تو کونین میں لطف پر لطف رکھہ
خدایا بحق رسول کبار

ناقص وخستہ حالت - کرم خوردہ -

ترقیمہ : تمت تمام شد کار من نظام شد قصۂ چہار درویش بتاریخ غرۂ شہر شوال المکرم ۱۲۵۵ھ ہجری مطابق سنہ ۱ جلوس معلی بروز یکشنبہ ہنگام یکپاس روز باقیماندہ صورت اختتام پذیرفت -

۵۵

(قصۂ گربہ)

(غلام علی امروہی)

(۷ اوراق) - ۵ - ۲۰ - س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

خود نوشتہ -

فارسی اشعار بھی بطور مثال تحریر کیے گئے ہیں -

یہ مخطوطہ ایک مختصر کہانی ہے جس کو مصنف نے مرغی اور بلّی کے تمثیلی پیرائے میں بیان کیا ہے۔ قصّے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ "اپنے دشمن پر کبھی اعتماد نہ کرو"

کتابت : ۱۵ اکتوبر ۱۸۳۹ عیسوی -

آغاز : کوئی قصہ دلچسپ بطرز تو طرز مرضع کی اگر سلک تقریر میں منسلک کری تو یہہ سلسلہ بند کی واسطہ سرشتہ یادگاری کی ....

اختتام : ...... پس اب تقریر اور حاصل مطلب ظاہر تو یہی ہی کہ اپنی دشمن کو دشمن جانئی اور جو کام آغاز کیجیئ اوسکے انجام کو سوچ لیجیئ -

یہ مخطوطہ منشی رگھوناتھ سنگھ باجر دہلوی کی ملکیت رہ چکا ہے جیسا کہ اس پر لگی مہر سے ظاہر ہوتا ہے -

سرورق موجود نہیں - خستہ اور کرم خوردہ حالت -

ترقیمہ: تمام شد قصہ گر بہ بتاریخ بست وششم رجب سنہ ۲ ابوالظفر سراج الدین محمد
آ نہ بہادر شاہ بادشاہ۔ ملکہ سلطینہ مطابق سنہ ۱۲۵۵ ہجری موافق ۶۔ اکتوبر سنہ ۱۸۳۹
عیسوی روز شنبہ بوقت چہار گھڑی روز باقیماندہ صورت انجام رفت۔

اخ

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۶

(قصہ جلال الدین حیدر)

نامعلوم

مترجم: مولانا محمد عمر جعفری

(جلد اول) (۱۰۳۔ اوراق) ۲۲ س م۔ ۱۷ سطور
شکستہ۔ سیاہ روشنائی۔
کاتب کا نام مرقوم نہیں۔

یہ مخطوطہ چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس کا مرکزی کردار جلال الدین حیدر ہے۔ اور جس میں اس کی پیدائش سے جوانی تک اور پھر بادشاہ اختر اقبال کی لڑکی شہزادی شمس پر عاشق ہونے سے لے کر مخالفوں کے ساتھ جنگ وجدال کر کے ان پر کامیاب ہو کر شہزادی کو حاصل کرنے تک کے طولانی اور مافوق الفطرت واقعات کا بیان کیا گیا ہے (یہ قصہ غالباً کسی فارسی قصہ کا اُردو ترجمہ ہوسکتا ہے)

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی علیہ رسولہ الکریم بعد والصوۃ ناقل حکایت اسطرح روایت کرتا ہی کہ دریای معانی لی آئی یوں متاع نکتہ دانی

اختتام: .... القصہ تمام رات صاحبقراں اکبر معہ اختر اقبال کے اسم یافتاح کا ورد کرتے رہی اور بعد نماز صبح ایک دروازۂ عالیشان نظر آیا اس پر یہ دعا، در دوزی پڑا تھا بسم اللہ کہہ کر داخل دروازہ ہوا۔ تمام ہوئی جلد اول اس کتاب کی۔

ناقص حالت اور کرم خوردہ۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

اندین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۷
(قصہ جلال الدین حیدر)
نامعلوم
مترجم : مولانا محمد عمر جعفری
(جلد دوم)-۵۷۲- صفحات - ۲۳ س م - ۱۱ سطور
شکستہ۔ سیاہ روشنائی۔
کاتب : سید حسن عسکری
موضوع کی تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۵۶ ملاحظہ کیجیے۔
کتابت : ۱۲ دسمبر ۱۹۰۱ عیسوی
آغاز : داستان جانا صاحب قران اکبر کا معہ امیر اقبال وزیر زادی کے سیر طلسم عجب العلا کو اور معہ امور متعلقہ اوسکے تھوڑا سا حال جلد اول کا بطور یاد کے...
اختتام : ..... جب آدہی رات ہوئی ارام فرمایا۔ صبح کیوقت صاحبقراں اور وہ شخص اس تخت پر جھی سوتا دیکھہ کے بہت دل آزردہ ہوا۔
غیر مجلد۔ کہیں کہیں سے کرم خوردہ - سر ورق موجود نہیں۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۸
(قصہ جلال الدین حیدر)
نامعلوم

مترجم : (مولانا محمد عمر جعفری)

(جلد سوم) - ۱۴۰ اوراق - ۲۲ س م - ۱۷ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی -

کاتب کا نام رقم نہیں -

موضوع کی تفصیل ملاحظہ ہو مخطوطہ نمبر ۵۶ میں -

آغاز : راویان اخبار و ناقلان شیریں گفتاریوں روایت کرتے ہیں کہ دوسرے روز نہال پری نے ملکہ شمس الجمال کی جانب سے چند خوان جواہرات گراں .....

اختتام : ...... لشکر اڈہائی لاکہہ سوار کے قصبہ دار الحکومت بہجت نما حرکت میں آیا اور اپنی کثرت فوج پر بہت نازاں اور نہایت شاداں تہا -

مکمل - چیپیاں شدہ - سرورق موجود نہیں -

ترقیمہ مرقوم نہیں -

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۵۹

(قصہ جلال الدین حیدر)

نامعلوم

مترجم : (مولانا محمد عمر جعفری)

(جلد سوم) ۴۲۹ صفحات - ۲۱ س م - ۱۳ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی -

کاتب : سید حسن عسکری

کتابت : ۱ - اپریل ۱۹۰۰ عیسوی

موضوع کی تفصیل مخطوطہ نمبر ۵۶ میں ملاحظہ ہو -

آغاز : راویان اخبار و ناقلان شیریں گفتاریوں روایت کرتے ہیں کہ دوسرے روز

نہال پری نے ملکہ کی جانب سے چند جواہرات گراں . . . . . .

اختتام : . . . . . . لشکر اڈہائی لاکہہ سوار کے رئیس قیصر بقصد دار الخلافہ بہجت تمام حرکت کی اور اپنی کثرت فوج پر بہت نازاں اور نہایت شاداں تہا -

عموماً کرم خوردہ - اطرافی حواشی سرخ - سرورق موجود نہیں -

ترقیمہ : تمام ہوئی تیسری جلد قصہ شاہزادہ سید جلال الدین حیدر ملقب صاحبقران اکبر تاریخ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۰ء بخط بدنمط بندہا خاکسار سید حسن عسکری ساکن قصبہ مچھلی شہر -

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۶۰

(قصہ جلال الدین حیدر)

نامعلوم

مترجم : مولانا محمد عمر جعفری

(جلد چہارم) ۲۰۲ صفحات - ۲۰ س م - ۱۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی -

کاتب : سید حسن عسکری

کتابت : ۱۲ دسمبر ۱۹۰۱ عیسوی

آغاز : راویان اخبار عجیب و ناقلان حکایت غریب عروس قصہ نادر البیان کو صفحۂ قرطاس پر بدستیاری مشاطۂ خامہ کے اسطرح . . . .

اختتام : . . . . . اور بعد سلطان عباس کے ایک بہائی کے بعد ایک بہائی جانشین و تخت نشین ہوتا گیا اس طور پر فرمانروائے ایک کے بعد ایک رہے - فقط -

ذیلی عنوانات سرخ - کرم خوردہ -

ترقیمہ: تمام شد جلد چہارم قصہ جلال الدین حیدر عرف صاحبقران اکبر تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۱ء ترجمہ کردند جناب مولوی محمد عمر خاں رئیس اعظم و قلعہ دار مچھلی شہر بخط بدنمط خاکسار سید حسن عسکری۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۶۱

قصہ ماہ منیر و خوب چہرہ

نامعلوم

۸۴ اوراق - ۲۳ س م - ۱۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب: محمد علیم الدین

کتابت: ۱۸۴۳ عیسوی مطابق ۱۲۵۹ ہجری

یہ مخطوطہ ایک خوبصورت شہزادے ماہ منیر اور ایک تاجر کی خوش جمال اور حسین بیٹی خوب چہرہ کی عشقیہ داستان پر مشتمل ہے

آغاز: بلبل نوایان گلشن عشقبازی و عندلیب سرایان نکتہ پردازیے کی ساتھ چہچہہ محبت سے زیچ بیانان اس حکایت دلپذیر کی اور تقریر افسانہ بی نظر کی

اختتام: .... ملے سب کے مطلوب طالب تمام - بحق محمد علیہ السلام جہانمیں پھری جسطرح اونکی دن - سبھی مومنونکی پھریں ویسے دن۔

محمد عمر مچھلی شہر جونپور کی ایک مہر بھی موجود ہے۔

مکمل کرم خوردہ - سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ: کتاب قصہ ماہ منیر و خوب چہرہ بدست احقر العباد کمترین محمد علیم الدین غفر اللہ بحسب فرمایش جناب محمد عمر صاحب بتاریخ شانزدہم ربیع الثانی ۱۲۵۹ ہجری نبوی مطابق نہم ہم مئی ۱۸۴۳ عیسوی تمام رسید۔

۶۲

قصہ ماہ منیر و خوب چہرہ

نامعلوم

۱۵۴ صفحات - ۲۴ س م - ۱۷ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : شیخ سبحان علی

کتابت : ۲۲ فروری ۱۸۷۷ عیسوی

موضوع تفصیل گذشتہ مخطوطے میں ملاحظہ ہو۔

آغاز : بلبل نوایان عشق بازی و عندلیب سرایان نکتہ پرداری ساتہہ چہیہ صحبت کے بیچ بیانان اس حکایت دلپذیر کے ....

اختتام : .... مگر اِن صاحبوں نے قبول نہ کیا اور واپس بادشاہ کو لوٹا دیا۔ بادشاہ نے زنِ اوّل کو سنگسار کیا اور بقایا عمر اسی عیش و کامران سے گذاری۔

محمد عمر مچھلی شہر جونپوری کے نام کی مہر صفحۂ اوّل پر ہے۔

کرم خوردہ حالت۔

ترقیمہ : تمت تمام شد قصہ ماہ منیر و خوبچہرہ تاریخ ۲۲ فروری روز پنج شنبہ ۱۸۷۷ء کو تمام ہوئی۔ راقم شیخ سبحانعلی بدخط۔

۶۳

قصہ نور الدہر

سید قیام الدین

جلد چہارم - ۲۵۶ اوراق - ۲۸ س م - ۲۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۱۲۸۲ ہجری

مخطوطے کا مرکزی قصہ عشق - جنگ اور فتح پر مبنی ہے جو دیگر بہت سے کرداروں کے ساتھ مرکزی کردار شہزادہ بلند اقبال اور شہزادی ناز پرور کے معاشقہ پر مشتمل ہے۔

آغاز: التماس خدمت سامعین و ناظرین و شائقین میں اس کمترین سید قیام الدین بن میر نواب کا یہ ہی کہ اس قصہ نور الدہر کی ....

اختتام: ...... شاہزادگان والا گہر و بہاران خوش سیر و لشکر ظفر پیکر کی طرف دربند ریحانیہ کو کوچ کیا اور قطع منازل و طی مراحل کرتی ہوئی روانہ ہوی - فقط

ناقص حالت - ذیلی عنوانات سرخ - سرورق موجود نہیں -

ترقیمہ: تمام شد جلد چہارم قصہ نور الدہر بتاریخ ۱۲۸۲ ہجری روز جمعہ -

شاعری (۲)

۶۴

بہ چندر بدن و مہیار

مرزا محمد مقیمی

۳۶ صفحات - ۲ ک - ۲۳ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : نبی بخش

مخطوطۂ مذکورہ مثنوی ہے جس میں مصنف نے شہزادی چندر بدن اور مہیار شہزادہ کی عشقیہ داستان کو نظم کیا ہے۔

مرزا محمد مقیمی ایران کے مشہور شعراء میں سے تھے اور سید گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنے عہدِ جوانی میں وہ اپنے والد کے ہمراہ مقدس مقامات کی زیارت کو نکلے اور وہاں سے واپسی پر اُن کے والد انتقال کر گئے۔ بعد ازاں مرزا مقیمی بیجاپور چلے آئے اور یہاں آکر ابراہیم عادل شاہ ثانی کے درباری شاعر بن گئے۔

آغاز : خدا کو سزا وار کبر و (منی) — کہ قادر ہی قدرت کا صاحب وہی

توں نی پھونکا ہی آدم میں روح کوں — سنبھالا ہی تو .... نوح کوں .....

اختتام : .... مرتب ہوا یہ تو حقہ تمام — بحق محمد علیہ و السّلام

نوشتہ بماند بخط غریب — کہ نصر من اللہ فتح قریب

مکمل چھپیاں شدہ۔

ترقیمہ : نوشتہ نبی بخش ولد مولوی محمد بخش۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۱۱

۶۵

چراغ جگر متین

نامعلوم

۴۹ صفحات - ۲ ک - ۲۷ س م - ۲۱ سطور

نستعلیق - سیاہ

کاتب : عبد اللطیف خاں

مذکورہ بالا مخطوطے میں تین نظمیں شامل ہیں پہلی کا نام "چراغ جگر متین" ہے جس میں

عشق کی خرابیاں بیان کی گئی ہیں۔ دوسرا "کوڑی نامہ" ہے جس میں روپے پیسے کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور تیسرا "علیما گریما" ہے جس میں خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا کی گئی ہے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "آئینۂ نسواں" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز: یا خدا چاہ کا ڈوبا کوئی انسان نہو
کسی چشموں سے مچا خون کا طوفان نہو

سرورق موجود نہیں۔ مجلّد

ترقیمہ: تمت تمام شد بقلم عبداللطیف خاں از کارسگنج ضلع ایٹہ پرگنہ بلرام۔

نیشنل میوزیم۔ ۲۳۰۰/۷۳۔۵۵

۶۶

(مجموعۂ اشعار)

نامعلوم

۲۱ اوراق۔ ۳ک۔ ۳۳س م۔ ۱۴ اسطور۔
نستعلیق۔ سیاہ

اس مخطوطے میں مختلف نامعلوم شعراء کے اشعار کا مجموعہ پیش کیا گیا ہے جس میں غزلیں۔ رباعیات اور نظمیں شامل ہیں۔

آغاز: عفو فرما ہمارے جرم و قصور
ہم تو ہیں عاصی تو ہی رب غفور
جبتک تن میں دم رہی مرا
وردِ لب نامِ پاک ہو تیرا ......

اختتام: .... چمن بکھیوں خط گلزار سے ثنا لکھیں
کلی ہی مثل دوات اور شاخ گل ہی قلم

ناقص حالت۔ بچیپیاں شدہ۔ سرورق موجود نہیں۔

مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا جہاں اس کا نمبر شمار ۵۳۴ تھا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم۔ ۹۶۶ - ۶۲

۶۷

(مجموعہ اشعار)

ناصر

(۶ اوراق) ۵ ک۔ ۲۲ س م۔ ۱۸ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

یہ مخطوطہ مصنف کے منتخب اشعار کا مجموعہ ہے جسے شاعر نے خود انتخاب کیا ہے۔ اس میں غزل اور قطعات شامل ہیں۔

آغاز : زندگی مرگ تھی ہمکو شب تنہائی کی
ای اجل اکی بہلی تو نی مسیحائی کی . . . . . .

اختتام : . . . . . . تمام عمر ہوئی جستجو میں ناصر صرف
ملی ہمین دلِ گم گشتہ کا سراغ کہاں

مجلد۔ مکمل کرم خوردہ۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم ۲۰۶۸ / ۵۵۰۷۲

۶۸

دریائے عشق

(میر تقی میر)

۱۲ اوراق۔ ۲ ک۔ ۲۰ س م۔ ۱۱ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب : رحمان احمد خان

کتابت : ۲۳ شوّال ۱۲۵۶ ہجری

یہ مخطوطہ میرؔ کی مشہور مثنوی دریائے عشق پر مشتمل ہے جس میں شاعر نے دو محبت کرنے والوں کی المیہ داستان بیان کی ہے۔ جو ایک دوسرے کی چاہت میں بیچ دریا میں ڈوب کر جان دے دیتے ہیں۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے فارسی مخطوطے "رُقعائے بیدل" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : عشق ہے تازہ کار تازہ خیال　　ہر جگہ اوسکی ہی ایک چال
دلمیں جاکر کہیں تو درد ہوا　　کہیں سینے میں آہِ سرد ہوا . . . . .

اختتام : . . . . کتنی وسعت تیری زبان میں ہی
کتنی طاقت تیری بیان میں ہی
لب پراب مہر خاموشی بہتر　　بیان سخن کی فرامو بہتر

کچھ صفحات بیچیاں شدہ ہیں۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۲۳۴ تھا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۶۹

دیوانِ آلمؔ

محمد حسین آلمؔ

(۱۲۰ اوراق)۔ ۱۵ × ۱۰ س م ۔ ۱۶ اسطور

شکستہ ۔ سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ

یہ مخطوطہ محمد حسین آلمؔ کے اشعار کا مجموعہ ہے۔ جس میں شاعر کی غزلیں اور

نظمیں شامل ہیں۔

کتابت : ۱۲۵۰ ہجری۔

(یہ تاریخ صفحہ ۱۱۸ کے آخری شعر میں تحریر ہے)

آغاز : دہیان مرقد میں جو آیا روح سر پر نور کا — تہا ہر اک تار کفن میں رات جلوہ طور کا

گشتگان عشق کے کیا چاہئی مرقد پہ شمع — داغ دلمیں ہو رہا ہے ایک عالم نور کا

....

اختتام : .... الم کیا کہوں آگے میں اوسکا حال

وہ مشفق میری سی نہایت نڈہال

ملا دے خدا اوسے مطلوب کو — کری مہربان اوٹھہ محبوب کو

پہلے ورق پر محمد عمر مچھلی شہر جونپور کے نام کی ایک مہر موجود ہے۔

مکمل کرم خوردہ۔ مجلد۔ سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ : بتاریخ دوازدہم ماہ ذالحجہ روز سہ شنبہ سنہ ۱۲۴۹ ہجری در عظیم آباد بعین حالت جنون انگیزی نوشتہ شد۔ کاتب الحروف خاص مصنف دل سوختہ است محمد حسین تخلص الم

دہلی یونی ورسٹی لائبریری ۲۳۰۶۴۹/۱۹۷۳

دیوانِ آتش

خواجہ حیدر علی آتش

۲۴۸ صفحات ۔ ۲ ک ۔ ۲۷ س م ۔ ۱۷ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : علی خلیل

کتابت : ۲ رجب ۱۱۹۹ ہجری

یہ مخطوطہ آتش کی اُردو غزلیات کا مجموعہ ہے۔

آغاز: حباب آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا ....

اختتام: .... دنیا کی ہی فکر نہ عقبیٰ کا تردد
آتش کہو آئی ہے طبیعت کدھر ایسی

آخری صفحہ پر شاہ تراب کے کچھ اُردو اشعار بھی تحریر ہیں۔
کچھ صفحات پر چیپیاں چسپاں ہیں۔
پہلے دو اوراق سنہرے اور دیگر رنگوں سے منقش ہیں۔ اطرافی حواشی سنہرے اور سرخ رنگوں کے ہیں۔

ترقیمہ: تمام شد دیوانِ آتش بتاریخ دوم شہر رجب ۱۱۹۹

۷۱

دیوانِ ذکی
شیخ مہدی علی خاں ذکی

۲۳۳ صفحات - ۲۵×۱۷ س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: امان علی

کتابت: ۱۲۴۵ ہجری

مذکورہ بالا مخطوطے میں ذکی کی غزلوں اور مخمس کا مجموعہ پیش کیا گیا ہے۔ شیخ مہدی علی خاں ذکی شاعر ہونے کے علاوہ "منصف" کے عہدے پر فائز تھے۔ انھوں نے برطانوی دورِ حکومت میں ملک الشعراء کا خطاب بھی پایا تھا۔ یہ مجموعہ ذکی کے انتقال کے بعد ان کے شاگرد سید محمد واثق نے ترتیب دیا تھا۔

آغاز: یہ رنگ مطلعِ دیوان سے آشکارہ ہوا
کہ خامۂ دو زبان شکل ذوالفقار ہوا ......

اختتام: .... بلبل نغمہ سرا سے یہ سخن سب نے سُنا
مصحف آپ کو کیونکر سبکدوش کہوں میں

مخطوطے کے آخری صفحے پر سید محمد عبدہ ۱۲۶۹ ہجری کے نام کی مہر موجود ہے۔ بہت سے اوراق کی اہتمام کے ساتھ تزئین کی گئی ہے۔

ترقیمہ: تمام شد دیوان ذکی بروز شنبہ ۱۲۴۵ ہجری کتبہ سید امانعلی اثنا عشرے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری

۷۲

دیوانِ گویا

(گویا)

مترجم: حکیم محمد حسن حسن

(۴۷ اوراق) ۲ک۔ ۱۶س م۔ ۱۱ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ۔

کتابت: ۱۱ ستمبر ۱۹۳۰ عیسوی

یہ مخطوطہ گویا کی فارسی غزلیات اور اُن کے اردو ترجمے کا مجموعہ ہے۔ اس میں فارسی غزلوں کے ساتھ ساتھ ان کا اردو ترجمہ منظوم شکل میں تحریر کیا گیا ہے۔

مترجم حکیم محمد حسن ضلع نابھا ریاست پنجاب کے ملٹری اسپتال میں میڈیکل افسر تھے۔

آغاز: ہوائے بندگی آورد در وجود مرا
دگرنہ ذوق چنیں آمدن نبود مرا

....

اختتام: ....

آسماں جھکتا ہے سجدہ کیلئے اوسجاہ پر
جسپہ دو ایک گھڑی ذکر خدا ہوتا ہے

سرورق سرخ۔

ترقیمہ: بتاریخ ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۰ء بقلم بندہ حکیم محمد حسن حسن۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۱۴۷

۷۳

دیوان حسن دہلوی
میر حسن دہلوی

۱۵۲ اوراق۔ ۲ک۔ ۲۲ س م۔ ۱۱ سطور۔
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔
کاتب کا نام مرقوم نہیں۔
کتابت: ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۰ ہجری۔

یہ مخطوطہ میر حسن کی غزلوں اور قطعات کا مجموعہ ہے۔

آغاز: کر کیجیئے رقم تیری وحدتکی بیانکا
تو چاہیئے خامہ بھی اوس ایک زبانکا ....

اختتام: .... غیروں کے مدعا پر وہ دل ہی (.... کرم خوردہ...)
اوس منہ پی کیا ہوا کہ ابرو ادہر ہلالی

پہلے دو اوراق کی مختلف رنگوں سے تزئین کی گئی ہے۔

ترقیمہ: کتاب دیوان میر حسن بخیر و خوبی در ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۰ ہجری المقدس در خوشترین ساعات و بہترین اوقات صورت انصرام و پیرایۂ اختتام در برگرفت۔

۷۴

دیوانِ امداد

محمد امداد علی خاں امداد

۷۶ اوراق - ۲ک - ۲۵ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

دیباچہ فارسی میں

یہ مخطوطہ دیوان امداد علی خاں امداد کی اردو غزلیات اور مسدس پر مشتمل ہے۔ اس کے دیباچے کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اسے ۱۲۴۳ ہجری میں مرتب کیا گیا تھا۔ امداد کا تعلق بنگش خاندان سے تھا۔ وہ نواب قاسم علی خاں بنگش کا بیٹا اور نواب فیض اللہ خاں بنگش کا پوتا تھا۔

آغاز : بعد از حمدِ خداوندِ جہاں آفریں و نعت ختم المرسلین و آل و اصحاب ارکانِ دینِ متین مخفی نماند کہ صاحبزادۂ عالی ہمت معدنِ سخاوت ....

اختتام : .... کہا یہ لوگوں نی امداد اسمیں کہو اشعار
جو میں نے فکر کی تاریخ کی دہن یکبار

اطرافی حواشی سرخ - خوبصورت جلد -

آخر کے کچھ اوراق گم ہیں اس لیے ترقیمہ موجود نہیں -

۷۵

دیوان جعفر زٹلی

میر جعفر زٹلی

۱۲۹ صفحات - ۲۳ س م - ۱۵ سطور
اٹھارہ رنگین دستی تصاویر بھی ہیں۔
نستعلیق - سرخ اور نیلی روشنائی۔

اس مخطوطے کے پہلے تینتیس ۳۳ صفحات میں شاعر نے نثر کے اندر فارسی زبان میں یونانی فلسفۂ شاعری پر روشنی ڈالی ہے اور باقی صفحات میں زٹلی کا مجموعۂ کلام ہے۔

جعفر زٹلی اورنگ زیب کے آخری عہد کا شاعر ہے - یہ نارنول کا باشندہ تھا اور اورنگ زیب کے انتقال کے بعد اُس کے لڑکے شہزادہ عظیم شاہ کے دربار سے منسلک ہوگیا تھا۔

دیباچے کے مطالعے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ عہدِ اورنگزیب ہی میں مرتب ہوگیا تھا اور یہ زمانہ ۱۷۰۰ عیسوی کے قریب کا تھا۔

آغاز : من گواہی کردہ بگزارم گفتم کہ غریبم و نادارم برحالِ من رحم کن گفت بلی .....

اختتام : ...... ایک غریب کے ماری نومن چربی نکلی تھی۔

ناقص حالت - کرم خوردہ - ذیلی عنوانات سرخ۔

سرورق کی مختلف رنگوں کے امتزاج سے تزئین کی گئی ہے۔

ترقیمہ مرقوم نہیں ہے۔

نیشنل میوزیم ۵۵۰۷۳/۱۹۱۵

۷۶

دیوان خواجہ میر درد (نسخۂ اوّل)

خواجہ میر درد

(۶۲ اوراق) ۲ک - ۲۸ س م - ۱۲ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

مخطوطے میں خواجہ میر درد کی غزلیات اور رباعیات درج ہیں۔

آغاز: مقدور ہمیں کب تری وصفونکی رقم کا
حقا کہ خداوند ہی تو لوح و قلم کا......

اختتام: ......جوں آئینہ حیران ہو نمیں سراپا ہی عشق گرہ
آتا ہی نظر جسمیں جلوہ کیا کیا اللہ اللہ

چند اوراق پر چیپیاں چپاں ہیں۔ مذکورہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۳۰ تھا۔

ترقیمہ: اللہ الحمد و المنتہ کہ دیوان خواجہ میر درد صاحب در ساعتِ سعید بزیور اتمام مزین کردیدہ۔

نیشنل میوزیم ۱۹۱۶/۵۵۰۷۳

۷۷

دیوان خواجہ میر درد (نسخہ دوم)

خواجہ میر درد

(۶۳ اوراق) ۲ ک - ۲۹ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

موضوع کی تفصیل مخطوطہ نمبر ۷۶ میں ملاحظہ کیجیے۔

آغاز: مقدور ہمیں کب تری وصفونکی رقم کا
حقا کہ خداوند ہی تو لوح و قلم کا.......

اختتام: ....جوں آئینہ حیران ہو نمیں سراپا ہی عشق گرہ
آتا ہی نظر جسمیں جلوہ کیا کیا اللہ اللہ

کچھ اوراق بوسیدہ اور پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۳۱ تھا۔

ترقیمہ: اللہ الحمد کہ دیوان خواجہ میر درد صاحب در ساعتِ سعید بزیور اتمام مزین کردید۔ فقط۔

۷۸

دیوان میر ممنون

میر ممنون

۲۳۷ صفحات - ۲ ک - ۲۰ س م - ۱۱ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں میر ممنون کا اردو کلام ہے جو غزلیات ۔ حمد ۔ مخمس اور مثنوی پر مشتمل ہے۔

آغاز: ہی اوس حسن مطلق سی ہی کب آئینہ اعیانکا
دل ہر ذرہ ہی خلوت کدہ خورشید تا بانکا ....

اختتام: .... ہاے کیا واقعہ ہی کچھ نہیں ممنون معلوم
یاس و محرومی و حرمانکا ہی ایک دل پہ ہجوم

کرم خوردہ ۔ کچھ اوراق چیپی شدہ ۔ مخطوطہ محمد شمس الدین ۱۹۰۲ء کی ملکیت میں رہ چکا ہے جسکا نام سرورق پر رقم ہے۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۷۹

دیوان محسن

محمد حسن

جلد دوم - ۱۵۳ صفحات - ۲ ک ۵ ر ۲۱ س م - ۱۲ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ۔

مخطوطے میں محسنؔ کی غزلیں۔ قطعات۔ رباعیات۔ مثلث۔ مخمس اور متفرقات کلام شامل ہیں۔ اس مخطوطے میں محسنؔ کی کچھ فارسی غزلیں بھی شامل ہیں۔ جن کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر کو فارسی اور عربی پر بھی خاصا عبور حاصل تھا۔

کتابت: ۱۲۴۷ ہجری۔ ۱۸۳۱ عیسوی۔

آغاز: کھول ٹک چشم حقیقت۔ دیکھ جلوہ یار کا

صاف ہر فرد جہاں آئینہ ہے دیدار کا ....

اختتام: .... آہ و فغاں کریں کچھہ کیسا ذکر اوسکا محسنؔ

ہم سانس بھی نہیں اب لی سکتی اونکی ڈر سی

چھپی شدہ اور مکمل کرم خوردہ۔ سرورق پر تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ شری دیبی پرشاد کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۸۰

دیوانِ نیّر

محمد فصیح اللہ خاں نیّر

(۳۲۴ اوراق) ۲ک۔۲۳ س م۔ ۲۳ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

مخطوطے میں نیّر بنارسی کا مجموعۂ کلام ہے جس میں غزلیں۔ حمد۔ نعت اور قطعات شامل ہیں۔

آغاز: قطعہ تاریخ وفات منظور حسن پسر جناب محمد فصیح صاحب تحصیلدار چنار گڑھ۔ ضلع مرزاپور از نتائج افکار محمد فصیح اللہ خاں بنارسی........

اختتام: .... ظاہر کیا رازِ محبت کبھی نیّر

خود داری میں دیکھا نہ کوئی تم سے زیادہ

کچھ اوراق چاک شدہ ہیں۔ سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم۔ ۱۸۹۴B /۷۳-۵۵

۸۱

دیوانِ نثار

سعادت علی خاں

(۱۰ اوراق) ۲۲ک۔ ۳۰س م۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب: پنڈت ہرناتھ

مخطوطے میں نثار کی غزلیں۔ رباعیات اور منقبت شامل ہے۔

آغاز: .... دیکھ جھلک مکھڑی کی (کرم خوردہ) کو خدا ہو چکا

وہ جو تھا مطلب میرا نام خدا ہو چکا ......

اختتام: .... بہتر تو ہی کہ راز دل مخفی نہ ہو

کیا فائدہ ہو کہ اُسے ایسے کہیں

مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۸ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد دیوانِ ہندی بدستخط پنڈت ہرناتھ۔

دی پبلک لائبریری ۸۴۱/ ۹ نومبر ۱۹۶۶/ ۴۳۲۴۲۱

۸۲

دیوانِ رند

سیّد محمد رند لکھنوی

۴۴۰ صفحات - ۲ک - ۳۰ س م - ۱۷ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

مخطوطہ رند کی غزلیات کا مجموعہ ہے۔

آغاز : غلط وعدے سے تیرے دشوار جینا ہوگیا
ایک دن کو کہہ گیا تھا ایک مہینا ہوگیا ......

اختتام : .... عجائب ہے خدائی کا تیری جو کارخانا ہی
طلسمات جہاں میں بار الہی مجکو حیرت ہے

ناقص حالت۔ کچھ آخری اوراق گم ہیں۔ اس لیے ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

۸۳

دیوانِ سودا (نسخہ اوّل)

مرزا رفیع سودا

(۶۱ اوراق) ۲ک - ۲۳٫۵ س م - ۱۳ سطور
نستعلیق - سیاہ

کاتب : اخلاص شاہ

کتابت : ۶ ذوالقعد ۱۲۵۲ ہجری

مخطوطے میں سودا کی غزلیں۔ رباعیات اور کچھ مخمس شامل ہیں۔

آغاز: مقدور نہیں تیری تجلّی کی بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر حرف زباں کا .....

اختتام: .... در سے اوٹھا دیا بس دیوار رہ گئی
لکھن بارا باورا جو ...... ہرنی

منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کی مہر کئی اوراق پر موجود ہے۔

ناقص حالت۔ مجلد۔ سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ: تمت تمام دیوان غزلیات مرزا رفیع السودا بدستخط خام نقیر اخلاص شاہ در مقام لشکر نواب امیر الدولہ بہادر بوقت دوپہر شنبہ ذلقعد بتاریخ ششم ۱۲۵۲ ہجری ارقام یافت۔

نیشنل میوزیم ۳-۷۳-۵۵-۲۰۴۷

۸۴

دیوان سودا (نسخہ دوم)

مرزا رفیع سودا

(۱۱۸ صفحات) ۲ک۔ ۲۵س م۔ ۱۷ سطر

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب: سید قمر علی

کتابت: ۱۲۲۹ ہجری

دیباچہ اور ترقیمہ فارسی میں مرقوم ہیں

مخطوطے میں سودا کی غزلیں اور قصائد شامل ہیں۔ یہ دو حصوں میں منقسم ہے پہلے میں غزلیات اور دوسرے میں قصیدے مرقوم ہیں۔

آغاز: رفیع ترین کلام کہ رفعت بخش دیباچہ سخن تواند بود حمد متعدلیست کہ باعرش کاف و نون رنگ تکوین نقوش گوناگوں کلیات ......

ناقص جلد۔ خستہ حالت۔ سرورق پہلے۔ سیاہ اور سرخ رنگوں سے مزین ہے مخطوطہ حافظ محمد اسحاق خاں کی ملکیت میں رہ چکا ہے اور نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا جہاں اس کا نمبر شمار ۲۰۴ تھا۔

پہلے حصے کا ترقیمہ: تمت تمام شد غزلیات من تصنیف میرزا رفیع سودا بدستخط احقر العباد خفی وجلی سید قمر علے ولد شہامتعلے بن نجابت علے بروز پنجشنبہ

بتاریخ بست وپنجم شہر ذیقعد ۱۲۲۹ ہجری صورت ارقام یافت۔

دوسرے حصے کا ترقیمہ : تمت تمام شد دیوان مرزا رفیع سودا بدستخط خلیقہ شہا متیلے بروز چہار شنبہ بتاریخ بست وپنجم شہر ذیقعد ۱۲۲۹ ہجری برائی خواندن برخوردار نور البصار سعادت اطوار قمر علیے بجلد تمام تحریر یافت۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۸۵

دیوانِ شفا مسمیٰ بہ غم رُبا
(شفا)

(۵۱ اوراق) ۲۲ ک ۔ ۲۸ س م ۔ ۱۵ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی ۔

اس مخطوطے میں شفا کی غزلیات ۔ حمد ۔ نعت ۔ سراپا اور خمسہ شامل ہے۔

آغاز : آفتاب حمدِ ایزد واہ کیا تاباں ہوا
مطلع انوار اپنا مطلع دیواں ہوا ....

اختتام : .... بس شفا بند کر کلام کا باب
لکھئی اللہ عالم وبصواب

کچھ اوراق کے حواشی پر بھی اشعار مرقوم ہیں۔

اس مخطوطے کے سرورق پر محمد عمر مچھلی شہر جونپوری کی مہر موجود ہے ۔ کرم خوردہ ۔ ترقیمہ موجود نہیں۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری ۱۱/۴۴۷ /۳۲/MS/ ۸۲/١٦٨ X

۸۶

دیوانِ طبیب
مرزا عبدالباقی طبیب

(۷۰ اوراق) ۲ک - ۱۵ × ۱۳ س م - ۱۶ سطور۔
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

مخطوطے کے تقریباً تین سو اوراق گم ہیں اور یہ نامکمل ہے۔ اس نامکمل مخطوطے میں طبیب کی غزلیں اور چند رباعیات شامل ہیں۔

طبیب نادرشاہ کے ذاتی معالج تھے اور مرزا محمد رحیم کے صاحبزادے تھے۔ نادرشاہ کے انتقال کے بعد طبیب اصفہان کے گورنر بن گئے اور یہیں پر ۱۱۶۸ ہجری میں انتقال کیا۔

کتابت : ۱۲۸۷ ہجری مطابق ۱۸۷۰ عیسوی

آغاز : منزل بسے دور و بپا مارا شکستہ خارہا
وامانہ ...... مہلتے اے کارواں سالارہا

ترقیمہ موجود نہیں۔

دہلی یونیورسٹی ۱۶۲۳۰ / M9 / MS / 11MTMX / ۱۶۸۰

۸۷

دیوانِ طامس
حیدر علی طامس

۱۶ صفحات - ۳ک - ۲۲ س م - ۳۲ سطور۔
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں صرف اردو غزلیں ہیں۔ پہلے صفحے کے مطالعہ سے انکشاف ہوتا ہے کہ یہ غزلیں ۱۸۹۸ کے کسی شمارے میں افضل الاخبار میں شائع ہو چکی ہیں۔

حیدر علی طامس نواب قیصر علی خاں کے دربار سے بھی وابستہ تھا۔

تاریخ تصنیف : ۲۳ ستمبر ۱۸۹۸ عیسوی
تاریخ کتابت : ۱۶ مارچ ۱۸۹۸ عیسوی

آغاز : ستم ہو گیا رازِ دل کہہ گیا
چھپاتی چھپاتی خبر ہو گئی ......

اختتام : ...... تم نہ آؤ گے تو کیا موت بھی آنیکی نہیں
راستے روک دیئے مری قضا کی تمنے

سارے اوراق چیپیاں شدہ ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۲۰۵۳ / ۷۳ . ۵۵

۸۸

دیوان ولی
ولی دکنی

(۲۶۰ صفحات) ۲ک - ۲۴ س م - ۱۵ سطور۔
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں ولی دکنی کی غزلیں۔ قصیدے۔ مخمس۔ رباعیات۔ فردیات۔ مثنویات اور مستزاد شامل ہیں۔

آغاز : کیتا ہوں تیری نام کوں میں ورد زبانکا
کیتا ہوں تیری شکر کوں عنوان پر یکا

جس گرد اوپر پاؤں دہریں تیری رسولاں
اس گرد کوں سر پر کروں میں دیدہ جانکا ......

اختتام : ...... تیری جو ذکر میں رہتی ہیں ذاکران دائم
ہی انکوں حضرت داؤد کے خوش الحانیے

سرورق پر دو مہریں محمد نعیم خان ولد حسین علی خان کے نام کی موجود ہیں۔

بوسیدہ حالت چیپیاں شدہ۔ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرہ کتب سے خرید کیا گیا

وہاں اس کا نمبر شمار ۲۱۶ تھا۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

نیشنل میوزیم ۲۰۴۷ / ۳-۷۳-۵۵

۸۹

(دیوان یقین)

محمد یقین

(۲۳ اوراق) ۲ک - ۲۵ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کاتب : سید قمر علی

کتابت : ۱۲۳۰ ہجری

دیباچہ اور ترقیمہ فارسی میں تحریر کیا گیا ہے۔

یہ مخطوطہ یقین کی اُردو غزلیات پر مشتمل ہے اور دیوانِ سودا کے ساتھ مجلد ہے۔

اختتام : ...... نہیں کہہ بات سکتی شمع پروانیکی ماتم میں

یقین ..... ہی رونی میں کسو کی جو زباں لرزے

بوسیدہ جلد۔ خستہ حالت۔ سرورق پیلے۔ کالے اور سرخ رنگوں سے منقش ہے۔ مخطوطہ کسی زمانے میں حافظ محمد اسحاق خاں کی ملکیت میں رہ چکا ہے اور نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید کیا گیا ہے۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۲۰۴ تھا۔

ترقیمہ : تمت تمام شد دیوان محمد یقین بخط کنہہ کار سید قمر علے بمقام مصطفےٰ آباد عرف رامپور بتاریخ پنجم شہر رمضان المبارک سال ۱۲۳۰ھ ہجری تحریر یافت۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۱۹۴۷) / ۷۷

۹۰

دیوانِ ظفر

۹۹

سراج الدین بہادر شاہ ظفرؔ

۸۸۴ صفحات - ۲ ک - ۳۰ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کاتب: محمد علی قادری الحنفی

مخطوطہ دیوان میں بہادر شاہ ظفر کی اُردو غزلیات۔ مخمس۔ مثلث۔ مسدس اور متفرقات شامل ہیں۔

آغاز: آنکھوں میں اپنی نور اسی سی ہے ای ظفرؔ
یہہ مردمک ہے سایہ محمد کی میم کا ......

اختتام: ...... شوق رنگ ایسی .... کون اب ہووے
مکھہ سفید سے اور رہا تھہ مروری کر کے وہ جیوے

پہلے چار اوراق پھٹے ہوئے ہیں۔ مخطوطہ مولانا عبد الرؤف کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز - ۲ جنوری ۱۹۷۲

۹۱

دیوانِ ضیاؔ
ضیاؔ

۱۲۰ صفحات - ۲ ک - ۲۴ س م - ۱۹ سطور

شکستہ - نیلی روشنائی۔

خود نوشتہ۔

مخطوطہ دیوان میں ضیاؔ کی اُردو غزلیں - حمد - نعت اور قطعات شامل ہیں۔

آغاز: بیاں کیا ہو سکے نعتِ نبی نطق سخنور سے
کلام الہہ پر ہے مدحت و توصیف سرور سے . . . . . .

اختتام: . . . . . . عازم دار بقا شد جہانِ فانی
بر تاریخ ضیا گفت "حبیب مغفور"

کچھ اوراق خستہ حالت میں ہیں اور کچھ اوراق گم ہیں۔
مخطوطہ مولانا قاضی انوار احمد کی ملکیت رہ چکا ہے۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری ۱۹۳۷ / ۳۳۴

۹۲

(دوہاولی)

نامعلوم

۷۰ صفحات ۔ ۲ ک ۔ ۵ء۱۹ س م ۔ ۱۲ سطور۔
شکستہ ۔ سبز اور سرخ روشنائی ۔
مخطوطے میں اردو نظمیں اور غزلیں ۔ ہندی گیت ۔ دوہے اور بھجن شامل ہیں۔

آغاز: پریم بنا دھیرج نہیں، بیرہ بنا بیراگ
ست گرو بنا مٹے نہیں ہے من کا داغ . . . . . .

اختتام: . . . . . . صفائی دلکی تم حاصل کرو ای زاہد و پہلے
تمنا ہی تمی اُونسے اگر نظار بازی کا

مخطوطہ منشی رگھوناتھ ہاجر دہلوی کی ملکیت رہ چکا ہے۔
ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۹۳

گلشنِ عشق

نصرتی

۱۷۳ صفحات - ۲ ک - ۲۱ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : علی عنایت حسین

کتابت : ۲۲ ذوالحجہ ۲۰ محمد شاہی جلوس -

مخطوطہ مثنوی میں نصرتی نے دکن کے بادشاہ ابراہیم عادل شاہ اور اس کی درباری رقاصہ چندرسین کے معاشقے کو رقم کیا ہے اور یہ مثنوی گیارہ ابواب میں منقسم ہے -

تاریخ تصنیف : (۱۰۶۳ ہجری)

آغاز : صفت اُسکے قدرت کا اول سراؤں
دہریا جتے یو گلشنِ عشق ناؤں
کیا کر کرم عشق کا تسن انہال یو باغ آفرینش کا پھریا جمال

....

اختتام : .... بی کل بھے نزاکت کا فونی سب بن میں
یا رنگ کا پیا لاہی اپس برفن میں
ہر طبع معطر دیسے انگیس نظر جن سیر کریں عشق کیئے اس گلشن میں

کرم خوردہ - اطرافی حواشی سُرخ - سرورق سنہرے رنگ سے مزین کیا گیا ہے -

ترقیمہ : تمت تمام بعون کردیو بتاریخ بست و دوم شہر ذوالحجہ بوقت چاشت سنہ ۲۰ جلوس محمد شاہی -

۹۴

قصہ گلزار گل رو

نامعلوم

۶۴ اوراق - ۲ ک - ۲۲ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی -

کاتب : درگا ناتھ کنور

کتابت : ۴ شعبان ۱۲۶۲ ہجری

ذیلی عنوانات اور ترقیمہ فارسی میں تحریر ہے -

مخطوطۂ بالا - گلزار اور گل رو کی منظوم عشقیہ داستان پر مبنی ہے - اور ایک اور مخطوطے "طول و عرض ممالک محروسۂ ہندوستان" کے ساتھ مجلد ہے -

آغاز : مجھے اپنی خدا کا آسرا ہے کنندہ پرورش روزی رساں ہے ......

اختتام : .... خدایا عفو کن بر من گناہاں

جہاں میں آبرو اور خیر ایماں

ترقیمہ : ایں قصہ گلزار گلرو در ۴ شعبان المعظم سنہ ۱۲۶۲ ہجری صورت تحریر یافتہ بخط بی ربط من درگا ناتھہ کنور ولد خیراتی لال -

۹۵

ہر کے ناتھہ ینباہ

گوپال سہائے

۳۶۸ اوراق - ۲ ک - ۲۱ س م - ۱۲ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب : درگا شیو رام

کتابت : ۱۲۰۴ ہجری

مذکورہ مخطوطہ "برج" اور "بھاکا" کی ہندی شاعری پر مشتمل ہے جس میں برج کے گیت اور دوہے شامل ہیں اور یہ اُردو خط میں مرقوم ہیں۔

آغاز : شمرون آدُ نرنجن دیوا جھہ کو دیو نہ پاوت بھوا
جوت روپ بھگوان بدھاتا پورن پُور کھہ پرانن کو داتا ......

اختتام : .... بنتي دوچت جور کر کرت ہست سکوی
پدھیو پرم پوتر ہودی، جامیں پاپ نہوی

پارچہ جلد - مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا وہاں اس کا نمبر شمار ۴۸ تھا۔

ترقیمہ : دسم اسکندہ بخط درگا شیو رام ۱۲۵۴ھ ہجری۔

۹۶

ایجادِ رنگین (نسخۂ اوّل)

(سعادت یار خاں رنگین)

۴۰ اوراق - ۲ ک - ۵ء۲۲ س م - ۱۳ سطور۔

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کتابت : ۱ مئی ۱۷۹۴ عیسوی مطابق، جمادی الثانی ۱۲۰۶ ہجری

اس مخطوطے میں رنگین کی اُردو نظمیں مختلف موضوعات پر رقم ہیں جیسے "حکایت زاہد" "افغانِ مفلس" اور "مسافر ناخدا" وغیرہ۔ نیز یہ مخطوطہ شائع شدہ نسخہ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جیسا کہ ترقیمہ سے ظاہر ہوتا ہے۔

آغاز: ہوسکی ہی حمد کب اوس پاک کی
پاک کی جسنے یہہ صورت خاک کی
سوخت ہوں جس جا ملایک کے بہی پر اوس جگہہ میں کر دیا اُسکا گذر
....

اختتام: .... میری اعمالونپہ مت کیجؤ نظر
دہیان رکہیؤ تو خدا کی عفو پر
اُسکی مدد طلب کرنا مدام یاد رکہنا یہ نصیحت، والسلام
نہایت کرم خوردہ

ترقیمہ: الحمد اللہ کہ نسخہ ایجاد رنگین تصنیف سعادت یار خاں متخلص بہ رنگین ولد محکم الدولہ طہماس بیگخاں اعتقاد جنگ بہادر بتاریخ یکم مئی ۱۸۴۹ء یوم سہ شنبہ از کتاب چھاپہ ضلع سہارن پور تحریر یافت مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۲۰۶ ہجری۔

۹۷

ایجاد رنگین (نسخہ دوم)

سعادت یار خاں رنگین

۴۷ اوراق - ۲ک - ۵ء۲۳ س م - ۱۱ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی -

اس مخطوطے میں رنگین کی چھیالیس نظمیں اور ایک حمد شامل ہے۔

آغاز: ہوسکی ہی حمد کب اوسپاک کی پاک کی جسنی یہہ صورت خاک کی
سوخت ہوں جسجا ملایک کے بہی پر اوسجگہ میں کر دیا اوسکا گذر

اختتام: ...... میری اعمالوں پہ مت کیجو نظر
دہیان رکہیو تو خدا کی عفو پر

اُسکی مدد طلب کرنا مدام   یاد رکھنا یہ نصیحت و سلام

سرورق پر منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کی مہر موجود ہے۔

خستہ حالت۔ نہایت کرم خوردہ۔

ترقیمہ رقم نہیں۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری۔ ۱۹۴۰/ ۲۵۵۸/ ۳۴۸

۹۸

جانِ محفل عرف انتخابِ کلامِ ہاجر دہلوی
منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی

۸۵ صفحات۔ ۲ک۔ ۲۰ س م۔ ۱۷ سطور۔

نستعلیق۔ نیلی روشنائی۔

کاتب: رگھونندن سنگھ طاہر دہلوی

کتابت: ۱۹۳۵ء

تاریخِ تصنیف: ۷ مارچ ۱۹۱۱ عیسوی۔

مخطوطہ انتخاب میں ہاجر دہلوی کی منتخب غزلیں، نظمیں اور سہرے شامل ہیں۔

آغاز: یہ میرا دل ہے جو قیسِ حزیں کے دل سے ملتا ہے

یہ تیرا حسن ہے جو صاحبِ محمل سے ملتا ہے ......

اختتام ...... برق کی مانند چمکا اور چمک کر رہ گیا

اک شرارہ تھا کہ بھڑکا اور بھڑک کر رہ گیا

سرورق خوبصورت رنگوں سے منقش اور مزین۔ اطرافی حواشی سیاہ اور نارنگی رنگوں میں۔ منشی رگھوناتھ سنگھ کا عطیہ ہارڈنگ لائبریری کے لیے۔

ترقیمہ: بپاس خاطر لالہ مہابیر پرشاد دہلی ہفتم مارچ روز شنبہ ۱۹۱۱ء وقت ۹½ بجے دن۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری ۱۹۳۷ / ۳۴۱

۹۹

(کلام سودا)

(مرزا رفیع سودا)

(۱۴-اوراق) ۲ک - ۵ء۱۸س م - ۱۳ سطور-

نستعلیق- سیاہ روشنائی-

اس مختصر مخطوطے میں سودا کے متفرق اشعار کا انتخاب اور چند مخمس اور واسوخت شامل ہیں-

آغاز: نہ زر کی اسے لالچ نہ زور کے ہی طاقت
نہ حجت سے کچھہ حاصل کام آوی نکچھہ منت
کس طرح سے کاٹوں میں کٹتی نہیں یہہ زحمت
کیا فکر کروں اسکا لاحول ولاقوت.........

اختتام: ....سو کیا چراغ وہ گھر ہے، گھروں کے غم سے داغ
اور اُن مکانونمیں ہر سمت ریختے ہیں ایاغ

سرورق پر منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کی مہر ہے-

بوسیدہ اور کرم خوردہ-

ترقیمہ مرقوم نہیں-

ہارڈنگ پبلک لائبریری- ۱۲ اگست ۱۹۳۹/۲۳۹۹/۳۴۵

۱۰۰

کلام نظیر اکبر آبادی و ہاجر دہلوی

نظیر اکبر آبادی و ہاجر دہلوی

۲۷ اوراق - ۱۸ × ۱۴ س م - ۱۲ سطور
نستعلیق - سیاہ اور نیلی روشنائی

مخطوطۂ مذکورہ میں نظیر اکبر آبادی اور ہاجر دہلوی کا منتخب کلام شامل ہے۔

آغاز : نگاہِ ناز سے دل پارہ پارہ کرتے جاتے ہیں
اشاروں ہی میں قاتل خوں ہمارا کرتے جاتے ہیں ......

اختتام : ...... تمہاری کارگر تقریر ہم پر ہو نہیں سکتی
تم اپنے پاس ہی ہاجر نصیحت اپنی رہنے دو

خستہ اور کرم خوردہ - منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی کا عطیہ ہارڈنگ لائبریری کے لیے۔

ترقیمہ رقم نہیں۔

۱۰۱

کلیات نظام رامپوری

نظام رامپوری

۳۵۲ صفحات - ۲۵ س م - ۱۶ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی

آخر کے چند اوراق گم ہونے کے سبب کاتب کا نام اور ترقیمہ موجود نہیں - کچھ اشعار حواشی پر بھی رقم ہیں۔

مخطوطہ کلیات میں رام پور کے نظام کی غزلیں - قصیدے - سہرے - فردیات اور متفرقات شامل ہیں۔

تاریخ تصنیف : (۱۲۸۷ ہجری مطابق ۱۸۷۰ عیسوی)

آغاز : کیا درد میرے دل کا خدایا نہ جائیگا
اس بت کو تجھسی راہ پہ لایا نجائیگا

یوں آپ سے کہو نگا نہ رنجش کا ماجرا　　پوچھو گی تم تو مجھسی چھپایا نجائیگا .....

اختتام : .... تیرا اک اشارہ گر اونچی لئی ہو

مرا .... ہو عز و شانسے زیادہ

نظام اب دعا مانگوں میں تو کہہ آمین　　بہ لکھ اپنا مطلب زبانسے زیادہ

ناقص حالت - سرورق پر سیّد حسن کا نام رقم ہے -

۱۰۲

لعل و گوہر

عارف الدین خاں عاجز

۴۱ صفحات - ۲ک - ۱۵ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

مخطوطۂ مذکورہ عاجز کی صوفیانہ مثنوی ہے جس میں تصوف کے متعلق مختلف نکات اور صوفیانہ اصطلاحات بیان کی گئی ہیں - عاجز کا وطن اورنگ آباد تھا اور وہ فارسی اور اُردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے -

آغاز : الہی دے مجھے رنگیں بیانی

عطا کر مجھکو یعقوتی معانی ....

ذیلی عنوانات سرخ - مخطوطہ شیخ کمال الدین ولد شیخ جان محمد کی ملکیت رہا ہے -

ترقیمہ مرقوم نہیں -

۱۰۳

مجموعۂ واسوخت

مہدی حسین خاں اور دیگر شعراء کرام

۱۵۷ اوراق - ۲ک - ۲۲س م - ۱۵سطور -

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب : درگاہ ناتھ کنور

کتابت : ۲۷ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری مطابق ۱۸۴۶ عیسوی -

چند فارسی اشعار بھی بطور مثال پیش کیے گئے ہیں - نیز ترقیمہ بھی فارسی میں ہی تحریر ہے -

یہ مخطوطہ منتخب واسوخت کا مجموعہ ہے جس میں مندرجہ ذیل شعراء کے واسوخت تحریر ہیں :

مہدی حسین خاں - قلندر بخش جرأت - شوق - فراق - محمد رضا - قاسم علی رقت - میاں مجرم ذکی - حکیم تصدق حسین خاں - ہلال اور مرزا رفیع سودا -

مخطوطہ مذکورہ ایک دوسرے فارسی مخطوطے " طول وعرض ممالک محروسۂ ہندوستان " کے ساتھ مجلد ہے -

آغاز : بیشتر حسن سے یوں آپ خبردار نہ تھیں

فتنہ پرداز نہ تھیں - یار دل آزار نہ تھیں ......

اختتام : .... سنی یہ بات میاں اپنی گرفتار سیتے

دیکھ ادھر بھی کبھو ایک نظر پیار سیتے

مزین -

ترقیمہ : این مجموعہ واسوخت بخط بی ربط بندہ کنور لعل ولد خیراتی لعل بتاریخ بست و هفتم ماہ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری مطابق بست و پنجم ۱۸۴۶ عیسوی نوشتہ شد -

۱۰۴

مثنوی اعجازِ عشق

میر تقی میرؔ

۱۱- اوراق - ۲ک - ۱۷ س م - ۱۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب: شنکر سہائے

کتابت: ۱۲۷۵ ہجری

ذیلی عنوانات فارسی میں۔

مخطوطے میں میرؔ کی مشہور مثنوی اعجاز عشق تحریر ہے جو عشق کے المیہ اختتام پر مبنی ہے۔

یہ مخطوطہ بھی فارسی مخطوطے "طول و عرض ممالک محروصۂ ہندوستان" کے ساتھ منسلک ہے۔

آغاز: ثنای جہاں آفریں ہے محال
زباں اسمیں جنبش کری کیا مجال ......

اختتام: ...... کلے لگ کے مینا کے ٹک روئی
فسانہ بھی آخر ہی، اب سوئی

کرم خوردہ۔

ترقیمہ: بعونہ تعالی کہ نسخہ اعجازِ عشق من تصنیف میر تقی میر بتاریخ بفدہم شہر صفر بوقت شام ۱۲۷۵ ہجری بخط خام بندہ شنکر سہائے باتمام رسید۔

۱۰۵

مثنوی چہرہ۔

میر حسن دہلوی

۳۷ صفحات - ۲ک - ۲۷ س م - ۱۰ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

مخطوطہ مثنوی میں مصنف میر حسن نے شاہجہاں آباد سے لیکر لکھنؤ تک کا اپنا احوالِ سفر پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس مثنوی میں انھوں نے لکھنؤ اور فیض آباد کے بازاروں اور باشندوں کی بھی تعریف و توصیف کی ہے۔

آغاز : خداوندا کہوں میں کیا زبانے
کہلا ہی تجھہ پہ سب رازِ نہانے
دلونکی بہید سی ہی تو ہی آگاہ
تو ہی اس درد کا عالم ہی واللہ ....

اختتام : .... رہیں ہر دم غزلخوانی میں شامل
رجب بیگ و حبیب اللہ و فاضل
حسن جبتک رہیگی اسکی بنیاد
رہی سرسبز فیض آباد، آباد

انتہائی کرم خوردہ۔ کچھ صفحات پھٹے ہوئے۔ ذیلی عنوانات سرخ۔ اطرافی حواشی سرخ اور نیلے۔ سرورق موجود نہیں۔ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت میں رہا۔

ترقیمہ : تمام شد مسودہ مثنوی چہری تصنیف میر حسن دہلوی بجلدی تمام نوشتہ شد۔

۱۰۶
مثنوی گُل و صنوبر

نامعلوم۔

۳۱ اوراق - ۲ ک - ۱۷ س م - ۱۳ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب : شنکر سہائے۔

کتابت : ۱۲۷۵ ہجری

ذیلی عنوانات فارسی میں پیلی روشنائی سے رقم۔

مخطوطے میں عشقیہ داستان منظوم ہے اور یہ دوسرے مخطوطے "مثنوی شعلۂ عشق" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : الٰہی مجھی کر دے رنگیں رقم
که گلریز معنے ہو شاخ قلم ......

اختتام : ...... بر آوی سبھی شاہ کے مُدعا
طفیل ہلے یا مجیب الدعا

کرم خوردہ - کچھ صفحات بھی گم۔

ترقیمہ : تمام شد مثنوی گُل و صنوبر بتاریخ پانزدہم شہر سفر ۱۲۷۵ ہجری بخط بی ربط سراسر بندہ شنکر سہائے۔

۱۰۷
مثنوی میر تقی میر

میر تقی میر

(۷ اوراق) - ۲ ک - ۵ء۲۴ س م - ۱۷ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
مخطوطہ مثنوی میر کی معرکۃ الآراء مثنوی شعلۂ عشق پر مشتمل ہے۔

آغاز: عشق ہے تازہ کار تازہ خیال
ہر جگہہ اوسکی ہی نئی ایک چال
دلمیں جا کر کہیں تو درد ہوا
کہیں سینہ میں آہ سرد ہوا ......

اختتام: .... کتنی وسعت تیری زبان میں ہے
کتنی طاقت میری بیان میں ہے
لب پر اب مہر خامشی بہتر
یہاں سخن کی فراموشی بہتر

چاک اور کرم خوردہ - سرورق موجود نہیں۔
ترقیمہ: ہذالکتاب مثنوی میر تقی میر صاحب عفراللہ تعالی بتاریخ پنجم ربیع الثانی وقت یک پاس روز باقیماندہ بمقام بجھنور تحریر یافت۔

۱۰۸
مثنوی ریاض العاشقین

نامعلوم
۱۰۸ صفحات - ۲ ک - ۲۰ س م - ۱۷ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
کاتب: نظام الدین
کتابت: ۷ شعبان ۱۲۳۶ ہجری

تاریخ تصنیف: (۱۱۰۰ ہجری)

مخطوطۂ مذکورہ شہزادہ محمود اور شہزادی سیم رخ کی منظوم عشقیہ داستان ہے۔ جو پینتیس ۳۵ ابواب میں منقسم ہے اور درمیان میں فارسی اشعار بھی بطور مثال تحریر کیے گئے ہیں۔

آغاز: خدا وندا تُھی قادر ہے دانا
تیری ہے قدرتاں نیں توں دانا
تجی کہتے ہیں بیچوں بیچگونہ
یقین ہے بی شبہ ہوربی نمونہ ......

اختتام: ...... رہا عالم میں اون دونو کا شہرت
کہ کیا ثابت ایتھے او مرد عورت
ایسے کہتے ہیں عاشق ای عزیزاں
دیوی جو عشقمیں ثابت اپس جاں

خستہ حالت۔ کرم خوردہ۔ سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ: کاتب الحروف نظام الدین مالک حسین شریف سنہ ہجری۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری ــ ۱۹۸۱۸۹

۱۰۹

مثنوی سحر البیان (نسخہ اول)

میر حسن

۲۱۶ صفحات۔ ۲ک۔ ۱۹س م۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

تاریخ تصنیف: ۱۱۹۹ ہجری مطابق ۱۷۸۵ عیسوی

مذکورہ مخطوطہ شہرۂ آفاق مثنوی سحر البیان مصنف میر حسن پر مشتمل ہے جس میں

شہزادہ بدر منیر اور شہزادی بے نظیر کی داستانِ عشق بیان کی گئی ہے اور یہ مثنوی باون[۵۲] ابواب میں منقسم ہے۔

میر حسن نے فن شعر گوئی اپنے والد میر ضیاؔ سے سیکھا لیکن بعد میں انھوں نے میرؔ اور سوداؔ کا اسلوب اپنا لیا۔ دہلی کے اجڑنے کے بعد وہ لکھنؤ جا کر مقیم ہو گئے۔ اور وہیں انتقال کیا۔

آغاز: کروں پہلے توحیدِ یزداں رقم
جھکا جسکے سجدے میں اوّل قلم
سر لوح پر رکھ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجھ سا نہیں ....

اختتام: ...... کہی اسکی تاریخ جوں بر محل
نہ بت خانۂ چین ہے بیبدل
الٰہی ہر آنکس کہ ایں خط نوشت
عفو کن گناہم - عطا کن بہشت

کچھ اشعار صفحہ نو اور صفحہ چودہ پر بھی مرقوم ہیں۔ ذیلی عنوانات سرخ۔ کرم خوردہ۔ مخطوطہ لالہ شری رام مجسٹریٹ کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ رقم نہیں۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری — ۱۹۳۵ / ۳۴۳

۱۱۰

مثنوی سحر البیان (نسخہ دوم)

میر حسن

(۸۰ اوراق) - ۲ ک - ۲۱ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۰۹ میں ملاحظہ ہو۔

آغاز : کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکی سجدہ کو اوّل قلم
سر لوح پر رکھہ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجھہ سا نہیں ....

اختتام : ...... غرض جس نے اسکوں سنا یہہ کہا
حسن آفریں ۔ مرحبا مرحبا

سرورق پر ایک سرخ مہر کتب خانہ سلیمان جاہی کی موجود ہے۔ انتہائی کرم خوردہ اور خستہ حالت۔ اطرافی حواشی سرخ۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۱۱۱

مثنوی سحرالبیان (نسخہ سوم)

میر حسن

(۸۰ اوراق) ۔ ۲ ک ۔ ۲۳ × ۱۲ س م ۔ ۱۲ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب : سدا سکھ

کتابت : محرم ۱۲۲۲ ہجری۔

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۰۹ میں ملاحظہ ہو۔

آغاز : کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکی سجدہ کو اوّل قلم
سر لوح پر رکھہ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجھسا نہیں ....

اختتام : .... غرض جسنی اسکو سُنا اور کہا
حسن آفریں مرحبا مرحبا
جو کوئی سنے کا کہی کا یہی
نہ ایسا ہوا ہی نہ ہو کا کبہی

سرورق سنہری اور دوسرے رنگوں سے مزین۔
انتہائی کرم خوردہ۔

ترقیمہ : ۱۲۲۲ ہجری راقم بندا اسداسکہہ درمہ محرم۔

نیشنل میوزیم ـــــ ۴۷۵ - ۶۱

۱۱۲
مثنوی سحرالبیان (نسخہ چہارم)
میر حسن

۱۳۸ - اوراق - ۲ک - ۳۲ س م - ۱۱ سطور۔
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۱۰۹ ملاحظہ کیجیے۔

آغاز : کروں پہلی توحید یزداں رقم
جہکا جسکی سجدمیں اوّل قلم
سرلوح پر رکہہ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجہ سا نہیں ......

اختتام : ...... یہہ مصرع پڑہا ویں ہوکر فرح
یہہ ہی مثنوی کی جو نادر طرح
کیا اسکی ابیات کا پہر شمار
ہوی تہی جمع پانچہ سو دو ہزار

ناقص جلد - اُدھڑے اوراق - اطرافی حواشی اور ذیلی عنوانات سرخ -
صفحہ اوّل مختلف رنگوں سے مزین -
ترقیمہ مرقوم نہیں -

نیشنل میوزیم ــــ ۶۹۵ - ۶۰

۱۱۳

مثنوی سحرالبیان (نسخۂ پنجم)

میر حسن

(۱۳۶ - اوراق) ۲ک - ۳۲ س م - ۹ سطور

اس مخطوطے میں بلیس خوبصورت رنگین تصویریں بھی شامل ہیں جن کے ذریعے مثنوی کے اہم واقعات کو اُجاگر کیا گیا ہے - ان تصویروں کے اطرافی حواشی کو سنہری رنگ سے مزین کیا گیا ہے -

نستعلیق، سیاہ روشنائی -

کاتب : محمد بخش

کتابت : ۲۱ ذیقعد ۱۲۵۲ ہجری مطابق ۲۷ فروری ۱۸۳۷ عیسوی

ذیلی عنوانات فارسی میں رقم -

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۰۹ میں ملاحظہ کیجیے -

آغاز : کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکی سجدہ میں اوّل قلم
سر لوح پر رکھہ بیاض جبیں
کہا دوسرا کوئی تجھسا نہیں . . . . . .

اختتام : . . . . . نہائی لگا حسن بدر منیر
کہ تاریخ قصہ کی ہی بی نظیر
ہزار آفریں اسکی ناظم کو ہو
الٰہی حسن کو رکھو سرخرو

خوبصورت چرمی جلد۔ پہلے دو اوراق سنہری اور دیگر رنگوں سے مزیّن۔
سرخ عنوانات۔ مخطوطہ پرشوتم وِشن رام ماڈجی کے ذخیرۂ کتب میں رہ چکا ہے۔
ترقیمہ: تمت الکتاب بعون الملک الوہاب بتاریخ بست دیکم شہر ذیقعد سنہ ۱۲۵۲
ہجری مطابق بست وہفتم فروری سنہ ۱۸۳۷ عیسوی کتبہٗ العبد المذنب محمد بخش
از کمترین تلمیذان سید امیر رضوی۔

۱۱۴

(مثنوی سحرالبیان) (نسخۂ ششم)

(میر حسن)

(۸۵ اوراق) ۲ ک - ۲۸ س م - ۱۳ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
ترقیمہ اور ذیلی عنوانات فارسی میں تحریر۔

تاریخ تصنیف: ۱۱۹۹ ہجری
کتابت: ۱۵ ذوالحجہ ۱۲۵۱ ہجری
تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۰۹ میں ملاحظہ کیجئے:

آغاز: کروں پہلی توحید یزداں رقم
جھکا جسکی سجدہ کو اوّل قلم ....

اختتام: .... کہی اوسکی تاریخ یوں برمحل
کہ یہ بتخانۂ چین ہی ہا بی بدل

ناقص اور کرم خوردہ۔ بہت سے اوراق چیپیاں شدہ۔ سرورق سنہرے
رنگ سے مزیّن۔
ترقیمہ: تمام شد نسخہ مثنوی میر حسن ساکن شاہجہان آباد خوش باش بلدہ لکھنو بوقت دوپہر

روز شنبہ بتاریخ پانزدہم ذیحجہ ۱۲۵۱ ہجری در حویلی نواب فخر الدولہ دبیر الملک مہاراجہ کنور رتن سنگھ صاحب بہادر دام اقبالہ حسب فرمایش سید منصور علی تحریر یافت۔

۱۱۵

مثنوی شام غریباں و نالۂ تسلیم

امیر اللہ اسلام

۸۲ صفحات۔ ۲۰ × ۲۵ س م۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کتابت: ۱۲۶۹ ہجری

مذکورہ مخطوطہ میں مثنوی کے پیرائے میں دو جُدا جُدا عشقیہ داستانیں بیان کی گئی ہیں۔ صفحہ پانچ پر تحریر عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ مثنوی کا انتساب محمد علی بخش خاں کے نام سے کیا گیا ہے۔

آغاز: سگاف گل رنگیں خندہ زن ہے
مبارکباد آغاز سخن ہے ....

اختتام: ..... بسوی سال عیسی دل چو آرید
رضا نالۂ تسلیم دارید

چھپی شدہ اوراق۔ خستہ حالت۔ عنوانات سرخ۔

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

۱۱۶

مثنوی شعلۂ عشق (نسخۂ اول)

میر تقی میر

۸ اوراق - ۲ک - ۲۷٫۵ س م - ۱۷ سطور -
نستعلیق - سیاہ روشنائی -
کاتب : کرپا رام
کتابت : ۹ شوال ۱۲۶۴ ہجری - ۸ اگست ۱۸۴۸ عیسوی -
یہ مخطوطہ بھی دو چاہنے والوں کی المیہ داستان پر مشتمل ہے -
آغاز : محبت نے ظلمت سے کاڑھا ہی نور
نہ ہوتی محبت - نہ ہوتا ظہور . . . . . .
اختتام : . . . . . . محبت نہ ہو کاش مخلوق کو
نہ چھوڑی یہہ عاشق نہ معشوق کو
ترقیمہ : الحمد للہ والمنت کہ کتاب شعلۂ عشق من تصنیف میر تقی میر لکھنوی مرحوم
بتاریخ ہشتم اگست ۱۸۴۸ عیسوی مطابق نہم شوال ۱۲۶۴ ہجری بسرعت
تمام بدستخط خام احقر الانام بندہ کرپارام صورت اتما یافت -

دہلی یونیورسٹی لائبریری - ۲۸۳۶۴۹

۱۱۷
مثنوی شعلۂ عشق (نسخۂ دوم)
میر تقی میر
۷ اوراق - ۲ک - ۱۷ س م - ۱۳ سطور -
کاتب : شنکر سہائے
کتابت : ۱۲۷۴ ہجری -
ذیلی عنوانات فارسی میں تحریر -
تفصیل گذشتہ مخطوطہ نمبر ۱۱۶ میں ملاحظہ ہو -
آغاز : نہ ہم تم رنج دیکھہ حیراں رہیں سبھی دست زیر زنخداں رہیں . . . .

اختتام : ..... محبت نہو کاش مخلوق کو
نہ چھوڑے یہ عاشق نہ معشوق کو

کرم خوردہ۔ پہلے تین اوراق گم شدہ۔

ترقیمہ : الحمد اللہ کہ مثنوی شعلۂ عشق من تصنیف میر تقی مرحوم بتاریخ غرہ شہر ذلحجہ ۱۲۷۴ ہجری سہ شنبہ وقت صبح تمام شد کتبہ بندہ سراسر عاصی شنکر سہائے۔

۱۱۸

مثنوی زہرہ بہرام
بھگونت رائے کاکوروی

۵۶ صفحات۔ ۲ ک۔ ۲۵ × ۱۷ س م۔ ۱۵ سطور۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب : رادھے لال

کتابت : ۱۲۵۷ ہجری

تاریخ تصنیف : ۱۲۴۱ ہجری۔

یہ مخطوطہ شہزادہ بہرام اور وزیر زادی زہرہ کی عشقیہ داستان پر مبنی ہے۔

آغاز : کروں جان قربان محبوب پر کی حسن ظاہر بتاں خوبتر۔ .....

ترقیمہ مرقوم نہیں۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۱۱۹

پدماوت (نسخۂ اوّل)
ملک محمد جائسی

(۱۶۹- اوراق) ۲ک - ۳۳ س م - ۱۸ سطور-
نستعلیق- سیاہ روشنائی-
کاتب : رام سہائے سنگھ
کتابت : ۶ اکتوبر ۱۸۴۱ عیسوی-

مذکورہ مخطوطہ بھاکا بولی پر مشتمل ہے۔ جسے دیوناگری خط سے اُردو خط میں منتقل کر دیا گیا ہے اور اس میں شہزادہ "رتن" اور شہزادی "پدما" کی منظوم عشقیہ داستان بیان کی گئی ہے-

آغاز: سمروں آد ایک کرتا رو جن جیہ دینھ کنھ سنسا رو
کھنیس پرتھم پرگا سو کھنیس مہہ پربت کیلاسو.....

اختتام:.... کن نہ جگت جس بنچا کن نہ لینھ جس مول
جوسٹھ پڑھی کھانی ھم سنوری دوی بول

صفحۂ اول پر دو مختلف مہریں بالترتیب محمد سلیم احمد اور محمد عمر کے نام کی موجود ہیں-

انتہائی کرم خوردہ-

ترقیمہ: ہذا کتاب پدماوت من تصنیف ملک محمد جائیسی حسب الحکم مولانا صاحب قبلہ دین و کعبہ ایمان شمع فانوسِ شریعت و چراغ تمغۂ حقیقت مربی الفضلا دستگیر بیدست و پا مولانا محمد سلیم صاحب قاضی و منصف شہر اعظم گڈھ دام اقبالہ ھم کہ الحلال باعثِ تقریر شدن عہدہ صدر امینیے انچارج منصف شہر مذکورہ اند واقع مطابق ششم ماہ اکتوبر ۱۸۴۱ عیسوی خط خام عبدہ رام سہائے سنگھ قانونگو پرگنہ چوسہ ضلع شاہ آباد-

۱۲۰

پدماوت (کاپی دوم)
ملک محمد جائیسی

(۱۳۹ اوراق) ۲ک - ۲۰ س م - ۱۸ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی -

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۱۹ میں دیکھیے -

آغاز : حمک بیچ کہیں سرج زرا سا ——— برہ کال ہووے جبو کرا سا ......

اختتام : .... مرسکرا دچتر تین تیہاری ——— دیکھیت پیو کا رکھے پاری

انتہائی کرم خوردہ - سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں -

نیشنل میوزیم (C. ۱۹۶۳) ۱۲۰-۶۳

۱۲۱

پدماوت (کاپی سوم)

ملک محمد جائیسی

مترجم : عشرت (سید غلام علی مشہدی)

(۱۱۲ اوراق) ۲ک - ۲۵ س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی -

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۱۹ میں دیکھیے -

آغاز : ہر ایک صورتمیں آکر وہ بتا جلوہ دکھاتا ہے
کبھی یوسف، کبھی لیلیٰ، کبھی عذرا کہاتا ہے ....

اختتام : .... کہا دل نی اسے دیکھیں جو شاعر
بلا شک جانے تصنیف دو شاعر

انتہائی کرم خوردہ - ناقص حالت - پہلے دو صفحات سنہرے - سرخ اور نیلے رنگوں سے مزین ہیں - حواشی اور ہر باب کا پہلا شعر سرخ روشنائی سے لکھا ہے -

ترقیمہ موجود نہیں -

۱۲۲

پدماوت (کاپی چہارم)

ملک محمد جائیسی

مترجم: عشرت (سید غلام علی مشہدی)

(۲۸۳ صفحات) ۲ک - ۲۵ س م - ۱۶ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

تاریخ تصنیف: (۱۲۱۱ ہجری)

کتابت: ۱۴ صفر ۱۲۳۷ ہجری -

تفصیل مخطوطہ نمبر ۱۱۹ میں دیکھیے -

آغاز: دیباچہ کتاب حمد سپاس بیقیاس کا خاص بنام اوس ناظم دیوان ایجاد تکوین کی سزاوار ہی کہ قلم صنایع ....

اختتام: .... کہا دنیں ارسی دیکھیں جو شاع

بلاشک جانی تصنیف دو شاع

انتہائی کرم خوردہ - ذیلی عنوانات سرخ -

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا -

ترقیمہ: نسخہ پدماوت بتاریخ چہار دہم ماہ صفر ۱۲۳۷ھ باتمام رسید -

۱۲۳

قصہ چار پری

نامعلوم

۲ اوراق (۱۱ تا ۱۳) ۲ک - ۱۷س م - ۱۳ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی -
کاتب: شنکر سہائے -
کتابت: ۱۲۷۴ ہجری -

اس مخطوطے میں چار پریوں کی کہانی بیان کی گئی ہے جو ایک تالاب میں نہانے کی غرض سے آتی ہیں - اسی اثنا میں ایک شخص اِن پریوں کے لباس کو چُرا لیتا ہے. جب پریوں کو حقیقت حال کا علم ہوتا ہے تو وہ اُس شخص سے اپنا لباس واپس کرنے کا تقاضہ کرتی ہیں شخص مذکورہ اس شرط پر لباس واپس کر دیتا ہے کہ ان میں سے ایک پری سے وہ شادی کرے گا اور بالآخر ایک پری سے اس کی شادی ہو جاتی ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ پری اس شخص کو تنہا چھوڑ کر اپنے دیس واپس چلی جاتی ہے.

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "شعلۂ عشق" کے ساتھ مجلد ہے.

آغاز: سنا ہی کہ کوئی جواں تھا حسیں نہایت طرح دار اور نازنیں ....

اختتام: .... اسیکو بس اب دلمیں سمجھو ذرا
کہ کہنا نہیں راز اپنا بھلا

کرم خوردہ

ترقیمہ: الحمد للہ والمنت کہ قصہ چار پرے بتاریخ دوم شہر ذ‌ی‌الحجہ ۱۲۷۴ ہجرے روز چہار شنبہ وقت صبح با تمام رسید کاتب الحروف بندۂ پُر عصیاں شنکر سہائے۔

۱۲۴

مجموعۂ واسوخت

۱۵۷ اوراق (۳۷ تا ۱۹۴) ۲ک - ۲۲س م - ۱۵ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی -

کاتب : درگا ناتھ کنور

کتابت : ۲۷ ربیع الاول ۱۲۶۲ ہجری مطابق ۱۸۴۶ عیسوی

یہ مخطوطہ مختلف شعراء کے واسوخت کا مجموعہ ہے۔ اس میں جن شعراء کے واسوخت شامل ہیں ان کے نام حسبِ ذیل ہیں :

مرزا رفیع سودا۔ قلندر بخش جراءت۔ شوقؔ۔ فراقؔ۔ مرزا محمد رضا۔ قاسم علی رقتؔ میاں مجرم ذکیؔ۔ تصدق حسین خاں۔ ہلالؔ اور مہدی حسین خاں۔

کچھ واسوخت میں فارسی اشعار بھی شامل ہیں۔

یہ مخطوطہ ایک اور مخطوطے "طول وعرض ممالک محروسۂ ہندوستان" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : بیشتر حسن سی یوں آپ خبردار نہ تھی
فتنہ پرداز نہ تھی - یارِ دل آزار نہ تھی ....

اختتام : .... سنلی یہ بات میاں اپنی گرفتار سیتے
دیکھہ ادہر بھی کبھو ایک نظر پیار سیتے

عمدہ حالت۔

ترقیمہ : ایں مجموعۂ واسوخت بخط بی ربط بندہ کنور لعل ولد خیراتی لعل بتاریخ بست وہفتم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۲ ہجری مطابق بست وپنجم سنہ ۱۸۴۶ عیسوی نوشتہ شد۔

نیشنل میوزیم - ۱۰۷۴ - ۶۰

۱۲۵

قصہ کام روپ وکام لتا

نامعلوم

۱۳۰ اوراق - ۲ ک - ۲۰ س م - ۱۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کاتب : رائے بالا پرشاد

کتابت : ۱۲۲۳ ہجری

اس مخطوطے میں اودھ کے شہزادے کام روپ اور شہزادی کام لتا کی داستانِ عشق کو قلمبند کیا گیا ہے۔

آغاز : ثنای خداسي ہے زیب سخن
کیا تازہ قصہ دو پر کہن ....

اختتام : .... کنور کرنے لاکا اود کا وراج
رکھا اوسکے سر پہ بدر نے جو تاج

ناقص جلد۔ ذیلی عنوانات سرخ۔ صفحہ ۵۹ پر لکھی عبارت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مخطوطہ بدری پرشاد کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : تمت انتخاب قصہ کنور کامروپ ورانی کام لتا درمقام بلدہ بروز سہ شنبہ بتاریخ نہم شہر صفر المظفر ۱۲۲۳ ہجری بدست رای بالا پرشاد باتمام رسیدہ۔

نیشنل میوزیم ۲۰۳۸ / ۵۵۱۷۳

۱۲۶

قصہ صنوبر و شمشاد

عنایت اللہ خاں

۱۴۴ اوراق - ۲ ک - ۲۵ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب : ہری کشن پرساد

کتابت : ۲۱ شوال ۱۲۵۰ ہجری

اس مخطوطے میں صنوبر شاہ اور شہزادی شمشاد کی المیہ داستانِ عشق بیان کی گئی ہے۔

آغاز : ثنا اوس سرو بستانِ بقا کو
گلستانِ دو عالم کی خدا کو
کہ ابرِ کُن سے جاری کر کے سوتیں
کیا سرسبز باغستانِ دارین ......

اختتام : ...... خداوند کرم تیرے ہے اتمام
ہوا یہہ نامۂ احسن سرانجام
اسے کر اپنی سطور نکا سطور
برنگ عشق کر عالم میں مشہور

سرورق موجود نہیں۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۱۹۳ تھا۔

ترقیمہ : مثنوی عنایت اللہ خاں تحریر تاریخ بست ویکم سوال ۱۲۵۰ بمقام حادثے ٹونک لشکر ظفر وزیر الدولہ وزیر محمد خاں بخط راجہ ہری کسن رساد وف بکمال وسہ کہری بہ درسمہ صورت اتمام یافت۔

۱۲۷

(قصہ سوداگر بچہ) (کاپی اوّل)

نامعلوم

۱۲ اوراق - ۲ک - ۲۰×۱۵ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کتابت : ۲۵ جولائی ۱۸۴۱ عیسوی

اس مخطوطے میں غزنی کے ایک مالدار تاجر کے لڑکے کی عشقیہ داستان قلمبند کی گئی ہے۔ یہ رئیس زادہ غزنی کی شہزادی پر عاشق ہوگیا تھا اور بالآخر جذبۂ صادق کی بنا پر اپنے

مقصد میں کامران وکام شاد ہوا تھا۔

آغاز: الف نام اللہ کا سرتاج ہے
دو عالم میں جسکا بڑا راج ہی
وہ اوّل و آخر رہیگا یونہی
جو دنیا میں آیا رہی نا کوئی ......

اختتام: ...... پڑا ہر طرف سے نثار انثار
ہے سب مبارک پکار اپکار
بحق شہنشاہِ خیر الکرام
کیا شاہ رحمان قصہ تمام

سرورق پر منشی رگھوناتھ سنگھ تاجر دہلوی کی ایک مہر موجود ہے۔

کرم خوردہ۔

ترقیمہ: قصہ سوداگر بچہ بتاریخ بست دپنجم ماہ جولائے ۱۸۴۱ء مطابق ماہ ساون روز یکشنبہ بوقت دوپہر بساعت سعید الصرام یافت۔

دہلی یونی ورسٹی لائبریری۔ ۰۱۲۴۶۸۲ / ۷/ و ۱۶۸۰

۱۲۸

قصہ سوداگر بچہ (کاپی دوم)

نامعلوم

۷ اوراق (۲۸۰ تا ۲۹۲) ۲ ک۔ ۲۲ س م۔ ۱۵ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: درگا ناتھ کنور

کتابت: (۱۲۶۲ ہجری)

تفصیل مخطوطہ ۱۲۷ میں دیکھیے۔

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے کے ساتھ مجلد ہے جس کا نام "طول و عرض ممالک محروسۂ ہندوستان" ہے۔

آغاز: اول نام الٰہ کا سرتاج ہی
دو عالم میں اوسکا بڑا راج ہی ......

اختتام: ...... خدایا بحق نبی علیہ السلام
کیا شاہ رحمان نی قصہ تمام

عمدہ حالت۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۲۲۶ D. - ۷۷، ۵۵

۱۲۹

قصہ شاہ روم

نامعلوم

۱۴ اوراق - ۲ک - ۲۵ س م - ۱۲ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں روم کے ایک مغرور بادشاہ کی داستان بیان کی گئی ہے جس کو اپنی طاقت اور حشمت پر بہت گھمنڈ تھا لیکن ایک دن وقت کے ہاتھوں اس کی یہ طاقت وحشمت اور جاہ وجلال سب کچھ ختم ہوگیا۔ اس داستان میں درسِ عبرت دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کے علاوہ ہر شے فانی ہے۔

آغاز: ہو کس سی حمد یارو اوس خدا کی
کہ جسنی عرش اور کرسی بنا کی
کیا ماٹی کو یوں قدرت سی باہم
ستوں بن کر دیا افلاک قایم ......

اختتام : ...... خودیسی حکم قاروں نی نہ مانا
کیا اسفل کو دھر سر پہ خزانا
کسی سے حال ارم اب مت کہو تو
خدا کی یاد میں مشغول ہو تو

کچھ اوراق جیبی شدہ - عمدہ جلد - عنوانات سرخ - سرورق موجود نہیں - یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا - وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا -

ترقیمہ موجود نہیں -

ہارڈنگ پبلک لائبریری - ۳۲۷

۱۳۰

رسک پریا
کیشو داس پنڈت

۱۰۴ اوراق - ۲۱ س م - ۱۱ سطور -
شکستہ - سیاہ روشنائی
کتابت : ۲۳ ذوالحجہ سنہ ۱۱۴۱ ہجری

اس مخطوطے میں برج کے مشہور شاعر کیشو داس پنڈت کی برج شاعری کو اُردو رسم الخط میں تحریر کر دیا گیا ہے - اس مجموعہ میں دوہے اور گیت شامل ہیں -

آغاز : ایک درن گج بدن سدن برہ ہدن کدن ست
گور نند ، آنند کند جگ ہند چند جت ......

اختتام : ..... بادھ ہی دَت ست ات بد ھین جانی سب رس ریت
سوارتھہ پرمارتھہ بس رسک پریا کی بیت

کچھ اشعار کا فارسی ترجمہ بھی حواشی پہ لکھا ہے -

کرم خوردہ اور خستہ حالت - ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ : تمام شد رسک پریا از تصنیف کیشو داس پنڈت ساکن اوندچھہ بتاریخ بست وسیوم شہر ذی الحجہ ۱۱ سنہ محمد شاہے جلوس مطابق ۱۱۴۱ ہجری بمقام صوبہ متھرا ملک اکبر آباد جاگیر نواب اعتماد الدولہ ولد قمر الدینخاں بہادر۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری - ۳۶۹

۱۳۱

داسوختِ امیر
منشی امیر احمد مینائیؒ

(۶۵ اوراق) ۲ک - ۲۷ س م - ۲۰ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کاتب : رام دیال امین

کتابت : ۱۲۸۴ ہجری

اس مخطوطے میں امیر مینائی کے چھ مندرجہ ذیل واسوخت شامل ہیں۔
واسوختِ اردو - شکایتِ رنجش - اغبارِ طبع - حسدِ اغیار - صفیر آتش بار - بانگِ اضطرار۔

آغاز : آج ایک سانحۂ تازہ بیاں کرتا ہوں
شعبدۂ عشق فسونگر کا عیاں کرتا ہوں ......

اختتام : ...... تھا جو اندیشہ تمہارا وہ بھی اب کام آیا
چپ رہو، چپ رہو۔ لو صلح کا پیغام آیا

مزین سرورق -

ترقیمہ : واسوخت امیر تمام ہوئی
بقلم خاکسار - رام دیال امین

۱۳ : (۱۱ ۱۳) ا : ۳ : تنقید

نیشنل میوزیم - (C -۱۹۵۶) /۹۶ - ۵۵

۱۳۲

موازنۂ انیس و دبیر

شبلی نعمانی

۲۹۰ اوراق - ۳۳ × ۲۰ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کتابت : ۱۳۲۱ ہجری مطابق ۱۹۰۳ عیسوی

اس مخطوطے میں شبلی نے انیس و دبیر کا مرثیہ گو کی حیثیت سے موازنہ کیا ہے۔ اور دونوں کی شاعری پر اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے اردو ادب میں ان کا مقام و مرتبہ بھی متعین کیا ہے۔

آغاز : عرب میں جو ہماری فارسی اور اردو شاعری کا سرچشمہ ہے شاعری کی ابتدا مرثیے سے ہوئی اور یہ اقتصادی ضرورت بھی تھی ......

اختتام : ...... میں پیار نہیں کرتی میں قرباں نہیں ہوتی
جاؤ میں تمہاری پھوپی اماں نہیں ہوتی

بہت سے اوراق کے حواشی پر مصنف نے تصحیح بھی کی ہوئی ہے جو اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ کتابت کے بعد شبلی نے اس کا باقاعدہ مطالعہ کیا تھا اور خود تصحیح کی تھی۔

کہیں کہیں سے کرم خوردہ - کچھ پھٹے ہوئے اوراق پر چیپیاں چسپاں ہیں - ہر ورق کے صرف ایک ہی حصے پر کتابت کی گئی ہے۔

سرورق پر اکتوبر ۱۹۰۳ کی تاریخ کے ساتھ شبلی کے دستخط بھی ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

غالب اکیڈمی

۱۳۳

مقدمہ کلام غالب
امتیاز علی خاں عرشی

۷۵ اوراق - ۲۵ س م - ۱۸ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت : ۱۹۴۰ تا ۱۹۴۱ عیسوی

اس مخطوطے میں غالب کی اُردو اور فارسی شاعری پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مصنف نے خطوطِ غالب کی روشنی میں "کلیاتِ غالب" کی مختلف اشاعتوں کے بارے میں وضاحتی تبصرہ بھی کیا ہے۔

آغاز : قاضی محمد صادق خاں اختر نے "تذکرہ آفتاب عالمتاب" کی ترتیب کے دوران میں مولوی سراج الدین احمد کے توسط سے ......

اختتام : .... اُن کے پاس کلیات کے نسخے پہنچ گئے تھے۔ اس اڈیشن کے بعد مرزا صاحب کی حیات میں پھر کلیاتِ فارسی کی طباعت کی نوبت نہیں آئی۔

یہ مخطوطہ مصنف کے صاحبزادے اکبر علی خاں عرشی نے غالب صدی کے موقع پر ۱۲ر فروری ۱۹۶۹ء کو غالب اکیڈمی کو بطور تحفہ پیش کیا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۳: (۱ ر ۱۳) ب : سنسکرت ادب

نیشنل آرکائیوز آف انڈیا - ۲۶ ستمبر ۱۹۵۹/- ۱۹۹۰

۱۳۴

(سنسکرت ادب میں یورپین اسکالروں کا حصہ)

(سید علی بلگرامی)

(۱۷ اوراق) ۳۳ س م - ۲۲ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں سنسکرت زبان وادب کے سلسلے میں یوربین اسکالروں کی خدمات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مصنف نے ویدوں کی قدامت اور ان کے بارے میں مختلف نظریات سے بحث کرتے ہوئے آخر میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

آغاز، نہایت عمدگی کے ساتھ انگریزی میں یہاں پر ایک بہت بڑا ذخیرہ معلومات کا جمع کیا ہی۔ اب بھی بہت سی صدیوں کو لانگ کرس ۱۶۵۱ء میں آنا چاہیئے ....

اختتام: ...... بیوہ لاش کے پاس آکر بیٹھتی تھی۔ پہلے سوہاگن عورتیں ...... دغیرہ آنکھوں میں لگاکر کریاکرم کرتیں تو اٹھتی تھی اور اسوقت تک بیوہ لاش کے پاس رہتی تھی اسکے بعد بیوہ بھی اٹھ کر چلی آتی تھی۔

عمدہ حالت - پہلے دو اوراق گم ہیں - غیر مجلّد -
سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں -

۱۴ : (۱۴۱۱) أ : لارڈ کرشنا

ہارڈنگ پبلک لائبریری - ۳۲۸

۱۳۵
(سری سکنت)
نندراسین

۹۴- اوراق - ۲ ک - ۱۹ س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
خود نوشتہ

اس مخطوطے میں کرشن جی کی سوانح کو منظوم پیرائے میں پیش کیا گیا ہے۔ مخطوطے

کی زبان بھاکا ہے اور رسم الخط اُردو ہے۔

آغاز: تو لچھن کر بجھہ جو دسوئیں آسری روپ ۔ برم پتر متر ایک رہے
نند بندلی پر تہم جند سری کرشن آگہہ انوپ کرشن چرتر سینو سو چھیئے ......

اختتام: .... سنین جو کو اومن کرم بچن نیہ اون تس اون اویائے
ہنس کل ہنس کہنہ نند نہ آن اویائے

انتہائی کرم خددہ۔ سرورق نہیں ہے۔

ترقیمہ: اتسری وسم اسکندہ بھاکھا نند راسین
کرتا اون نس اون اوہائے سماپتہ

۱۴: (۱، ۱۴) ب: تیرتھ استھان

ریڈفورڈ آرچیولوجیکل میوزیم ـــــ ۲۰۵ - ۴۰

۱۳۶

کور چھتر درپن
منشی کوبرائے

(۱۵- اوراق) ۲۰ س م - ۱۱ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں ہندو تیرتھ استھان "کور چھتر درپن" کے گھاٹوں اور جھیلوں کا حال تحریر کیا گیا ہے۔ درمیان میں بہت سے سنسکرت الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔

آغاز: منشی کابرای صاحب اکسٹرا اسب کمشنر بہادر پنجاب جنھوں نی ہنگام بندوبست ضلع تہانیسر اس نسخے کو بڑی کوشش اور تحقیقات سے ترتیب کیا تہا.....

اختتام: .... اور ایک قصیدہ تاریخ ترسیم کپتان لارنسی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کیا منشی حمید علی صاحب سرشتہ دار دیوانی جو تصنیف کیا اوسکا حاصل استخراج

اعداد سنہ ہجری یہہ ہے۔

ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۱۴۱) ج : رامائن۔گیتا

بارڈنگ پبلک لائبریری — ۳۳۲

۱۳۷

رامائن

۱۳۲۔ اوراق۔ ۲ک۔ ۲۴۰۵ س م۔ ۱۸ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں رامائن کو اردو رسم الخط میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

آغاز: پریتم نام نرمل نارائن   بن کچھ کتھا کہوں رامائن
نرنکار جگدیش نرنجن   پار برہم داتا رکھہ بھجن ......

اختتام: ...... کرپن بھگت کو اوسنان کیٹی شنان نہ سادہ
کپٹ روپ کی بھیک میں نیٹ مہا اپرادہ

کرم خوردہ اور خستہ حالت۔

آخر کے کچھ اوراق گم ہونے کی وجہ سے ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۷۲ء

۱۳۸

سری مد بھگوت دسم اسکندہ

۴۱۹ صفحات۔ ۲ک۔ ۳۲ س م۔ ۲۲ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب: گردھاری لال

کتابت : ۹۔ اگست ، ۱۹۱۷ عیسوی

یہ مخطوطہ بھگوت گیتا کا بھاکا ترجمہ ہے جو اُردو رسم الخط میں لکھا ہوا ہے۔

آغاز : ات سری بھاگوتے مہا پورانے دسم اسکندی بھاکھا ٹیکا

بھوپت کرت پرہتم او ہیایے تو اسکندہ سنیے جب راجا ....

اختتام : .... جو اتینے انگن سونپل تیوں دو اوس اسکندہ گت

سورت بھاکھت باتیں پرم دسم نت سری بھاگوت

ناقص جلد۔ کچھ اوراق چیپی شدہ ہیں۔ یہ مخطوطہ مختلف اوقات میں مسٹر بھجوانی اور سیتا پور کے مسٹر وصی حسین کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : اتھہ سری مدھیا دسم اسکندہ شبھم سماپتم ۹۔ اگست ۱۹۱۷ء کو بمقام کوٹھ راجپوتانہ محلہ بجے پاڑہ رام پورہ میں یہہ پُستک پنڈت کشن لال جیصاحب کی پُستک سے نقل کی گئی۔ بقلم گردھاری لعل۔

ہارڈنگ پبلک لائبریری - ۳۲۹

۱۳۹

یوگ وششٹھ

۱۴ اوراق - ۲۲ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب : ھنومان پرشاد

کتابت : ۰۰ ۱۹ سمت

یہ مخطوطہ رامائن کے ایک حصے "یوگ وششٹھ" کا برج ترجمہ ہے جسے یہاں اُردو رسم الخط میں لکھا گیا ہے۔ اس میں "شو" اور "پاروتی" کا تذکرہ شامل ہے۔

آغاز : سری گورچرن پرتاپ یتن پایو پرم آنند مکت روپ تت جہن

ہیوکٹی ددیت کی پنہہ۔ سری ساردا کرن کرو نمسکار کر جور ......

اختتام : .... کرہیہ ناہیں بہو جویا کوں ..... رہی اور جیہ کوئی بچار
سکہہ ستوں رہی جوست جھو ہین سکل بکار

سرورق نہیں ہے۔ انتہائی کرم خوردہ۔

ترقیمہ : تمت تمام شد روز جمعہ سمت ۱۹۰۰ یعنی یک ہزار نہہ صد۔ کاتب الحروف
ہنومان پرساد قوم کاہستہ قانونگوئی پرگنہ صدرپور سرکار خیرآباد بلدہ الہ آباد عرف
پراگ است برای خاطر لالہ بھٹن لعل صاحب خط نویس صدر کلکٹر ضلع الہ آباد۔

۱۴ : (۱۴۲،۲) ل : جنرل (مناظرے)

نیشنل میوزیم - ۸۳۸

۱۴۰
۱۴۱

اخوان الصفا

نامعلوم

مترجم : اکرام علی

کتابت : ۱۲۲۵ ہجری مطابق ۱۸۱۰ عیسوی

(۱۵۰- اوراق) ۲۲ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے کو مصنف اکرام علی نے مسٹر جون ولیم ٹیلر کی ہدایت پر عربی سے اردو میں منتقل کیا۔ اس میں انسانوں اور حیوانوں کے درمیان تمثیلی پیرائے میں وجودِ خداوندی اور انسانی ارتقاء پر مناظرے کیے گئے ہیں اور ظہورِ اسلام سے بحث کی گئی ہے۔

آغاز : سپاس بیقیاس اس واجب الوجود کو لایق ہیں جسنی اجسام ممکنات میں باوجود
وحدت ہیولا کی مختلف صورتیں بخشیں اور ماہیت انسانی کو ....

اختتام: ..... فرماں برداری سے تجاوز نکریں حیوانوں نی بھی قبول کیا اور راضی ہو کر سب نے بحفظ و امان وہاں سے مراجعت کیے۔

صفحہ ۲ پر دو مہریں لگی ہیں جن میں محمد وزیر خاں وزیر الدولہ امیر الملک بہادر جنگ بتاریخ ۱۲۲۳ ہجری کا نام لکھا ہے۔

ناقص اور خستہ حالت۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۳۱۵ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد رسالہ اخوان الصفا۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۱۹۴۷) ۲۳/

۱۴۱

اظہار التحجیج فی احوال المسیح

ابوالنجم

۸۳ صفحات۔ ۲۹ س م۔ ۲۴ سطور

خود نوشتہ

تاریخ تصنیف: (۱۸۸۷ عیسوی)

عربی حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

یہ رسالہ اُن عیسائی مشنریوں کے جواب میں لکھا گیا جنہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر اپنے شک و شبہات کا اظہار کرتے ہوئے بہت سے الزامات عائد کیے تھے مصنف نے قرآنِ حکیم کی روشنی میں ان سب الزامات کی تردید کی ہے اور منطقی دلائل کے ساتھ ان سوالات کا جواب بھی دیا ہے جو ان مشنریوں نے اُٹھائے تھے۔ یہ رسالہ دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش پر بحث کی گئی ہے اور دوسرے باب میں دیگر موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔

آغاز: یہ قصہ ابنِ مریم کا ہے بات ٹھیک قانونِ قدرت کے مطابق ہے جسمیں لوگ (ناحق) اختلاف یا جھگڑا کرتے ہیں ......

اختتام: ...... ہر ہر فرد و بشر کو یہ مسئلہ گوش گذار دیں تاکہ نصاریٰ کا فرقہ اپنا منہ لیکر بیٹھہ رہے۔ اے خدا تو اپنے وعدے کے مطابق مسلمانوں کی بروح القدس سے تائید کرادی۔

ترقیمہ: تمت بالخیر العبد الضعیف ابوالخیر عنا اللہ عنہ ساکن جھومکا ضلع چمپارن ڈاکخانہ سکٹہ۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۷۳

۱۴۲

جواب محمدیہ اور رد نصاریٰ

اکرام الدین

۱۴۲ صفحات - ۲۴×۱۵ س م - ۱۶ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۲۸ ربیع الاول ۱۲۴۵ ہجری

عربی حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں بھی مصنف نے اُن تمام اعتراضات کا نہایت تفصیل سے اور ثبوت کے ساتھ جواب دیا ہے جو کچھ عیسائی مشنریوں کی جانب سے مذہب اسلام پر عائد کیے گئے تھے۔

آغاز: تمام خوبیاں ہیں اوس خدا کو کہ جسنے سب شریعتوں کو آسمان سے نازل کرکے اپنے سب بندونکو سکھلایا اور آخر کو ......

اختتام: .... بس تو حافظ خموش آگی ایسے شخصوں کے کون مونہہ لاگی

حواشی پر عربی اقتباسات کا اُردو ترجمہ اور اُسکی وضاحت کی گئی ہے۔ کرم خوردہ۔
خستہ حالت۔ ذیلی عنوانات سُرخ۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری۔ ۲۶۰۳۴۰ / ۱۹۷۳

۱۴۳

تحریر الشہادتین

مصنف : مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی

مترجم : سیّد عبد الوہاب

جلد دوم۔ ۴۱۳ صفحات۔ ۲۵ س م۔ ۱۷ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کتابت : ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۱۸۸۵ عیسوی

یہ مخطوطہ قصص الانبیاء کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس میں دنیا کے بہت سے پیغمبروں کے حالات تحریر کیے گئے ہیں اور خصوصی طور پر پیغمبرِ اسلام کا تذکرہ نہایت تفصیل سے کیا گیا ہے۔

آغاز : اللہ تعالےٰ ایک ہے اور سب سے بڑا ہے اور اُوس سے کوئی شریک نہیں اور وہ سب کو پیدا کرنے والا ہے ....

اختتام : .... اس مرحلے پر حکومت ...... شام۔ عراق اور حجاز میں جم گئے اور سب سلطنت اونکی تراسی برس چار مہینے رہی۔

کچھ صفحات کے حواشی پر چند حدیثوں کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

کرم خوردہ۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ : تحریر الشہادتین تمت بالخیر ۱۲۶۸ ہجری۔

۱۴: (۱۴۲ و ۲) ب: (فقہ) ا: جنرل

نیشنل میوزیم - ۲۲۲/۷۳ - ۵۵

۱۴۴

ہدیۂ محمدیہ فی ردّ بدعۃ الوجودیہ
محمد بشیر الدین

(۳۶- اوراق) ۲۵ س م - ۱۲ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی -

خود نوشتہ

عربی اور فارسی حوالے بھی دیئے گئے ہیں -

اس مخطوطے کا موضوع فقہ ہے جو تین ابواب پر مشتمل ہے - اس رسالے کی تکمیل سابق ریاستِ ٹونک کے نواب محمد علی خاں کی ہدایت پر عمل میں آئی -

آغاز: وَمُحمَّد وَلله الَّذِی تَقدَّسِ شَانُہ عَن الزَّوَالُ وَالنُّقصَان وَ تیزۃ وَجُودِہٖ وَعَن نقصِ الِامتناع وَ الِامکانِ وَالصَّلوٰۃ وَعَلیٰ رَسُولِہ وَجُودِہٖ فَضلُ الرَّحمٰنِ .....

اختتام: ...... بسبب اوسکی قائل اور معتقد اوسکا ہذا آخر رسالتنا ہذہ فنقول فی حق ابن العربی وطائفتہ تلک امتہ قد خلت لنا ما کنبا وعلیہا ما کتبت -

ناقص جلد - یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا - وہاں اس کا نمبر شمار ۹۶ تھا -

ترقیمہ موجود نہیں -

۱۴۵

علم الفرایض

مصنف: عنایت اللہ

مترجم: نوازش علی

۷۰ صفحات - ۱۹ س م - ۲۰ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: گل حسن

کتابت: ۱۵ ربیع الاول ۱۲۸۰ ہجری۔

مثالوں کے لیے کچھ فارسی اشعار بھی پیش کیے گئے ہیں۔

یہ منظوم رسالہ اسلامی قوانین اور فقہ پر مشتمل ہے۔

اس رسالے کا مترجم نوازش علی خاں ضلع مراد آباد قصبہ نگینہ کا رہنے والا تھا۔

آغاز: الحمد للہ الذی میرات السموات والارض والصلوۃ والسلام علی افضل من بین سہام النعصیب والفرایض ۔۔۔۔۔۔

اختتام: ۔۔۔۔۔۔۔۔ والسلام علے سید الانبیاء محمد والہ واصحابہ اجمعین تمام شد۔

انتہائی کرم خوردہ - ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۶۱۷/۷۷-۵۵

۱۴۶

نظم الہدایت

مولانا غلام جیلانی

(۹۰- اوراق) ۲ ک - ۳۲ س م - ۱۱ سطور -
نستعلیق - سیاہ روشنائی -

کتابت: ۱۱ - ذیقعد ۱۲۶۳ ہجری

اس مخطوطے کا موضوع اسلامی قوانین اور فقہ سے تعلق رکھتا ہے اس کے علاوہ مختلف دعائیں اُن کی اہمیت اور ان کی تفصیل بیان کی گئی ہے -

آغاز: کہہ دلا تو حمد اوس خالق کی سب سے اولا
جسنی مشتِ خاک کی تئیں نعمتِ ایماں دیا ......

اختتام: .... یا الٰہی کر میری یہ سب دعائیں مستجاب
تاکہ ہوں جلدی تیری فضل و کرم سی کامیاب

انتہائی کرم خوردہ - سرورق سنہرے اور سرخ رنگوں سے مزیّن - ذیلی عنوانات اور حواشی سرخ - یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۴۹ تھا -

ترقیمہ: تمت تمام شد نسخہ متبرکہ مسمی بنظم ہدایت در علم و دین و شرح متین تصنیف سیادت و شریعت پناہ معرفت و حقیقت آگاہ سالک مسالک حداوانی اسوہ بارگاہ ربانی مولانا مولوی غلام جیلانی دام فیضہ و عم انوالہ یا ناظراً فیہ سل باللہ برحمۃ علی المصنف واستغفر الصاحبہ واطلب النفسک خیراً تریدبہا بعد ذلک غفرانا لکالتبہ بتاریخ یازدہم شہر ذیقعدہ ۱۲۶۳ھ ہجری -

نیشنل میوزیم - ۵۹۸/۵۵،۷۳

۱۴۷

(فقہ)

نامعلوم

(۶۶ - اوراق) ۲ ک - ۳۲ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
عنوانات فارسی میں لکھے ہیں۔
اس مخطوطے کا موضوع فقہ ہے جسے قدیم دکنی اُردو میں لکھا گیا ہے۔
آغاز: اللہ مولی پاک ہی دو جگ سرجن ہار
جن رہا یا دہ صدق سون سوی اکر پار ....
اختتام: پہیر چین کا نان کوئی یہیہ بات ہی سانچہ
اللہ اللہ یاد کرنا تو اللہ یی بانچہ
ناقص جلد - خستہ حالت
یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۲۷ تھا۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۶۸۴/ ۵۵۶۷۳

۱۴۸

صراط المستقیم

نامعلوم
(۲۲- اوراق) ۲۵ س م - ۱۱ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی۔
مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم کے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔
اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کی روشنی میں زندگی گذارنے کے مفید ا رہنما اصولوں کا بیان کیا گیا ہے۔
آغاز: الٰہی شکر تیری احسان کا کہ تو نی ہماری دل کو روشن اور زبان کو گویا کیا اور
ایسی نبی مقبول کو خلق اللہ کی ہدایت کی واسطی بہیجا کہ جسکے ......

اختتام : ...... ہر چند اُونسے بھی کبھی کوئی کام اللہ کی رضامندی کا ہو جا دیں پر اونکی راہ بھی ہرگز نہیں مانگتا اونکی نصیب وہ رضامندی نہیں کہ جو آخرت میں فائدہ دی۔

صفحہ ۲ پر ایک مہر بھی موجود ہے جسمیں محمد ہادی بن علی کا نام اور ۱۲۸۱ ہجری کی تاریخ درج ہے۔

ناقص جلد۔ عربی اقتباسات کو سرخ لائن سے واضح کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا وہاں اس کا نمبر شمار ۱۲۸ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲ ر ۱۴۲) ب : ۲ :- بیاہ شادی

ندیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷)/۱۷۹

۱۴۹

رسالۂ نکاح

نامعلوم

۶۴ صفحات - ۲۶ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

خود نوشتہ

کتابت : ۱۲۴۱ ہجری

شادیوں کے لیے عربی اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

اس رسالے میں شادی اور نکاح کی اہمیت اور اس سے متعلق اسلامی قوانین اور اُن کی تفصیل کو مختلف حدیثوں کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہے۔ اور اس ضمن میں بہت سی حدیثوں کے حوالے بھی نقل کیے گئے ہیں۔

آغاز : الحمد للہ الذی جعل النکاح خاصلاً بین الحلال والحرام و حفظ نسل نبی آدم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد سید الانام ......

اختتام : ...... اللہ تعالیٰ بنانے والی کو آبرو اور مغفرت اور فرمایش کرنیوالی کو اور پڑھ کر فائدہ اٹھانے والی کو نفع عطا فرماوی۔

کچھ حواشی پر موضوع سے متعلق مزید تفصیلات درج کی گئی ہیں۔

خستہ حالت۔ کرم خوردہ۔ آخر کے کچھ صفحات انتہائی کرم خوردہ ہیں۔

سرورق موجود نہیں۔

ترقیمہ : نام ایں رسالہ مترکۃ النسا بروز شنبہ وقت دو پاس چہار گھڑی باقی ماندہ بود ہماں ساعت بندہ کمترین مسکین تحریر یافت ۱۲۴۲ھ

۱۴ : ۲۱ (۱۴۲) ب : ۳ : طریقۂ کفن

نیشنل میوزیم - ۲۸۸/۷۳، ۵۵

۱۵۰

(طریقۂ کفن)

محمد عمران

(۱۱- اوراق) - ۲۹ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کتابت : (۱۲۳۰، ہجری)

عربی اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں مُردے کو کفنانے دفنانے کے شرعی طریقوں پر بحث کی گئی ہے۔

عمدہ حالت۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار

۱۲۴۸ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۱۴۳۲) ج : ۱ :۔ نقشبندیہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری ۔ ۳۰۰

۱۵۱

فیضِ نقشبندیہ

مصنف : مولانا خیرالدین صورتی

مترجم : عبداللہ شاہ نقشبندی

(۴۷۔ اوراق)۔ ۲۲×۱۵ س م ۔ ۱۳ اسطور۔

شکستہ۔ سیاہ روشنائی۔

یہ مخطوطہ مولانا خیرالدین صورتی کی مشہور تصنیف " ارشاد السالکین " کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس میں نقشبندیہ فرقے کی تعلیمات کو روشناس کرایا گیا ہے اور یہ مخطوطہ ایک دوسرے فارسی مخطوطے " رسالۂ جفر " کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : تعریف اور تعریف بہوت اوس کلیم کي کہ جسني گویائي کو اوپر زبان انسان رکہا ہي سات اواز مختلف کي اور ......

اختتام : ...... اور اوکو فیض جناب شفیع المومنین سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین اے یوم الدین

انتہائی کرم خوردہ۔

سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں۔

اہل تشیع :- ۲ : ج (۲، ۱۴) : ۱۴

ندیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۱۱۰

۱۵۲

چہل محفلِ غم

محمد ہادی حسن غافل

۲۸۰ صفحات - ۲۲ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

عربی فارسی حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں واقعاتِ کربلا کو تاریخ کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے اور حضرت امام حسین و امام حسن اور ان کے دیگر ساتھیوں کی شہادت کے واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ چالیس ابواب پر مشتمل ہے۔

آغاز: لحمد ربنا من اعظم ان مینیا علی الی الالمئہ و سراج الامتہ سبط المصطفیٰ و ابنِ مرتضیٰ ....

اختتام: ...... مشغول نظارہ سرہای شہیدا ہوں اور ہمیں نہ کبھی جز مینا من کثرۃ النظر لبنا ھم محزون ہوئی ہیں نسب کثرت نظری۔

ذیلی عنوانات سرخ۔ ناقص حالت۔ آخر کے کچھ صفحات گم ہیں اس لیے ترقیمہ نہیں لکھا گیا۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۱۵۳

شرف السعداء بذکرِ شہادتِ اشرف الشہداء

محمد ہادی

۱۵۳

(۵۸- اوراق) ۳۲ س م - ۱۸ سطور-

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: محمد بشیر حسین

کتابت: (۱۳۱۵ ہجری)

قرآنِ حکیم سے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں خلفاء راشدین کے حالات کو اور میدانِ کربلا میں حضرت امام حسینؓ اور امام حسنؓ کی شہادت کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی جَعَلَ الشَّہَادَۃَ شَرفاً فَخِیماً وَفَوزاً عَظِیماً لِلشُّہَدَاءِ الاَطہَارِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفضَلِ الاَنبِیَاءِ الکِبَارِ ......

اختتام: ...... لدیک والا لاتحرالی لطیب لی علیک والا لاتسیل السواکب
وسات والا قالعرام تضع سناک والا فالیہ واغیاھب

غیر مجلد- سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم ۲۹/۱۹۷ - ۵۹

۱۵۴

تحفۃ العوام

نامعلوم

(۸۰- اوراق) ۲۲ س م - ۱۶ سطور-

شکستہ - سیاہ روشنائی

عربی اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں اہلِ تشیع کی تعلیمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

آغاز: شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنیوالا ہے- سزاوار حمد وہ معبود جسکی طاقت میں سب سر بسجود ......

اختتام: .... تیسرے اگر لڑکا بہت روتا ہو اور نہ سوی یہ دعا سرہانی اوسکی لکھہ کی رکھدی یا جھولی میں لٹکا دیے رونا اور بیداری موقوف ہوگی۔

انتہائی کرم خوردہ۔ ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲ ، ۱۴) ج : ۳ :۔ تصوّف

۱۵۵

لاینتہ

مصنف: حضرت نظام الدین اولیا

مترجم: مولوی ابوالحسن

(۵۲ صفحات) ۲۲ س م - ۱۶ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کتابت: ۱۰ شوال ۱۳۳۴ ہجری

اس مخطوطے میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیا اور ان کے دوسرے ہم عصروں کے فارسی خطوط کا اردو ترجمہ نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

ان خطوط کے ذریعہ فرقۂ صوفیا کی تشہیر و تبلیغ کی گئی ہے۔

آغاز: اس لقب سے حضور قطب زماں فخر الاولین والآخرین حضرت خواجہ غریب نواز محب النبی مولانا فخر الدین رضی اللہ عنہ ....

اختتام: .... کریم کی یاد میں عاجزی سے رجوع کریں اور جو احکام اللہ پاک نے نازل فرمائے ہیں انکو قبول کریں اللہ بس باقی ہوس فقط۔

حواشی پر صوفیانہ اصطلاحات کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔

ذیلی عنوانات سرخ۔ غیر مجلد۔ ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۵۶

مرثیہ

نا معلوم

۸۷ صفحات ۔ ۲۰ ک ۔ ۲۸ س م ۔ ۱۶ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

یہ مخطوطہ مختلف مراثی پر مشتمل ہے۔ اس میں شامل مراثی پیغمبر اسلام مختلف اصحابہ اکرام اور حضرت علی کرم اللہ وجہی نیز حضرت امام حسینؓ و امام حسنؓ کی یاد میں لکھے گئے ہیں۔

اس مخطوطے کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

آغاز: سنو مومناں اب کھول ماجرا کتابوں میں دیکھا جو کچھ ہی سُنا

کہانی ہے غم کی سنو کان دکھہ توجہ سے دل کی ذرا دھیان کہہ ......

اختتام: ...... ہم اوس چشمہ فیض کے ہیں مرید کہ لیتے ہیں سب نام اودسکا ....

ہماری رفیق اوسکی ہیں کامیاب نہیں اوس سی برعکس ہوتا صواب

انتہائی کرم خوردہ ۔ ذیلی عنوانات سرخ ۔ ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۵۷

نور نامہ

حسینی

(۱۸۲ صفحات) ۱۷ س م ۔ ۶ سطور

نسخ ۔ سیاہ روشنائی۔

کتابت: ۱۴ صفر ۱۱۳۹ ہجری۔

قرآنِ حکیم سے عربی اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ اپنے وقت کے مشہور صوفی بزرگ "بندہ نواز گیسو دراز" کی متصوفانہ تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اس میں انھوں نے سیرتِ نبوی اور عظمتِ خداوندی کا بیان کیا ہے۔ مخطوطے کی زبان قدیم دکنی اُردو ہے۔

آغاز: اوّل نورِ حق گاہی دِلمیں رہس ہوں — پچھن نورِ احمد سوں روشن کروں
گنج ھتن حسینی جو محمدؐ کا نور — ہے اس نور کا نورنامہ ظہور

....

اختتام .... حسینی کی حق میں محباں دعا
کرو کربلا کوں لجاوے خدا
کہ یو جاوے جنّت میں بیحساب
پیری تانہ اسپر سوال وجواب

کرم خوردہ۔ کچھ اوراق چسپی شدہ ہیں۔ پہلے دو صفحات سنہرے رنگ سے اور سرورق کا آدھا حصہ سبز۔ سُرخ اور نیلے رنگوں سے مزین۔ عربی اقتباسات سرخ روشنائی سے تحریر کیے گئے ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲،۱۴) د :- جہاد

نیشنل میوزیم - ۱۷۷۳/۵۵،۷۳

۱۵۸

رسالہ جہادیہ (نسخہ اول)

نامعلوم

(۴ اوراق) ۲ک - ۱۷س م - ۱۱ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ -

اس مخطوطے میں لفظ "جہاد" کے معنی و مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے اور اسلام کی تشہیر و ترویج کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ مخطوطہ منظوم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔

آغاز: بعد تمہید خدا نعت رسول اکرم
یہ رسالہ ہی جہادیہ کہ لکھتا ہی قلم
واسطے دین کے لڑنا نہ پیئے طمع بلاد
اہل اسلام اسے شرع میں کہتے ہیں جہاد . . . .

اختتام: . . . . اپنا دی دی اور مسلمانو کو کر زور اور
وعدۂ فتح جو ہی انسے کیا، پورا کر
ہند کو اسطرح اسلام سی بھر دی ای شاہ
کہ نہ آدمی کوئی ادا از جز اللہ اللہ

بوسیدہ حالت -

مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا - وہاں اس کا نمبر شمار ۹۷ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد رسالۂ جہادیہ لکھا گیا واسطے شیخ محمود کی۔

نیشنل میوزیم - ۱۷۶۳ / ۷۳ - ۵۵

۱۵۹

رسالہ ترغیب الجہاد (نسخہ دوم)

نامعلوم

(۲۴ - اوراق) ۲۰ س م - ۱۸ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔
اس مخطوطے میں مختلف حدیثوں کی روشنی میں "جہاد" کی تشریح بیان کی گئی ہے۔
اور ان حالات کی وضاحت کی گئی ہے جن میں جہاد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ مخطوطہ
پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔
آغاز : حمد بیشمار اوس قادر مطلق کو لایق ہی جو پربت کو رائی کری اور رائی کو پربت
کری اور کمتر جانور پچہر سی نمرود ایسی سرکش کو ایک آنمیں مرڈالی .....
اختتام : .... لیکن تہوڑا مطلب اسکا نظم میں لکھا جاتا ہی کہ شوق والی مسلمان
اس کو یاد کرلیں اور بار بار پڑھا کریں۔ انشا اللہ یہ کہ مسلمانوں کو شوق جہاد
کا بڑھتا جائیگا۔
بوسیدہ جلد۔ کچھ حصہ سرخ روشنائی سے بھی لکھا ہے۔
یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار
ع۵ تھا۔
ترقیمہ : تمت تمام این رسالہ ترغیب الجہاد۔

نیشنل میوزیم - ۱۸۸-۳/۷۳-۵۵

۱۶۰

رسالہ ترغیب الجہاد (نسخہ سوم)

نامعلوم

(۲۰- اوراق)- ۲۹ س م - ۱۵ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

مثالوں کے لیے قرآن حکیم کے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔
تفصیل کے لیے مخطوطہ ۱۵۹ دیکھیے۔

آغاز : حمد بیشمار اوس قادر مطلق کو جو پربت کو رائی اور رائی کو پربت کری جو مچہر سے نمرود کو

مردانگی اور موسی جنگی مرد سی فرعون سی بادشاہ کو ۔۔۔۔۔

اختتام: ۔۔۔۔۔۔ اپنی بیر در مسلمانونکو کر زدر اور
وعدۂ فتح جو اون سی ہی کیا پورا کر
ہند کو اسلام سے اسطرح بہردی اے شاہ
کہ نہ آدمی کوی اور اواز جز اللہ اللہ

اطرافی حواشی اور قرآنی اقتباسات سرخ۔ خوبصورت جلد۔ سرورق نہیں ہے۔
یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا۔ وہاں اس کا نمبر
شمار ۱۴۲ تھا۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۱۷۵۷/۷۳-۱۵

۱۶۱

رسالہ رغیب الجہاد (نسخہ چہارم)

نامعلوم

۳۴- اوراق - ۲۱ س م - ۹ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب: شیخ عطا اللہ

کتابت: ۱۲۵۵ ہجری (یہ تاریخ سرورق پر لکھی ہے)

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم سے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔
تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۱۵۹ دیکھیے۔

آغاز: حمد بیشمار اس قادر مطلق کو لایق ہے جو پربت کو رائی کری اور رائی کو پربت
کری اور کمتر جانور پچھر سے نمرود ایسی سرکش کو ایک انمیں ۔۔۔۔۔

اختتام: ۔۔۔۔۔۔ اور جہاد میں جانا فرض ہو جاتا ہے۔ لڑکے اور عورت اور

اندھی اور ایسے لنگڑی اور بیمار جو چل نہیں سکتا ہو جہاد فرض نہیں۔

ذیلی عنوانات سرخ۔ پارچہ جلد۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۴۹ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم۔ ۱۷۶۰ / ۷۳ - ۵۵

١٦٢

رسالہ ترغیب الجہاد (نسخہ پنجم)

نامعلوم

۳۳ اوراق۔ ۲۱ س م - ۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

کاتب: شیخ عطا اللہ

کتابت: ۲۱ جمادی الاوّل ۱۲۵۵ ہجری

تفصیل کے لیے مخطوطہ ۱۵۹ دیکھیے۔

آغاز: حمد بیشمار اوس قادر مطلق کو لایق ہی جو پربت کو رائی کری اور رائی کو پربت کری اور کمتر جانور مچھر سے نمرود ایسی سرکش کو ایک آن میں ......

اختتام: .... لیکن تھوڑا مطلب اس کا نظم بھی لکھا جاتا ہے کہ شوق والی مسلمان اس کو یاد کرلیں اور بار بار پڑھا کریں۔ انشا اللہ تعالیٰ کہ مسلمانوں کو شوق جہاد بڑھتا جائیگا۔

اقتباسات کے نیچے سرخ لکیریں کھینچ کر واضح کیا گیا ہے۔

پارچہ جلد۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار

۵۲ تھا۔

ترقیمہ: بخط سح عطااللہ تحریریافت۔ ۲۱ جمادی الثانی ۱۲۵۵ سنہ ہجری

نیشنل میوزیم۔ ۱۷۶۰/۷۳ - ۵۵

۱۶۳

رسالہ ترغیب الجہاد (نسخہ ششم)

نامعلوم

۳۷۔ اوراق۔ ۲۰ س م۔ ۹ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب: شیخ عطااللہ

کتابت: ۲۱۔ جمادی الاول ۱۲۵۵ ہجری

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم کے اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

تفصیل کے لیے مخطوطہ ۱۵۹ دیکھیے۔

آغاز: حمد بیشمار اوس قادر مطلق کو لائق ہی جو پربت کو رائی کری اور رائی کو پربت کری اور کمتر جانور مچھر سے نمرود ایسی سرکش کو ایک ایک انمیں .....

اختتام: ...... لیکن تہوڑا مطلب اس کا نظم میں بہی لکھا جاتا ہے کہ شوق والی مسلمان اس کو یاد کرلیں اور بار بار پڑہا کریں۔ انشااللہ تعالیٰ یہہ مسلمانوں کو شوق جہاد بڑہتا جائیگا۔

اقتباسات سرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۶۴ تھا۔

ترقیمہ: بخط سح عطااللہ تحریریافت۔ ۲۷ جمادی الاول ۱۲۵۵ سنہ ہجری۔

۱۶۴

تحریص الغزا

نامعلوم

(۱۱۹ - اوراق) ۲ک - ۲۰ س م - ۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

اس منظوم مخطوطے میں "جہاد" کے معنی، مفہوم اور اہمیت و ضرورت کو نہایت تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

آغاز: ایمیری اللہ توہی جان پناہ
مہرو بخشش سے تیری میرا نباہ
توہی بخشائندہ ہی اور مہربان
عیب پوس و جرم بخشش وغیب دان ......

اختتام: ...... زلزلہ ان تا ریونپر ڈالدی
اور بہکا دی جلد اونکو بے لڑی
انکی شر و فتنہ سی ہمکو بچا
رعب انپر ڈالدی جلد انکو بہکا

سرورق پر "محمد بن علی الہادی" کے نام کی ایک مہر لگی ہے جو خط نسخ میں ہے۔

ذیلی عنوانات سرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۶ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۲، ۱۴) ل : ۱ :- سیرت

نیشنل میوزیم ۱۳۱۷ / ۲۳-۵۵

۱۶۵

درد نامہ

محبوب عالم

(۱۱۴ - اوراق) ۲ ک - ۲۱ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق. سیاہ روشنائی

کتابت : ۱- جمادی الاول ۱۲۴۶ھ ہجری

اس منظوم مخطوطے میں پیغمبر اسلام محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات - سیرت - پیدائش اور وفات کے بارے میں لکھا گیا ہے اور آپ کے رفقاء کا بھی مختصراً ذکر کیا گیا ہے -

آغاز : حمد رب ہے خالق کون و مکاں
نور احمد سین بنایا جن جہاں
بول اي طوطي خبر دلدار کي
مست ہوں سن بات اس غمخوار کي ......

اختتام : ...... رکہہ اب دین اپنی یاں ثابت قدم
کروں یاد تیری پڑا میں دمبدم
ایسے بات اوپر کروں میں تمام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

سرورق پر دو مہریں لگی ہیں - ایک مہر " محمد بن علی الہادی " کے نام کی ہے اور خط نسخ میں ہے اور دوسری مہر " وزیر الدولہ امیر الملک وزیر محمد خاں بہادر نصرت جنگ

۱۲۲۳ ہجری" کے نام کی ہے اور یہ خط نستعلیق میں ہے۔
ذیلی عنوانات فارسی میں لکھے ہیں اور سرخ ہیں۔
یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۳۱ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد ہذا الکتاب مسما بدرو نامہ تصنیف خالق و معارف آگاہ حضرت محبوب عالم مرحوم ساکن قصبہ جھجھر تحریر یہ بتاریخ یکم غرہ جمادی الثانی ۱۲۴۶ ہجری النبوی صلے اللہ علیہ وسلم حسب فرمایش خانصاحب مشفق بکرم کریم بخش خانصاحب تمت اختتام یافت۔

نذیریہ پبلک لائبریری - ۸۰

۱۶۶

ذکر اولاد رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم

پھول خاں

۱۴ صفحات - ۲۴ س م - ۱۵ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی
خود نوشتہ
کتابت: ۵ رمضان ۱۲۶۳ھ ہجری

اس مخطوطے میں پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرۂ مبارک تحریر کیا گیا ہے جو آپ کے آباؤ اجداد۔ عزیز و اقارب۔ شرکا حیات اور اولاد کے ذکر پر مشتمل ہے۔

آغاز: شکر بہت اوس ذات پاک خدا ے جل لہ وعم نوالہ اور درود بیحد اوسکے حبیب خاص پیارے رسول پر .....

اختتام: ...... جو کوئی بعد نماز کے یہہ درود ورد کریگا میں اوسکو قطعاً بخشونگا اور دوزخ آگ اُسے مس نہ کریگی۔

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: تمت تمام شد کار نظام شد بدستخط خام عاصی پرمعاصی پھول خاں بتاریخ پنجم رمضان المبارک ۱۲۶۲ھ تحریر یافت۔

نیشنل میوزیم - ۱۳۳۴/۷۳-۵۵

۱۶۷

معراج نامہ
شاہ رؤف احمد

۱۸۷ صفحات - ۲۸ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: سید نجف علی

کتابت: ۱۲ شوال ۱۲۶۴ ہجری

تاریخ تصنیف: ۱۴ رجب ۱۲۵۰ ہجری

اس مخطوطے میں پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح اور سیرت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور "واقعۂ معراج" کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: پاکی اور بے عیبی ہی اوسکو کہ واسطی کرامت کی لیے کیا بندے اپنی کو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ایک انمیں ..... مسجد حرام سے طرف مسجدِ اقصی کی ....

اختتام: .... پھر آل و اصحاب پر آپ کے۔ پھر ازواج و احباب پر آپکی۔

روح پر انکی ابجد اسیح ابد تلک مدام

تازہ بتازہ سو صلوۃ لاکھوں ہیں نو بنو سلام

اطرافی حواشی سرخ - پارچہ جلد۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۵۴۲ تھا۔

ترقیمہ : مسمی بہ مرغوب القلوب نے معراج المحبوب تمام شد نسخۂ معراج نامہ من تالیفات حضرت عمدۃ الاولیا مولانا شاہ رؤف احمد رافت بتاریخ چہاردہم شہر رجب المرجب روز یکشنبہ وقت چاشت ۱۲۵۰ ہجری در بلدہ دارالاقبال تال بہو کاتب نقیر حقیر سید نجف علی عاصی پُر معاصی ساکن کوچہ قطبی بیگم کدر الہ آباد باشندہ شاہجہان آباد صورت اتمام بتاریخ دوازدہم ماہ شوال بوقت دوپہر ۱۲۶۴ھ ہجری تمام شد۔

نذیریہ پبلک لائبریری۔ (۴۸-۱۹۴۷ء) ۷۲/

۱۶۸

مولود شریف (نسخہ اوّل)

نامعلوم

۲۶۶ صفحات۔ ۲۵ س م۔ ۱۳ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

تاریخ کتابت : ۱۹ شعبان ۱۲۶۱ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں پیغمبر اسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو آپ کی سیرت اور اہم واقعاتِ زندگی پر مشتمل ہے۔

آغاز : اُنکی منظر ...... آلہی ہی اونکا ...... نامنتہاہی

امام حسن اور امام حسین رسولِ خدا کی ہیں یہ قرۃ عین ......

اختتام : ...... سبکو زندگانی صحیح سلامت بعد موت کے بہشت مرحمت فرما۔ درود رحمت حق اونکی جان پاک پہ ہو مدام سبکا اوس دوان پاک پہ ہو۔

انتہائی کرم خوردہ۔ سرورق سمیت شروع کے چند اوراق گم ہیں۔

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : تمام شد مولود شریف بتاریخ نوازدہم شہر شعبان ۱۲۶۱ھ ہجری مقدسہ۔

۱۶۹

مولود شریف (نسخہ دوم)

نامعلوم

(۱۲۶-صفحات)- ۵ x ۲۰ س م - ۱۲ سطور

شکستہ- سیاہ روشنائی

کاتب: مظہر حسین

کتابت: ۳ رجب ۱۲۸۹ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں سیرت النبوی کا بیان کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "قصہ حضرتِ بلال" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز: حمد بیحد اوس خدائی پاک کو
نورِ ایماں جسنے بخشا خاک کو
خاک کو بڑ نور سرتا پا کیا
قطرۂ ناچیز کو دریا کیا ......

اختتام... اَلحَمدُ اللّٰہِ عَلیٰ اَذٰ لِکَ اَللّٰھُمَّ وَاَمتنا عَلیٰ حَبِّ حَبِیبِکَ مُحَمَّدٍ صَلّے اللّٰہ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ صَحَابَہ وَسَلِّم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اللّٰہ رَاجِعُونَ تمّت۔

خستہ حالت- بوسیدہ جلد- سرورق نہیں ہے۔

ترقیمہ: تمام شد مولود شریف بتاریخ سویم ماہ رجب یوم شنبہ وقت دوپہر سنہ ۱۲۸۹ ہجری راقم عاصی مظہر حسین خلف میاں سید حیدر حسین مرحوم

نیشنل میوزیم- ۲۲۶ c / ۷۳ - ۵۵

۱۷۰

نور نامہ

میاں فاضل

(۱۳- اوراق) ۲ ک - ۲۵ س م - ۱۳ سطور
نستعلیق- سیاہ روشنائی
کتابت : ۹ جمادی الاول ۱۲۶۱ ہجری

اس منظوم مخطوطے میں پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو قرآن حکیم کی روشنی میں اجاگر کیا گیا ہے۔

آغاز : کروں حمد میں پاک رب الغفور
که ظاہر کیا جسنی احمد کا نور
یہہ نورِ محمد ھی نور الہ
کہ جسکا ہی خود دیکھہ قراں گواہ ....

اختتام : .... پڑھوں نور نامہ کو میں مرک تک
نہ آدی میری دل میں کچھہ اور شک
تیرا نام ہو یا محمدؐ کا نام
زبانپر دمِ آخری - والسلام

سرورق نہیں ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا۔

ترقیمہ : تمت تمام شد ایں کتاب نور نامہ تصنیف میاں فاضل صاحب کرم اللہ وجہہ تحریر شد نہم جمادی الاول سنہ ۱۲۶۱ ہجری۔

نیشنل میوزیم - ۵- ۲۲۶ / ۷۳- ۵۵

۱۷۱
رسالۂ حدیث
فیاض الحق

(۲۴ صفحات) - ۲۵ س م - ۱۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: محمد امین خان

کتابت: ۲۵ ذیقعد ۱۲۶۰ ہجری

تاریخ تصنیف: (۱۲۵۶ ہجری)

مثالوں کے لیے قرآن حکیم کے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ مختلف حدیثوں کی روشنی میں لکھا گیا ہے اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور اصحابہ اکرام سے آپ کی محبت و حلیمی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آغاز: تو مجھکو راہ محمد کی استوار دکھا

مجھی تو عشقِ حقیقی کی اب بہار دکھا ....

اختتام: .... الٰہی عشقِ مجازی سی تو رہا کیجو

الٰہی بخش دی فیاض کی خطاؤں کو

اطرافی حواشی اور اقتباسات سرخ - سرورق نہیں ہے -

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا۔

ترقیمہ: بدست خط عاصی حافظ محمد امین خان ۲۵ ذیقعد سنہ ۱۲۶۰ھ

نیشنل میوزیم - B - ۲۵۵/۷۳ - ۵۵

۱۷۲

وفات نامہ

نامعلوم

(۱۶ - اوراق) ۲ ل - ۲۷ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی -

اس منظوم مخطوطے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آغاز : وہی ھی سزاوار حمد و ثنا
کہ جسکی نہیں ابتدا، انتہاہ
وہ بیشک ہے عالم کا پروردگار
کہ جسکی قدرت سی سب آشکار ....

اختتام : .... نہیں کہنی کی طاقت اب جی کو ھے
کہ یہہ غم وہی آہ اب جیکو ہی
بس اب ہی یہی خوب کم کر کلام
اور اوس شاہ پر پڑہ درود و سلام

بوسیدہ جلد۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۱ تھا۔

ترقیمہ : الحمد اللہ والمنت کہ وفات نامہ با اختتام رسیدہ۔

عزیز و اقارب :- ۲ : ل (۲ و ۱۴) : ۱۴

۱۷۳

قصہ حضرت بلالؓ

نامعلوم

(۵۔ اوراق) ۲ک۔ ۵و۲۰ س م۔ ۱۳ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : مظہر حسین

کتابت: ۵۔ رجب ۱۲۸۹ھ ہجری

اس منظوم مخطوطے میں حضرتِ بلالؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و سوانح کو مختصر پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: دل سے سنو مومنو یہہ داستاں
لکہتا ھے یوں راویٔ رنگیں بیاں
عشق و محبت کے نشانی ھی یہہ
عاشقِ صادق کے کہانی ھے یہہ ......

اختتام: ...... خاک درت بر سرِ ما ۔ تاج باد
ہر شب عمرت، شبِ معراج باد
قصہ کیا مینے دعا بر تمام
بھیجو پیغمبر پر درود اور سلام

خستہ حالت۔

ترقیمہ: تمام شد قصۂ حضرت بلال بتاریخ پنجم ماہ رجب یوم دوشنبہ ۱۲۸۹ ہجری
راقم عاصی منظہر حسین پسر میاں حیدر حسین مرحوم و مغفور۔

۱۷۴

جنگ نامہ شہیداں امام حسن و امام حسین

روشن علی

۲۳۸ صفحات - ۲ ک - ۲۲ س م - ۱۶ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب: عبد الرحیم

اس منظوم مخطوطے میں حضرت امام حسنؓ و امام حسینؓ کی میدان کربلا میں شہادت کے

واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: شکر بولنا نت کرہنار کا
ہے خالق وہی اب سنسار کا ......

اختتام: .... الہی کرم کن لکھن ہار بر
پڑھن ہار پر اور سنن ہار بر

کرم خوردہ اور خستہ حالت۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ: تمت تمام شد جنگ نامہ شہیداں امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہ بوقت ظہر روز چہار شنبہ تاریخ دہم صفر سنہ جلوس شاہ عالم بخط شکستہ فقیر عبدالرحیم تحریر یافت۔

نیشنل میوزیم۔ ۲۳۱۹/۷۳۔ ۵۵

۱۷۵

رسالہ اسماء الرجال

نامعلوم

۴۰۔ اوراق ۔ ۲۸ س م ۔ ۲۱ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں حروفِ تہجی کی ترتیب کے ساتھ اُن تمام خواتین کے نام درج کیے گئے ہیں جن سے یا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری ہوتی تھی یا پھر جو آپ کے حکم کے مطابق اسلام قبول کرکے مشرف بہ اسلام ہوگئی تھیں۔

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آسیہ بنت الحارث، السعدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی یعنی دودھ شریک بہن تھیں ......

اختتام: .... محمد بن سلیمان ہاشمی سے روایت کرتے ہیں کہ بی بی زینب رضی اللہ عنہا حضرت صلی اللہ وسلم کی وفات سے تیس برس قبل پیدا ہوئیں اور سنہ ہجری میں وفات

پائی۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۱۴،۲) : ۱ :۔ حدیثیں

نیشنل میوزیم۔ ۲۱۹ - ۷۳-۵۵

۱۷۶

دقایق الحقایق

نامعلوم

(۷۸۔ اوراق) ۲ک۔ ۲۰ س م۔ ۱۳ سطور

کاتب : عبدالعزیز خان

تاریخ تصنیف : ۱۲۴۰ ہجری

ذیلی عنوانات فارسی اور عربی میں لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ مختلف حدیثوں پر مشتمل عربی کتاب "مصباح الاخبار" کا منظوم اُردو ترجمہ ہے۔

آغاز : کروں پہلی وصف خدائی کریم
کہ ہی خالق خلق وہ اور رحیم
وہ وحدت سی کثرت ہو یہ اکری
وہ خلقت کو یک کن سے پیدا کری ....

اختتام : .... اس احوال کو جو سنی یا پڑھی
مصنف کی حقمیں دعا یہ کرے
تو کر اوسکی عفو خطا ای کریم
کہ ہی ذات تیری غفور الرحیم

اطرافی حواشی اور ذیلی عنوان سرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۹۲ تھا۔

ترقیمہ: تمام شد بعون کردگار مصباح الاخبار از دستِ عصیان بندہ بپاس خاطر عاطر بقلم ناقص بی تمیز پر تقصیر عاصی کبیر فقیر حقیر حافظ عبدالعزیز خاں ولد حافظ عبداللہ خاں چاہ خاستہ خان رام پور۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۷۱/

۱۷۷

رسالہ ہدایۃ المومنین

سید اولاد حسن قنوجی

۲۷ صفحات۔ ۲۴ س م۔ ۱۴ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

کاتب: پھول خاں۔

کتابت: ۱۳ شوال ۱۲۹۱ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات بھی پیش کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ مختلف حدیثوں اور قرآنی آیات پر مشتمل ہے۔ اس میں اُن تمام آیات اور حدیثوں کو یکجا کر دیا گیا ہے جن میں اسلام کے احیاء اور مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت کی تعلیم دی گئی ہے۔

آغاز:

شکر ہے جسنے بنایا ہمیں
راہ پیمبر پہ چلایا ہمیں
غم میں ہمیں صبر کے تعلیم کیے
راہ بتائی ہمیں تسلیم کی ....

اختتام: .... جو اسپر نہ سمجھو تو بہاڑمیں جاؤ اور اپنا سر کہاؤ۔ موت قریب ہے منکر نکیر قبر میں سمجھا دیں گے۔

سرورق نہیں ہے۔ کچھ عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: تمام ہوا یہ رسالہ ہدایۃ المومنین تاریخ تیرویں وقت دوپہر ماہ شوال سنہ ۱۲۹۱ھ دستخط بی ربط عاصی پُر معاصی بہول خان ساکن مؤ قریب فرخ آباد کے واسطے خاطر اپنے لکھا گیا۔

نیشنل میوزیم - ۱۸۶ - ۷۳ - ۵۵

۱۷۸

ظفر جلیل

ابوالخیر محمد بن محمد بن الجزری

مترجم: محمد قطب الدین

(۴۵۳ - اوراق) ۲۳ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب: محمد خاں

کتابت: ۹ ربیع الثانی ۱۲۶۴ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ عربی دعاؤں کی مشہور کتاب "حصن حصین" کا اُردو ترجمہ ہے اور اس میں شامل دعائیں مختلف حدیثوں پر مشتمل ہیں۔

آغاز: حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کی لئی کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کے اور راہ بتائی اپنی ذکر کی یا الہی درود و سلام بیحد ......

اختتام: ...... بعد حمد قدیمی کہ حدیث حمدش ہر حادث را درین عالم حدوث از غیق

بہو حدائث سن بر فراز صحو بر طبع مسمی میر ساند۔

کچھ صفحات کے حاشیوں پر مشکل عربی الفاظ کی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔

خوبصورت جلد۔ عربی اقتباسات کو سرخ لکیروں کے ذریعہ واضح کیا گیا ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ب ۳۶ تھا۔

ترقیمہ: خط بد خط فقیر حقیر سراپا پر تقصیر بندہ درگاہ محمد خاں خلف محمد عظیم خاں مرحوم و مغفور ساکن مصطفیٰ آباد معروف رامپور تحریر بتاریخ نہم وشہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۴ ہجری۔

۱۴: (۲،۱۴۲) م ۲ : ۲ : ۔ قرآنِ حکیم (قصص و تفسیرات)

نیشنل میوزیم ۸۵۲

۱۷۹
جواہر معنی
محمد فیاض خان

(۱۱۳۔ اوراق) ۲ ک ۔ ۳۰ س م ۔ ۱۷ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: مظہر الدین فیض محمد

کتابت: ۲۵ شوال ۱۲۶۰ ہجری

اس مخطوطے میں حضرت سلیمانؑ اور حضرت بلقیسؓ کے اس تاریخی واقعہ کی منظوم شرح بیان کی گئی ہے جو قرآن حکیم میں تحریر ہے۔

آغاز: کہاں ای گہر ریز معنی نگار عطارد رقم منشیٔ نام دار
تراش ایک قلم خطِ ریحاں نگار کہ ہر حرف میں جسکی ہو لالہ زار ......

اختتام: ...... پلا ساقیا جام صہبائی خام ہوا پختہ رنگ معانی تمام

غم اور رنج فیاض اب دور کر ۔۔۔ مئی شادمانی سی مسرور کر

سرورق پر ایک مہر لگی ہے جس میں "امیر و وزیر محمد علی ۱۲۸۱ھ" درج ہے۔ عنوانات اور اہم الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۲۳ تھا۔

ترقیمہ : الحمد اللہ کہ نسخہ جواہر معنی مشتمل بر احوال سلیمانی و بلقیس زہرہ پیشانی در عرصۂ دو ماہ بحسب فرمودۂ جناب فیض مآب سکندر شوکت سلیمان حشم رستم توان فریدون علم نواب والاخطاب محمد وزیر الدولہ بہادر جنگ دام ملکہٗ درازدولتہ و حشمتہ مصنف نسخہ ہذا محمد فیاض خان ابن مولوی محمد عبد اللہ ابن مولوی محمد بشارت اللہ متوطن قصبہ بلاسپور عملہ پرگنۂ راجپور علاقہ مصطفےٰ آباد عرف رامپور غفر اللہ کاتب خاکسار مظہر الدین فیض محمد ابن وزیر الدین احمد ساکن قصبہ بہرونج بتاریخ بست و پنجم شہر شوال المکرم ۱۲۶۰ھ صورت اختتام یافت۔

نیشنل میوزیم - ۲۳۴۷/۷۳ - ۵۵

۱۸۰

شرح الصدر شریف

نامعلوم

(۱۰- اوراق) ۲۲ س م - ۲۴ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

(خود نوشتہ)

کتابت : ۱۵ رجب ۱۳۱۹ ہجری

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کے پارۂ "الم نشرح" کی تفسیر و شرح بیان کی گئی ہے اور اسی حصے میں "شقِ صدر" کا مشہور واقعہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: واضح ہو کہ اسمقام پر بسبب مناسبت اور استلزام ذکر شق صدر شریف ظاہری جناب سید عالم فخر بن آدم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ......

اختتام: .... اس شرح صدر ظاہری کی مکرر ہونے کی وجہ بھی اس قصّے کے بیان میں ذکر کیگئی جو مخفی اور پوشیدہ نہیں ہی۔

غیر مجلد

ترقیمہ: تمت تمام ۱۵ رجب المرجب ۱۳۱۹ھ ہجری

نیشنل میوزیم ۔ (۸) ۲۳۳۳/۷۳۔ ۵۵

۱۸۱

تفسیر ہندی (حصہ اوّل)

مفسّر: **عبد الحق محدث دہلوی**

(۲۰۴۔ اوراق) ۳۵ س م ۔ ۹ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: امام الدین

کتابت: ۱۲۵۰ ہجری

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کی کچھ سورتوں کی اُردو تفسیر پیش کی گئی ہے۔ اس کا آغاز "سورۂ قٓ" سے ہوا ہے اور مثالوں کے لیے ان کے عربی اقتباسات بھی دیئے گئے ہیں۔

آغاز: سورۂ ق مکیۃ وہی وتلثون ایتاً ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قٓ والقرآن المجید ۔ قسم ہی اس قرآن بڑی شان والیکی ....

اختتام: .... وہ جو خیال ڈالتا ہی لوگو نیکے دل میں من الجنۃ والناس جنو میں یا آدمیو نمیں۔ حدیث میں فرمایا ان سورتوں برابر کوئی دعا نہیں پناہ کے واسطے۔

بوسیدہ جلد۔ ناقص حالت۔ پہلے دو صفحات سنہرے اور دوسرے مختلف رنگوں سے مزین۔

عربی اقتباسات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

ترقیمہ: فی سنہ الف و اثنا مائتہ و خمسین من ھجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم هذا تفسیر ھندی من تصنیف مولوی عبد الحق دھلوی بحسب ارشاد نوابصاحب فیاض زماں فیض بخش بیکساں صاحب الجود والکرم غریب نواز دشمن گداز حاتم عصر نوشیروان دہر معدنِ حلم و سخا مخزن دانش و شجاع محبّ العلماء والفقراء، انسان علیین الانسان فی العجم صاحب السیف والعلم نوابصاحب امیر الدولہ نواب محمد امیر خاں بہادر در چھاؤنی لشکر ظفر اثر متصل قصبہ ٹونک در دریاء بناس از دست خاک پائی مساکین امام الدین متوطن لاھور اتمامیہ یافتہ۔

نیشنل میوزیم B ۲۳۳۳/۷۳ - ۵۵/

۱۸۲

تفسیر ہندی (حصہ دوم)

مفسّر: **عبد الحق محدث دہلوی**

(۱۷۰ اوراق) ۳۵ س م - ۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کتابت: ۴ صفر ۱۲۵۰ ہجری

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کی کچھ اور سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے اور مثالوں کے لیے ان سورتوں کے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔ اس مخطوطے کا آغاز "سورۃ صٓفّا" سے ہوا ہے۔

آغاز: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا فَالتّٰلِیٰتِ

ذَکَرَ اَلنَّ اِلٰھکم وَلوَاحِدٌ ۔ صف باندھنی والونکی قطار ہوکر ......

اختتام : .... اِنَّ اللّٰہَ یَعلَمُ غَیبَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَاللّٰہُ بَصِیرٌ بِمَا تَعلَمُونَ ۔ اللہ جانتا ہی چھپی بہید اسمانونکی اور زمین کی اور اللہ دیکھتا ہی جو کرتی ہو۔

بوسیدہ جلد۔ ناقص حالت۔ پہلے دو صفحات مختلف رنگوں کی آمیزش سے مزیّن کیے گئے ہیں۔ اطرافی حواشی اور عربی اقتباسات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

ترقیمہ : ہذا تمت بالخیر تفسیر ہندی منزل ششم کلام مجید و فرقانِ حمید بعون اللہ تعالے فی التاریخ چہارم ماہ صفر ۱۲۵۰ ہجری بروز پنجشنبہ صورت اتمام پذیرفت۔

نذیریہ پبلک لائبریری ــــــ ۱۵۲

۱۸۳

تفسیر پارۂ عم

مفسّر : مولوی مراد اللہ انصاری

۳۶۰۔ صفحات ۔ ۱۹ س م ۔ ۱۴ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

کاتب : حسین خان

کتابت : ۲۵ رجب ۱۲۴۵ ہجری

اس مخطوطے میں "پارۂ عم" کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ یہ تفسیر سولہ ابواب پر مشتمل ہے۔

آغاز : سونا۔ ارام کرنا مشکل ناہو اس ایک کے فضل سے ساری کاربار عالم کا بن گیا....

اختتام : ...... اور انکی آل اولاد و اصحابان کبار ...... سبکی اوپر ہمیشہ ہمیشہ پہنچاتی رہیں۔

کرم خوردہ۔ شروع کے بہت سے اوراق گم ہیں۔ عربی اقتباسات سرخ لکیروں سے واضح کیے گئے ہیں۔ سرورق نہیں ہے۔

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: تفسیر عم سپارہ فی التاریخ بست و پنجم رجب المرجب ۱۲۴۵ ہجری قدس روز جمعہ کاتب الحروف عاصی پُر معاصی حسین خاں۔

۱۴ : (۲، ۱۴) م : ۳ :- زیارت گاہیں (خانۂ کعبہ)

۱۸۴

تاریخ کعبہ
حضرت شاہ اسحاق دہلوی

۲۱- اوراق - ۲۶ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

دیباچہ فارسی میں لکھا ہے۔

اس مخطوطے میں خانۂ کعبہ کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں اس کی تعمیر کے کل حالات کو درج کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ دس ابواب پر مشتمل ہے۔

آغاز: اسطرح کہتا ہے محمد اسحٰق الہندی مولد المکی حضرات! اب سنا چاہیئے کہ بنائے کعبہ دس مرتبہ واقع ہوئی ہے ......

اختتام: ...... منگوایا اوس کو بیچ چھاگلوں اور مشکوں کے اور ڈالتے تھے حضرت اوس کو یعنی اوس پانی کو بیماروں پر اور پلاتے تھے اون کو۔

خوبصورت جلد۔ عمدہ حالت۔ اہم تاریخی جگہوں اور لوگوں کے نام سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ محمد امین مارہروی کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۴ : (۱۴،۲) ن : دینیات : ۱ :۔ نظریاتی

جامعہ ملیہ اسلامیہ - ۱۱

۱۸۵

مثنوی جلوۂ طور

عبداللطیف خان

۲۰ صفحات - ۳ ک - ۲۷ س م - ۱۴ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

اس مخطوطے میں "واقعۂ معراج" کو نظم کیا گیا ہے۔

آغاز : کیا مطلع ہی پُر از نور چمکا جس سی ہی طالع طور ......

اختتام : .... قصہ جو کہا یہ مینیں پُرنور ہی نام بھی اوسکا جلوۂ طور

خوبصورت جلد - مثنوی کے کچھ اشعار مختلف صفحات کے حواشی پر بھی لکھے ہیں۔

ترقیمہ : تمت تمام شد بقلم عبداللطیف خان از کاسگنج ضلع ایٹہ۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ - ۱۹ نومبر ۱۹۲۴ / ۳۶

۱۸۶

تصدیق الاسلام

(نصرت)

۴۰ صفحات - ۲ک - ۲۲ س م - ۱۶ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

اس مخطوطے میں "اسلامی نظریہ" کو نظم کیا گیا ہے۔ یہ مخطوطہ ایک دوسرے فارسی مخطوطے

"دعائے سریانی" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز : حمد کس سی ہو خدائی پاک کی
ہی زباں قاصر شہ لولاک کے ....

اختتام : .... از برائے روح پاک مصطفےٰ
تنلی نصرت کی دعا رب العلیٰ

سرورق نہیں ہے۔

ترقیمہ : تمام شد رسالہ تصدیق الاسلام۔

۱۴ : (۱۴،۲) ن : دینیات : ۲ :۔ اخلاقی

نیشنل میوزیم - ۲۳۲/۷۳ - ۵۵

۱۸۷

ادعیات سفر بحر و بر

نامعلوم

(۸۔ اوراق) ۲۷ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

دعائیں عربی ہی میں لکھی ہیں۔

اس مخطوطے میں وہ دعائیں شامل ہیں جو مختلف اوقات میں دورانِ سفر پڑھی جاتی ہیں۔

آغاز : دعائیں سفر میں پڑھنے کی جو کوئی ان کو عمل میں لائیگا انشاءاللہ تعالے وہ ہر آفت سے محفوظ رہیگا۔ ......

اختتام : ...... جن مقام میں یہہ حروف پڑھے جائیں اوسکا پڑھنے والا اپنی جان و مال سے محفوظ رہیگا اور تلف اور غرق سے امان پائیگا۔

خوبصورت جلد - اطرافی حواشی سُرخ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۳۴ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - (B) ۶۹۱ / ۷۳ - ۵۵

۱۸۸

کنز المصلیٰ

نامعلوم

(۸- اوراق) ۲ک - ۲۰ س م - ۱۵ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۲۷ محرم ۱۲۵۲ ہجری

یہ مخطوطہ بھی مختلف دُعاؤں کا مجموعہ ہے اور منظوم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔

آغاز: خدا کی ثنا اور صفت کر تمام
کہوں میں نبی پر درود و سلام
صفت پھر کروں ال و اصحاب کے
کہ تابع ہیں اُنکی سبھی اُمتی ....

اختتام: ...... کیا مینی اس مختصر کو تمام
محمد نبی پر درود و سلام
سخن بھی میرا سراپا خطا
بجز کونسے ہی چشم لُطف عطا

مخطوطے پر "حافظ محمد احسان" کے نام کی ایک مہر لگی ہے۔

ناقص اور خستہ حالت - عنوانات سرخ -

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خرید اگیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۳۹ تھا۔

ترقیمہ : تمت تمام شد نسخہ کنز المصلی بتاریخ بست وہفتم شہر محرم الحرام ۱۲۵۲ ہجری
بوقت چاست روز شنبہ۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۱۸۹

(مجہول الاسم)

نامعلوم

(۸۲- اوراق) ۲ک - ۱۲س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی۔

اس مخطوطے میں جو منظوم پیرایہ میں لکھا گیا ہے اسلام کے مختلف ارکان جیسے روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں ان کی افادیت و اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

آغاز : کہین بعد مغرب کی ہر روز کو
پڑہی دو، رکعتاں سبہی کام کو
دوجی ماں الم نشرح پہل میں والضحیٰ
پڑہی بعد الحمد کی یہہ سدا . . . .

اختتام : . . . . پہر یہہ ایک درجہ سنوں یا حبیب
غمو نمیں صبر جن کیا ادن نصیب
صبر کسکون کہتی ہیں سُن دلکی کان
پڑہی ہو کہہ درموت جو بان حان

ناقص حالت۔ بوسیدہ جلد۔ اطرافی حواشی اور عنوانات سرخ۔

سرورق نہیں ہے۔

یہ مخطوطہ مراد آباد سنبھل کے حکیم افتخار احمد نے مندرجہ بالا کتب خانے کو تحفتاً دیا۔ شروع اور آخر کے بہت سے اوراق گم ہیں جس کی وجہ سے سرورق اور ترقیمہ موجود نہیں ہے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ لائبریری - ۱۵۱

۱۹۰

(مسائل)

نامعلوم

(۲۳۵- اوراق) ۲۰×۱۵ س م - ۱۱سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی۔

کاتب: شیخ نظام الدین۔

کتابت: ۹ ذوالحجہ ۱۲۷۷ ہجری

اس مخطوطے میں مختلف حدیثوں اور تفسیروں سے استفادہ کرکے بہت سے مسائل کو یکجا کیا گیا ہے۔

آغاز: ھدایہ مسکوات، تفسیر حسینی، تفسیر جواہر قاضی خان، منہاج الانوار، لطایف نامہ

یہ سب کتابوں سے تہوڑی تہوڑی مسئلہ لکھا ہوں ......

اختتام: ..... بعد ہماری پیغمبر کے وقت جبل قبیس کے او سپہتر کو اوٹکار اور ابراہم کعبہ بناتے وقت ایک پہتر کے مراق چہید رہا تہا۔

کرم خوردہ - کچھ اوراق گم ہیں اور آب زدہ ہوگئے ہیں۔ سرورق بھی گم ہے۔

ترقیمہ: کاتب الحروف بندہ حقیر از کمترین ضعف من عباد الیہ الصمد بندۂ خاک رو خاک پائیں تراب الاقدام بندہ درگاہ رب العالمین شیخ نظام الدین بن شیخ میراں جمعدار مقام پنوٹیل بندہ روز جمعہ تاریخ نوم ماہ ذالحج ۱۲۷۷ ہجری جرب قلم شد اتمام۔

نیشنل میوزیم - ۲۳۳۹/ ۷۳ - ۵۵

۱۹۱

(دُعائیں)

نامعلوم

(۵۰ اوراق) ۲۶ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ نامکمل ہے۔ اس میں مختلف دُعائیں اور تعویذ گنڈے یکجا کر دیئے گئے ہیں۔

آغاز: جو شخص چاہے کہ میں نہیں تھکوں تو چاہیئے اوسکو کہ ے مرغ کے بازوؤں کی دو ہڈیاں مجوف اور باندھ لے اونکو کبھی نہیں تھکے گا اور فارس کے ......

اختتام: ...... عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِراً وَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغاً۔

سرورق نہیں ہے۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۲۵ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - A - ۲۲۵/ ۷۳ - ۵۵

۱۹۲

قیامت نامہ

فیاض الحق

(۳۱ - اوراق) ۲۷ س م - ۹ سطور

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی

تاریخ تصنیف: ۱۲۵۶ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں ۔

اس مخطوطے میں بہت سی دعائیں شامل ہیں اور قرآنِ حکیم کی روشنی میں روزِ حشر کا بیان کیا گیا ہے اور اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن اپنی اُمت کے لیے بارگاہ خداوندی میں رحمت و عافیت کی درخواست کریں گے ۔

آغاز: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ امابعد ایک دن اس حقیر خاک فیاض الحق سے ایک دوست ......

اختتام: ...... الٰہی عشق مجازی سی تو رہا کیجیو
مجھی تو عشقِ حقیقی کی اب بہار دکھا
الٰہی بخشدی فیاض کی خطاؤں کو
جمال احمد مختار با وقار دکھا

اطرافی خواشی نیلے اور سُرخ ۔ سرورق نہیں ہے ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا۔

ترقیمہ: الحمد اللہ کہ نسخہ قیامت نامہ باختتام رسید۔

نیشنل میوزیم ۔ ۷۴۶/۷۳ ۔ ۵۵

۱۹۳

رسالہ نماز

مولانا عبید

(۳۱۔ اوراق) ۲۱ س م ۔ ۹ سطور۔

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی۔

مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں نماز کی اہمیت اور اس کے ارکان کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

آغاز: الہی شکر تیری احسان کا کہ تونی ہماری دل کو روشن کیا اور زبان کو گویا کیا اور ایسی نبی مقبول کو خلق اللہ کی ہدایت کی واسطی ......

اختتام: ...... پروانکی راہ بھی ہرگز نہیں مانگنا اونکی نصیب وہ رضامندی نہیں کہ جو آخرت میں فائدہ دی۔ تمت بالخیر۔

اس مخطوطے پر خطِ نسخ میں ایک مہر بھی لگی ہے جس میں "محمد ہادی بن علی ۱۲۸۱ھ" کا نام درج ہے۔

خوبصورت پارچہ جلد۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۲۲۸ تھا۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۷۰۴/۳-۵۵

۱۹۴

رسالہ لذت النماز

رستم خاں

(۴۷- اوراق) ۲ک - ۲۵ س م - ۱۳ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۱ محرم الحرام ۱۲۶۰ ہجری

مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں بھی نماز کے ارکان کو منظوم پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: کروں پہلی توحید پروردگار — کہ جسنی بنایا ہی لیل و نہار

یہ دیکھہ اوسکی قدرت تو ای ذوفنون — کھڑا کر دیا آسمان بی ستون ......

اختتام: .... کیا اسکی تاریخ پر جب، شمار

لئے سن جب دو صد ساٹھہ اور یک ہزار

بتاریخ اول سہ شنبہ کے دن — مہینی محرم میں تو اسکو گن

عنوانات سرخ - سرورق پر تحریر عبارت سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ مصنف رستم خاں نے اس رسالے کو نواب ٹونک کو پیش کیا تھا اور نواب ٹونک کے ہی اُردو ذخیرۂ کتب سے یہ مخطوطہ خریدا گیا۔ وہاں اس کا نمبر شمار ۱۵۸ تھا۔

ترقیمہ: تمت تمام نسخہ لذت النماز تصنیف رستم خان ولد کلن خان ساکن رام پور

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) - ۱۱۴

۱۹۵

رسالہ تقریر الصلوٰۃ

نامعلوم

۷۸ صفحات - ۲ک - ۲۲ س م - ۱۳ سطور

شکستہ - سیاہ روشنائی

کاتب: پیر بخش

کتابت: ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۱۸۵۲ عیسوی

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں نماز اور اس کے ارکان کے علاوہ نماز کے بعد پڑھی جانے والی مختلف دعاؤں کا بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: الٰہی شکر تیری احسانکا اداکروں کس زبانسے کہ ہماری زبانِ گویاگی اپنی نام کو

اور دلکو روشنے دي ....

اختتام : ..... کہ سر حضرت سنجاہد رنج — نہ بود یا کہ پانزدہ پا پنج
بسکہ باید ترا بخنیر تمام — تا مگر چاشت را نکوی شام

کرم خوردہ۔ خستہ حالت۔ عنوانات سرخ۔

یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : کاتب الحروف عاصی پُر معاصی پیر بخش بتاریخ بست و ہفتم ربیع الثانے ۱۲۶۸ ہجری مطابق ۱۸۵۲، برای شیخ عبداللہ تحریر یافت۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ - ۱۱

۱۹۶

شمس الہدایت

(عبدالشریف خان)

(۳۷ صفحات) ۳ ک - ۲۷ س م - ۱۶ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

ذیلی عنوانات فارسی میں لکھے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں مختلف موضوعات جیسے نماز۔ ذکر۔ ریاضت۔ تواضع۔ حق گوئی۔ نیکی۔ ذکاوت اور غصہ وغیرہ کے بارے میں لکھا گیا ہے اور اسلام کی روشنی میں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔

آغاز : حمد بیحد اوس خدائي پاک کو — زیب ایما جسني بخشي خاک کو
قالب ادم میں پہونکا روح کو — اوسینی طوفانسي بچایا نوح کو .....

اختتام : ..... جو پڑہي اسکو کوئي مرد خدا — یا سُني اسکو لگا کر دل جدا
اوسي میں کرتا ہوں عرضِ مدعا — میري بخشش کي کریں حق سی دُعا

یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "جلوۂ طور" کے ساتھ مجلد ہے۔
خوبصورت جلد۔ سرورق گُم ہے۔
ترقیمہ: فقط راقم عبدالشریف خاں از بھٹونہ

نیشنل میوزیم۔ B۔ ۲۶۱/ ۷۳۔ ۵۵

۱۹۷
صوم نامہ
نامعلوم
(۱۵۔اوراق) ۲۶ س م ۔ ۱۷ سطور
نستعلیق۔ سیاہ روشنائی
کاتب: مرزا احمد بیگ
کتابت: ۹ شوال ۱۲۶۹ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔
یہ مخطوطہ عربی کتابوں "دُرِّ مختار" اور "امداد الفتاح" کے ان ابواب کا اُردو ترجمہ ہے جن میں روزہ اور اُس کے ارکان سے بحث کی گئی ہے۔

آغاز: اس باب میں بیان اسکا ہی کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہی اور کس چیز سے ثواب اوسکا باطل ہوتا ہی اور کس چیز سے ثواب اوسکا کم ہوتا ہی۔......

اختتام: ...... اور وہ روزہ بعضوں نے کہا ہی کہ عاشورہ کا تہا اور بعضوں نے ایام حیض کے اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ نماز افضل ہی یا روزہ۔

غیر مجلد۔ کچھ اوراق گُم ہیں۔ ناقص حالت۔ سرورق نہیں ہے۔
یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۰۲ تھا۔
ترقیمہ: ایں کتاب صوم نامہ نوشتہ بمقام مٹیا محل بروز جمعہ بتاریخ ۹ شوال ۱۲۶۹ ہجری

اختتام یافت۔

۱۴ : (۱۴،۲) ن : دینیات : معاشرتی

دہلی یونیورسٹی لائبریری ۔ ۲۳۰۶۵۰ / ۱۹۷۳

۱۹۸
(مثنوی شاہ دلہہ)
حضرت شاہ محمد معروف شاہ دلہہ

۷۳ ۔ اوراق ۔ ۲ک ۔ ۲۰ س م ۔ ۱۵ سطر

نستعلیق ۔ سیاہ روشنائی۔

کاتب: قیوم احمد

کتابت: ۲۸ شعبان ۱۲۷۱ ہجری۔

تاریخ تصنیف: ۱۲۶۹ ہجری

اس مخطوطے میں شاہ دلہہ کی ان تعلیمات کو یکجا کر دیا گیا ہے جو وہ اپنے پیروؤں اور مریدوں کو دیا کرتے تھے۔ ان میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد و یگانگت اور ان کی معاشرتی اقدار کو بلند کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

آغاز: حمد و نعت ہے ذات شاہد المثال
نقطہ بیچوں .... چوں باجمال ....

اختتام: ...... نور سے پر نور ہے یہہ مثنوی
بی شبہہ منظور ایزد کی ہوی

کرم خوردہ ۔ چیپیاں شدہ ۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ: تمت تمام شد تذکرہ الشاہد افضال حضرت شاہد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ بست و ششم ماہ شعبان المعظم ۱۲۷۱ ہجری بروز دوشنبہ بوقت یکپاس روز برآمدہ

بخط بے ربط کمترین گناہ گار قیوم احمد بانصرام رسید۔

نیشنل میوزیم۔(B) ۱۷ء/ ۷۳۔ ۵۵

۱۹۹

نصیحۃ المسلمین

خرم خان

(۳۲۔ اوراق) ۲ک۔ ۲۵ س م۔ ۱۵ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت : ۱۲ ذوالحجہ ۱۲۴۱ ہجری

تاریخ تصنیف : ۱۲۳۲ ہجری (یہ تاریخ دیباچے کے تیسرے صفحے پر درج ہے۔)

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

مذکورہ مخطوطے میں 'شرک' اور 'بدعت' جیسی برائیوں سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی گئی ہے اور ایسی ساری لعنتوں سے مسلم معاشرے کو پاک کرنے اور اصلاح کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

آغاز : سبحان اللہ کیا شان ہی تیری کہ بغیر مدد دوسری کی اتنی بڑی اسمان اور زمین کو کس خوب صورتی کی ساتھہ پیدا کیا ......

اختتام : ...... تو اپنی حال میں کچھہ سوچ خورم
زباں اب بند کر واللہ اعلم

ناقص حالت۔ کچھ اوراق بچیپاں شدہ۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے 'اردو ذخیرہ' کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۲۰ تھا۔

ترقیمہ : ساتھہ مدد خدای جل شانہ اعلی کے رسالہ نصیحۃ المسلمین بتاریخ دوازدہم شہر

ذالحجہ ہجری بوقت سہ پہر تمام یافت۔

نیشنل میوزیم۔ ۸۵۳/۷۳-۵۵

۲۰۰

قاطع الشرک

مرزا اکبر علی خاں

(۱۱۷- اوراق) ۲۰ س م - ۹ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

کتابت: ۶ ربیع الاول ۱۲۵۷ ہجری

مثالوں کے لیے قرآنِ حکیم سے اور مختلف حدیثوں سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم اور حدیثوں کی روشنی میں شرک جیسی برائیوں سے بچنے پر زور دیا گیا ہے۔

آغاز: بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ فَضَّلَ اللہُ وَعَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ ......

اختتام: ...... دین اور دنیا میں تمہاری بہلائی ہی اور خدا اور رسول صلعم تمہیں راضی ہونگی قیامت کی دن اور تمکو بہشت ملی کے شکر اور احسان پاک پروردگار کا۔

سرورق پر "محمد بن علی" کے نام کی ایک مہر لگی ہے۔

ناقص حالت۔ اقتباسات سرخ روشنائی سے لکھے ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا

نمبر شمار ۴۰ تھا۔

ترقیمہ: راقم کتابت مصنف رسالہ ہذا مرزا اکبر علیخاں متخلص بہ کلؔ ابن نواب رضا علی بیگ خاں مرحوم ولد افتخار الدولہ بہادر نواب محمد بیگ خاں فیروز جنگ ہمدانی بتاریخ ششم شہر ربیع الاول ۱۲۵۷ ہجری تمام شد۔

دہلی یونیورسٹی لائبریری۔ ۱۶۴۶۸۲ / ۱۸ و ۰۱۶

۲۰۱

ہجو

نامعلوم

۸ صفحات (۱۸ تا ۲۵) - ۲ک - ۲۲ س م - ۱۵ سطور

شکستہ۔ سیاہ روشنائی

کاتب: درگا ناتھ کنور

اِس مخطوطے میں حنیف عرف قاضی نام کے کسی شخص کی ہجو کی گئی ہے۔ یہ مخطوطہ ایک دوسرے مخطوطے "طول وعرض ممالک محروسہ ہندوستان" کے ساتھ مجلد ہے۔

آغاز: لعنت اوس کس پی جسکا نام ہی حنیف
قاضی کہتے ہیں اوسکو عقل کثیف ......

اختتام: ...... آفریں تجکوں واہ ری قاضی
رعیت و فوج تجسے ناراضی

مومیایا مخطوطہ۔ ترقیمہ موجود نہیں۔

نذیریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۳۶

۲۰۲

رسالہ ہدایۃ المومنین

مصنف : حسن قنوجی

مترجم : سید اولاد حسن

نستعلیق۔ سیاہ اور سرخ روشنائی

کاتب : سید عبد القادر

کتابت : ۱۲ جمادی الاول ۱۲۴۳ ہجری

تاریخ تصنیف : ۱۲۳۹ ہجری

مذکورہ مخطوطے میں اسلامی تعلیمات کو اجاگر کیا گیا ہے اور 'شرک' و 'بدعت' سے مسلمانوں کو دور رہنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

آغاز : شکر خدا جن نے بنایا ہمیں
راہ پیمبر پر چلایا ہمیں
علم میں ہمیں صبر کی تعلیم دی
راہ بتلائی ہمیں تسلیم کی ......

اختتام : .... اگر اسیر نہ بوجہل .... ہے
خدائی مہر ہی دلبر بٹھائی
حسن خاموش ہو اتنا بہت ہے
جس چاہی خدا اوسکا سوجہائی

انتہائی کرم خوردہ۔ یہ مخطوطہ مولانا عبد الرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : تمام شد ایں رسالہ بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۴۳ ہجری۔

۲۰۳

تقویۃ الایمان (نسخۂ اول)

مولوی محمد اسمٰعیل

۱۱۲ صفحات - ۲۵ س م - ۱۵ سطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
کاتب : محمد امین خاں
کتابت : ۱۲۷۶ ہجری

مثالوں کے لیے عربی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

اس مخطوطے میں قرآنِ حکیم کی روشنی میں ان باتوں کی وضاحت کی گئی ہے جن کا تعلق حق گوئی اور پارسائی سے ہے۔ مصنّف نے "بدعت و سُنت" کے درمیان فرق اور ان کے معنی و مفہوم کو واضح کیا ہے اور شرک و بدعت سے دور رہنے کا مشورہ دیا ہے۔ یہ مخطوطہ دو حصّوں میں تقسیم ہے، پہلے حصّے میں 'وحدت' کا بیان ہے اور باری تعالیٰ کی حمد کی گئی ہے اور دوسرے حصّے میں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

آغاز : الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو تونے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بتایا اور سیدھی راہ چلائی اور اصل توحید سکھائی ....

اختتام : ...... اسطرح اپنی فضل سے بدعت اور سنت کے معنی خوب سمجھا اور محمد رسول اللہ کا مضمون تعلیم کر اور بدعتی مذہبو نسی نکال کر اسنی پاک طبع کرا۔ آمین رب العالمین۔

عنوانات سرخ - یہ مخطوطہ مولانا عبدالرؤف کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ : تمام رسید نسخہ تقویۃ الایمان من تصنیف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بتاریخ یازدہم شہر شوال ۱۲۷۹ ہجری در ٹونک تحریر یافت فقط محمد امین خان۔

نذریہ پبلک لائبریری (۴۸-۱۹۴۷) ۲۵

۲۰۴
تقویۃ الایمان (نسخۂ دوم)
مولوی محمد اسمٰعیل

۱۴۷ صفحات - ۵ء۲۹ س م - ۱۳ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی
کاتب: عبد اللہ احمد
کتابت: ۱۱ جمادی الثانی ۱۲۴۳ ہجری
مثالوں کے لیے عربی اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔
تفصیل کے لیے مخطوطہ ۲۰۳ دیکھیے۔

آغاز: الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کہ ہمکو تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بنایا اور سیدھی راہ چلایا ......

اختتام: ...... بدعتی مذہبو ںمیں سے نکال کر بیٹے پاک میتبع سنت کر آمین - یارب العالمین و آخر دعانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

کرم خوردہ - پہلے بیس اوراق خستہ حالت میں ہیں۔ عربی اقتباسات کو سرخ لکیروں کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔

یہ مخطوطہ مولوی عبد الرؤف اور مرزا جان کی ملکیت میں رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: تمت الباب الاول کتاب تقویۃ الایمان من تصنیف مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی بتاریخ یازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۴۳ ہجری النبوی صلے اللہ علیہ وسلم۔

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز

۲۰۵

(تقویۃ الایمان) (نسخہ سوم)
شاہ اسمٰعیل شہید

(۹۱ اوراق) - ۲۵ س م - ۱۷ سطور
شکستہ - سیاہ روشنائی
مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۲۰۳ دیکھیے۔

آغاز: بسم اللہ الرحمن الرحیم الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذاتِ پاک کو کہ تو نے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین اور سیدھی راہ چلایا ......

اختتام: ...... اور جسکام سے چاہتا ہے وہی باز بھی رکھتا ہے اور جسکام کا چاہتا ہے وہی دلمیں ارادہ بھی آدمی کے ڈال دیتا ہے۔

پہلے صفحے پر "محمد عمر مچھلی شہر جونپوری" کے نام کی مہر لگی ہے۔

کرم خوردہ۔ بہت سے الفاظ سرخ روشنائی سے بھی تحریر ہیں۔

ترقیمہ موجود نہیں۔

نیشنل میوزیم - ۹۷ / ۷۳ - ۵۵

۲۰۶

تقویۃ الایمان (نسخۂ چہارم)

شاہ اسمٰعیل شہید

۱۱۴ - اوراق - ۲۷ س م - ۱۷ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

کاتب: نظام الدین

کتابت: ۲۱ رجب ۱۲۶۳ ہجری

مثالوں کے لیے قرآن حکیم سے اور مختلف حدیثوں سے اقتباسات بھی نقل کیے گئے ہیں۔

تفصیل کے لیے مخطوطہ نمبر ۲۰۳ دیکھیے۔

آغاز: الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو تونے ہزاروں نعمتیں دیں اور اپنا سچا دین بتایا اور سیدھی راہ چلایا ......

اختتام: ...... اور محمد رسول اللہ کا مضمون خوب تعلیم کر اور بدعتی بدمذہب ہونیں

سی نکالکر پاک متبع سنت کر آمین یارب العالمین۔

بوسیدہ جلد۔ اقتباسات سرخ لکیروں کے ذریعے واضح کیے گئے ہیں۔

یہ مخطوطہ صادق حسین کی ملکیت رہ چکا ہے۔

ترقیمہ: الحمد اللہ کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولانا وسیدنا العالم الزاہد الحافظ الحاج الغازی الشہید مولانا محمد اسمٰعیل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تصیح کی ہوئی مولوی زین العابدین صاحب کی بخط بدنمط نظام الدین اخوان زادہ کی ۱۲۶۳ ہجری میں رجب کی اکیسویں تاریخ تمام ہوئے۔

۱۵: سماجیات: نر ۱۵۱: ازدواجی جنسی تعلقات

۲۰۷

لذت النسا

نورالدین حسین خان

(۲۲-اوراق)- ۲ک - ۲۱ س م - ۱۱ سطور

نستعلیق - سیاہ روشنائی

خودنوشتہ

کتابت: ۲۸ شعبان ۱۲۵۲ ہجری

مذکورہ مخطوطے میں مرد اور عورت کے مابین جنسی تعلقات اور ان سے متعلق تفاصیل بیان کی گئی ہیں۔

آغاز: ہی یہ ٹھیک قدرت خلاق عشق حل کر ہونا کیفیت دطاق عشق

فاش کر...... یوسفکا بھید

دیں یعقوب کر دینا سفید .....

اختتام : .... ساقیا سب یار اوٹھہ گئی ہم رہے

محض تیری جام مل کے واسطے

دیکھہ نا رخصت ہوں تجھسی ہم ہی اب

باتوں باتوں لکھہ دیا یہ نامہ سب

سرورق پر "منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی" کی ایک مہر لگی ہے۔

کرم خوردہ۔ ذیلی عنوانات سرخ۔

ترقیمہ : از دستخط مرزا انورالدین حسینخان بتاریخ بست و دوم شعبان روز پنجشنبہ ۱۲۵۲ ہجری

۲۰۸

نسخہ خلاصۃ العیش

نامعلوم

مترجم : منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی

نستعلیق۔ سیاہ روشنائی

خود نوشتہ

تاریخ تصنیف : ۱۸۸۰ عیسوی

اس مخطوطے میں مرد و زن کے جنسی تعلقات اور اس سے متعلق دیگر تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ اس کے دیباچے کے مطالعے سے یہ انکشاف ہوتا ہے کہ اس مخطوطے کو پہلے سنسکرت سے فارسی میں ترجمہ کیا گیا اور اس کے بعد فارسی سے اُردو ترجمہ کیا گیا۔

آغاز : اول حمد و سپاس بیقیاس واجب ہے اوس قادر مطلق اور ایزد برحق کو کہ جسنے ایک کُن میں کونین کو بنایا اور اپنی قدرت کاملہ سے ......

اختتام: .... اور مرد روبرو اسکے کھڑا ہو کر آلت کو درمیان فرج کے داخل کر کے حرکاتِ مباحقہ کرے اور دونوں بہ اتفاق یکدم منزل ہوں نام اس جلسے کا صورت القوت ہے۔

سرورق پر "منشی رگھوناتھ سنگھ ہاجر دہلوی" کی ایک مہر لگی ہوئی ہے۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۵: سماجیات نمبر ۱۵٫۲: معاشرتی رسومات

نیشنل میوزیم۔ N.M. ۱۹۶۲/۱۴۸۰.D

۲۰۹

مثنوی میر سلطان علی

میر سلطان علی

(۲۱ صفحات)۔ ۳ ک۔ ۲۲ س م۔ ۲۷ سطور
شکستہ۔ سیاہ روشنائی

تاریخ تصنیف: ۱۲۴۵ ہجری

اس مخطوطے میں راجہ چندولعل کے پوتے مہاراجہ نرنیدرا کی شادی کا احوال لکھا گیا ہے۔ اور اس ضمن میں دوسری رسومات اور ان کی جزئیات کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں جیسے لباس، جواہرات۔ موسیقی۔ محلات، آرائش و زیبائش وغیرہ۔ اس احوال کو منظوم پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

آغاز: خداوندا یہ ہی جتنا کہ امکاں
تیری ہی فضل سے ہیں شاد و شاداں
عجب خالق ہی تو اللہ اللہ
ہی تیری حمد میں ہر قل ھو اللہ ....

اختتام : .... رکھی حق اونکو دنیا میں گرامی
سدا پیویں شراب نیکنامی
طلب کی یہ دُعا ھی حق تعالےٰ
تجھی رتبہ دی اس رتبہ سے اعلےٰ

صفحہ چھ پر " سید غلام محی الدین بہادر" کے نام کی ایک مہر لگی ہوئی ہے۔
سرورق نہیں ہے۔ ذیلی عنوانات سرخ۔
ترقیمہ موجود نہیں۔

۱۶ : کھیل کود

نیشنل میوزیم - ۲۲۸۱ / ۷۳ - ۵۵

۲۱۰
رسالہ مجموعۂ بہیگ
میر نواب

(۶۱ - اوراق) - ۲۱ س م - ۱۲ اسطور
نستعلیق - سیاہ روشنائی
خود نوشتہ

یہ مخطوطہ " فن پٹا بازی " کے موضوع پر تحریر کیا گیا ہے۔
آغاز : سپاس بیقیاس اوس ذات پاک کو جسنے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو پاک شریعت اور بانا اسلام کا پٹا دین کا سکہایا اور طرف میدان ....
اختتام : .... ہاتہہ سیدہی سارا بدن تیار رہی ہاتہہ چرخی کی کمر تیار رہی۔ ہاتہہ چاروں طرف سلامی کے چاروں ہاتہہ پاؤں تیار رہیں۔
ناقص حالت - سرورق سنہرے - سرخ اور نیلے رنگوں سے مزین ہے -

اصطلاحیں سُرخ روشنائی سے لکھی گئی ہیں۔

یہ مخطوطہ نواب ٹونک کے اُردو ذخیرۂ کتب سے خریدا گیا اور وہاں اس کا نمبر شمار ۱۹ تھا۔

ترقیمہ : بدست خام وقلم خام و مرکب رفتہ ازکام وبکاغذ مختلف الاوراق صورت اختتام یافت۔

اشاریہ

مخطوطہ نمبر

مخطوطہ نمبر